رقعات

S. KAZE-MAN AHMAD SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD. CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI. (PAKISTAN)
AEROGRAMME • PAR AVION

صادقین

نسخہ: پہلی بار
تمام حقوق کے تحفظ کے ساتھ
سید عرفان احمد نے
مطبوعات عرفانی
۱۳/۳۶۹ ۔ فیڈرل بی ایریا ۔ کراچی
فون: ۶۸۱۹۲۵
کی جانب سے
امتیاز آرٹ پریس لاہور
سے شائع کیا

ترتیب اوراق

البرز نہ الوند کا باشندہ ہوں
دِلّی نہ سمرقند کا باشندہ ہوں
ساری دُنیا مرا وطن ہے — یعنی
میں ارضِ خداوند کا باشندہ ہوں

بسم اللہ

تمہید یہ کے طور پر پہلا رقعہ :-

آپ ہی کے نام ہے کہ آپ نے اس "قلمی نسخے" کی جلد مختصر کو
اسوقت سُوء اتفاق زحمت یک نگاہ سے نوازنے کیلئے کھول لیا ہے ۔
ابتدا ہی میں یہ عرض کر دیا جائے کہ رُقعے کا املا ان اوراق میں ہر جگہ
"رُقہ" لکھنے کی غلطی مسلسل سرزد ہوتی چلی گئی ہے ۔ دراصل اس لفظ کو جب کبھی سُنا اور جو
سماعتی حافظے میں یہ لفظ جس طرح محفوظ رہا اُس میں قاف کے بعد عین کی بجائے قاف ہی پر تشدید
کی صورت واضح ہوئی ۔ املے کی یہ غلطی جسے سہو کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، لاعلمی اور
لغت سے نابلد ہونے کے باعث سرزد ہوئی ہے ۔
اور یہ خطوط بھی فوق کی دیگر تحریروں کی طرح بقلم خود ہی اس جلد کی صورت میں ہیں اور اگر
خدانخواستہ ان کی کتابت بھی کرائی گئی ہوتی تو اُس میں بھی اس غلطی کی اصلاح مری اخلاقی شریعت
میں جائز نہیں قرار پائی ۔ ظاہر ہے کہ پھر اور کسی بھی قسم کی قطع و برید، کسی بھی نوع
کی تبدیلی، کسی بھی صورت کی زیبِ داستاں کا تو کوئی سوال ہی نہیں
پیدا ہوتا، لہٰذا تمام وہ باتیں جن سے آپکی کوئی
دلچسپی نہیں ہو سکتی

متن و متن باقی رکھی گئی ہیں کہ غیر ضروری باتوں کی
نشوونما کے بیجا کو بُرشِ متواضع کی زد پر لا کر کچھ تراش خراش
کر کے اور حتی المقدور اس نسخے کا بناؤ سنگھار کر کے اس کو آپ کے
سامنے قابلِ پیش کش بنا دیا جائے۔
جو جیسا تھا۔ ویسے کا ویسا ہی آپ کے سامنے حاضر ہے۔ خط میں کوئی
انفرادی طور پر قطع و برید تو کجا تمام کے تمام جو خطوط ملے اُن میں سے کوئی مسترد بھی نہیں
کیا گیا۔ ہاں لفظ رُقعہ کی جو غلط ہجے لکھی ہیں اُن کا ازالہ کرنے کے لئے اس نسخے کا نام
"رُقعاتِ صفا و قیتی" رکھ دیا گیا ہے۔ ہر چند کہ فوٹو کو یہ انتہائی ثقیل نام معلوم ہوتا رہے۔
حد درجہ سادگی اختیار کی گئی ہے۔ ورنہ تو کوئی بات ہی نہیں تھی۔ میں اسے جاذبِ نظر بنا کر
کُتب فروشوں کے یہاں اس کی فروختگی کی کشش اور تجارتی قدر بڑھانا چاہتا تو چند خاکے بنا کر شامل
کر دینا تو بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ معنوی اعتبار سے تو خیر کوئی گنجائش ہی نہیں تھی لیکن صوری
طور طریق میں اسے ایسا بنایا جا سکتا تھا کہ طاقِ زیبائش کی آرائش و زینت
ہو سکتی تھی۔ مگر میں اس نوع کی تحریروں میں لوازماتِ بیجا کی
آمیزش کا قائل نہیں ہوں۔ بہرصورت حالیہ
بے تکلفی اور بے ساختگی نہیں رہتی

اور پھر اس کتبجہ کی بناؤ سنگھار کی دلکش چادر نظر
صورت یہی مجھے اپنی اصلی اوقات کا پتہ نہیں چلتا۔
یہ خطوط محض "منظوم گزارش احوال واقعی" کے سلسلے میں
جرأت کی حقیقت اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، صرف متعلقین ہی کے رشحۂ عنایت کے لیے
تھے۔ جن ستاروں کی روشنی ابھی تک کرۂ ارض تک نہیں آئی، ان سے بھی دور دور تک
یہ بات میرے خیال و خواب میں بھی کبھی نہیں تھی کہ انتہائی ذاتی نوعیت کے رقعے طباعت کی صورت
بھی اختیار کر جائیں گے۔ ورنہ تو شاید ان میں کوئی انشاء پردازی، خیال آرائی، شاعرانہ زور داستان
معاشرے اور فن پر کوئی نظریاتی گفتگو اور نہ جانے کیا کیا "سمگل" کر لیکر نمائش کی جاتی، مگر یہ سب
حریم ذات و وجود کے اجزائے ترکیبی میں شامل نہیں ہیں

ایک بار پھر سے کہوں گا کہ خطوط جتنے سیدھے سادے ہیں اُسی حد تک سیدھے سادے طریقے سے
ان کو شائع کر دیا گیا ہے۔ صرف ان کی، ان کی اوقات کے مطابق ہی طباعت کرائی
گئی ہے۔ ہر طرح کے بناؤ سنگھار کے سامان کے ہوتے ہوئے بھی
ان کو زیور طبع سے ہرگز آراستہ نہیں کیا گیا ہے
اور ان پر چھاپے کی اشاعت کے سلسلے میں

کسی فرد یا ادارے کی بھی آڑ لی جا سکتی تھی مگر یہ بات
اپنے اصولِ حیات میں شامل نہیں رہی ہے۔ یہ میں نے خود ہی چھوڑ دی
ہے، یہ بات الگ ہے کہ اس جرأت کا ارتکاب کرنے میں بھی کچھ لوگوں
کی ایک مدت سے پشت پناہی بلکہ حوصلہ افزائی شامل رہی۔ اور میں اپنی ہر چیز
(اوّل تو اپنے خزینے ہی کیا ہیں، پھر تو جہاں ڈالے جاتے ہیں وہاں بے حرف
چند تصویرِ بتاں، چند حسینوں کے خطوط اور ہوتا ہی کیا ہے) اپنی ہر تخلیق، حتیٰ کہ اپنی ذات
اور اس کی ہر راز فاش بھی رہنے والی بات کو بھی ملکیتِ عوام الناس ہی سمجھتا ہوں، مگر اس جگہ
میں اب اپنے متعلقین کو بھی رسوا کر رہا ہوں، میری تو کوئی بات نہیں اُن کی بھی معاشیاتی حیثیت
کی تشہیر ہو رہی ہے، جس کی طبقۂ متوسط کے لوگ جبلّی طور پر پردہ پوشی کرتے رہتے ہیں
یہ روا روی، بیشتر شہر کے مختلف کیفوں میں بیٹھے ہوئے اور کبھی کبھی
ڈاک خانوں کے کاؤنٹروں پر کھڑے کھڑے، مختلف گروہوں میں، مختلف کیفیات میں
تحریر شدہ رقعوں کو جوں کے توں بے ردّ و بدل، بغیر کسی تکلف کے
پیش کر دینے کی اس جسارت میں

ای فنی جدوجہد کی زندگی کا ایک آدھ پہلو ضرور
سامنے آجاتا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر یہ رسم الخط
کے مختلف کیفیات و صورتِ حال میں مختلف تکلفات رنگ
نظر آتے ہیں۔ کاتب کے ہاتھ کے جو تشکیلی کیے ہوئے مسودوں میں کم ازکم
صوری اعتبار سے رقعات کا اطلاق نہیں ہو سکتا، اور ان کے متن و عمل اندازیاں
مستند ہونے پر بھی شک و شبہ کیا جا سکتا ہے۔

وہ ماہرینِ نفسیات جو مجذوبانہ طبیعت اور مجذوبانہ فطرت کے لوگوں کا ذہنی تجزیہ
رسم الخط کے حوالے سے کرتے ہیں ان کے لئے ایسے خطوط کی سطور میں شاید کسی
وجوہِ شیراز کا پہلو بھی موجود ہو۔

مذکورہ بالا سطور میں ان رقعوں کے متن و عمل ہونے کی بات
لکھتا رہا ہوں۔ اس سلسلے میں یہ بات لکھنی بھول گیا تھا کہ انہیں
آپ ہی کی آسانی کی خاطر مناسب سا نام رکھنے
کے خیال سے کچھ تبدیلی واقعی کی گئی ہے

اُس کا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بہر حال
کچھ تغیر کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصل میں جو اوراق کی
لمبائی چوڑائی تھی اُس کے دو تہائی پیمانے پر عکس اُتار کر
اِس میں پیش کیے گئے ہیں اور یہ پیمانہ ہر رُقعہ میں اسی حساب سے
قائم رکھا گیا ہے۔

ہر چند کہ کاظمی صاحب مجھ سے عمر میں دس سال بڑے تھے
مگر درمیان میں روایتی بزرگی خوردی کا فاصلہ نہیں رکھتے تھے۔ ایک قسم کی بے تکلفی
کی دوستانہ مساوات قائم تھی جس میں ہر قسم کا ہنسی مذاق بھی شامل تھا۔
بہر کیف یہ خطوط اُن ہی کے نام ہیں اور اُن ہی کی یاد تازہ کرنے کے لیے ہیں اور کہیں کہیں
وہ جو فنکارانہ زندگی میں بین الاعظمی سطح پر کامیاب ہونے کے پیشتر والے
نشیب و فراز اور پیچ و خم کا عرصۂ اُمید و بیم ہوتا ہے
اُس کی عکاسی کر جاتے ہیں۔

میرا خیال تھا کہ کاظمین صاحب اِن رقعوں کو
کوئی ایسی اہمیت نہیں دینگے۔ اگست ۱۹۴۸ء کے اواخر میں
اُن کے انتقال کے کچھ دن بعد مختلف الماریوں اور بکسوں میں
اُن کے کاغذات دیکھے جا رہے تھے، یہ خطوط بالکل اسی ترتیب سے
جس طرح اِس جلد مختصر میں موجود ہیں احتیاط سے رکھے ہوئے برآمد ہوئے۔ میں اِنکی
اشاعت پر کبھی آمادہ ہوا ہوں کہ اُن کی اِس طرح اِن کو رکھنے کی محنت کو کہیں ضایع
نہ کردوں۔ کتابی صورت میں بہت ہی سادہ طریقے سے محفوظ کر دیا جائے تاکہ طبع شدہ
صورت میں کھوئے جاتے جاتے بھی کوئی ایک نسخہ تو کہاں نہ کہیں نکل آئے جو بھی ممکن ہے
کسی ایسے ہی شخص کے ہاتھ آئے جو اُس کی واقعی تلاش میں ہو۔

فقیر صدوق عیسٰی عفی عنہ
کوہ الوان - لاہور
۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء

١٩٦١

پیرس ۔ مورخہ ۱۷ر فروری ۶۷ء

ارشاد صاحب ۔!

سلام علیکم ۔!

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیرس میں اپنے لیے سب کچھ ہے ۔

لیکن پیرس میں فی الحال رہنا بڑا صبر طلب مسئلہ ہے ۔ صبر و تحمّل سے بھی کام لے لیا جائے لیکن کبھی کبھی نہ جانے کونسی پُراسرار وجوہات ہیں جو دل بے اختیار یہ چاہتا ہے کہ آپ لوگوں سے ایک مرتبہ اور ملاقات ہو جائے اور گھر پر پیاز کے ساتھ گرم گرم کیوٹی دال گرم گرم روٹیوں سے کھائی جائے ۔

پیرس میں کھانا بڑی نفاست کے ساتھ اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ یہ لوگ تیار کرتے ہیں ۔ مگر پیسے اتنے لیتے ہیں کہ کھال اُدھڑ جاتی ہے ۔ ابتداً تو اپنی فارین ایکسچینج دانتوں سے دبا کر رکھی تھی ۔ کسی عمارت کی پہلی اینٹ مشکل سے نکلتی ہے، دو چار اینٹیں قدرے آسانی سے نکلنے کے بعد باقی دیوہیکل عمارت دھڑام دھڑام گر جاتی ہے ۔ سو یہی حال اپنی فارین ایکسچینج کا ہو رہا ہے ۔

اول تو ایک ماہ، اجنبی مقام پر اور پھر مقام بھی اتنا پیچیدہ، اور پھر اس پر طرّہ یہ کہ جس پروگرام کے تحت آیا تھا وہ بھی ملتوی ۔ پاکستانی سفارت خانہ بغیر حکومتِ پاکستان کی منظوری کے کچھ نہیں کر سکتا، اس کے باوجود پہلے ہی مہینہ کے بعد پیرس

کی مشہور ترین گیلری میں اپنی نمائش کی امید ہو گئی تھی، اور اس امید میں اپنے دو ہفتے بھی
صرف ہو گئے تھے لیکن صرف اسلئے معاملہ رہ گیا کہ گیلری والے دعوت نامہ پر یہ لکھوانا چاہتے تھے
کہ یہ ~~حکومت~~ پاکستانی سفارت خانہ کی سرپرستی میں ہے — جس کے لیے میں ایسے حالات میں
بالخصوص کہ پاکستانی سفارتخانہ کوئی مدد نہ کرے، میں تیار نہ تھا۔ اور جب معاملہ رہ گیا تو
میں نے سوچا کہ — تھک گیا ہوں۔ ذہنی، روحانی اور جسمانی طور سے تھک چکا
ہوں۔ کیوں نہ سنہری گیسوؤں کی چھاؤں میں آرام کیا جائے۔

بڑے شریف لوگ ہیں۔

آج پھر ایک اور مشہور گیلری والے نے نمائش کرنے کے لیے کہہ دیا —

میں نے کہہ دیا کہ میں تو جا رہا ہوں، میری عدم موجودگی میں کر لینا۔ لیکن واقعہ یہ ہے
کہ اپنے واپس آنے کا مقصد نئی نئی طرح کا شبانہ روز کام کرنا، آپ لوگوں سے مل لینا اور
گھر پر کریلے، ارہر کی دال میں ٹکڑے ڈال کر ان کا ایک بار اور ذائقہ لینا، اور زیادہ سے زیادہ
فارن ایکسچینج ~~[illegible]~~ حکومت سے منظور کرانا اور سفیر پاکستان نے جو حکومت پاکستان
کو خط بھیجا ہے اس کی پیروی کرنا اور مکمل طور سے مسلح ہو کر یہاں آنا ہے —

جتنا جتنا یہاں رہنے کو دل چاہتا ہے، اتنا اتنا ہی گھر آنے کو بھی طبیعت چاہتی ہے۔
— نہ جانے کیا پُراسرار وجوہات ہیں۔

اچھا۔ پاشا صاحب کو میرا سلام کہہ دیں۔

جملہ دوستوں کو سلام کہیں — ہمارے گھر پر خیریت کہہ دیجئے گا۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح بخیریت ہونگے۔ اور آپکے گھر والے اچھی طرح ہونگے۔
ڈاکٹر فیروز، امین بھائی، حمید اور سعید احمد کو سلام — آپکا — صادقین

۱۹۶۳

A-1

AÉROGRAMME

PAR AVION

VIA AEREA

POSTA AEREA
110 LIRE ITALIA 110 LIRE

Syed Kaz-e-nan Ahmad Sahab
SIBTAIN MANZIL
B. Road. 1st Chowrangi
Nazimabad,
KARACHI.
PAKISTAN.

È valido per i Paesi extraeuropei.
Valable pour les Pays extraeuropéens.

10

روم۔

۸ر فروری ۶۲ء

بھائی جان!

ابھی تک تو اپنا قیام روم ہی میں ہے۔ پرسوں پیرس روانگی ہو جائیگی۔

روم میں وقت بہترین گذر رہا ہے۔ دل لگنے کی وجہ سے روم میں پروگرام سے زیادہ قیام کیا جا رہا ہے۔ خود بخود ہی آرام و آسائش فراہم ہوتے جا رہے ہیں۔ رفعت اللہ علوی بھی خاطر مدارات کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کچھ اور لوگ مل گئے ہیں جو کافی سیر و تفریح اور خاطر کر چکے ہیں۔ تہ خیر۔

امید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

پیرس جانے کے ایک دو دن بعد پھر خط لکھوں گا۔

تمہارا۔ صادقین

EPOQ HOTEL,
34, Rue Rouelle,
PARIS 15e
17th Feb. 1961

بھائی جان — ! سلام علیکم ۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی ۔
فروری کی گیارہ تاریخ کو میں پیرس آگیا تھا ۔
پیرس آنے کے بعد متعدد رسالوں اور میگزینوں میں اپنا نام جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھا ۔ اُمید قائم ہو رہی ہے کہ اگر ہمت اور جانفشانی سے کام کیا تو کسی حد تک مقصد پورا ہو جائیگا ۔ فرانسیسی زبان سیکھنے کے لیے میں زیادہ محنت کرنا پڑیگی ۔ میں یہاں خستن گیلری سے وابستہ ہو رہا ہوں اُس گیلری میں اپنا اُمیدوں سے زیادہ چرچا ہے ۔ تصویریں لگی ہوئی ہیں ۔ اسی گیلری کے ذریعہ اکثر و بیشتر رسالوں میں ، اس گیلری کے سلسلے میں اپنا نام دیکھنے میں آیا ۔ ایک دو دن میں کام باضابطہ ، باقاعدہ طریقے سے شروع کرنے والا ہوں ۔ مجھے اگلے پانچ ماہ تک فرانسیسی حکومت کی طرف سے ۸۰۰ فرینک ملتے رہیں گے ۔ جملہ قسم کے تمام اخراجات اسی میں پورے کرنے ہونگے ۔ اُمید ہے کہ وقت آرام و آسائش کے ساتھ گذر جائیگا ۔ پیرس میں فی الحال پیسے کمانا مشکل ہے ۔ اس دوران میں شدید محنت کی جائیگی جس کی وجہ سے اپنا آرٹ ترقی کر جائیگا ۔
آج فرانسیسی حکومت کے محکمہ صحت میں میرا ڈاکٹری معائنہ ہوا تھا ۔ جو کہ خلافِ توقع بالکل ٹھیک ہوا ۔ اور ڈاکٹر نے مجھے اچھی صحت کا

نوشتہ دیدیا۔ اگرچہ سخت قسم کا معائنہ تھا جس میں اسکریننگ وغیرہ
بھی شامل تھی مگر نبھ گیا۔ بہرحال اِس سے بھی اطمینان ہوا۔

میں اپنے پروگرام سے زیادہ روم میں رُکا رہا۔ اِس کی وجہ یہ تھی
کہ روم میں طبیعت بہت لگی رہی اور خوب خوب روم کی سیر بھی کی۔

پاکستانی سفارت خانہ میں ابھی تک صرف ولی اللہ صاحب سے
ملا ہوں۔ بہت اچھی طرح ملے۔ تمھیں بہت پوچھ رہے تھے۔ ایک
دو روز میں سفیر صاحب سے بھی ملاقات کی جائیگی۔ دیکھیں کیا کہتے ہیں۔

اُمید ہے کہ سلمان اور سلطان خوب خوب پڑھ رہے ہونگے
اور اپنے چھوٹے بھائی اور بہنوں کو بھی پڑھنے پر مائل کر رہے ہونگے۔
بابا۔ اماں۔ بھابی جی اور حسن کو سلام کہہ دیا۔ لقفل تنخے۔
میں یہاں پر گھر کا کھانا بہت یاد کر رہا ہوں۔

تمہارا

صادقین

Epoq Hotel,
34, Rue Rouelle,
PARIS 15e

مورخہ ۶ مارچ ۶۲ء

بھائی جان ۔ سلام علیکم ۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیر و عافیت ہوگی اور سب خوش و خرّم ہوں گے ۔

دو یا تین دن ہوئے کہ تمھارا خط ملا ۔ اطمینان ہوا ، اِس خیال سے بطور خاص کے میرے یہاں بخیریت پہنچ جانے کی اطلاع گھر والوں کو ہو گئی ورنہ خواہ مخواہ کی خلش رہتی ۔ میں یہاں بالکل اچھی طرح ہوں اور جم کر کام کر رہا ہوں ۔ حالات اچھے ہیں ۔ یہاں کی ایک گیلری جو مجھے پسند آئی ہے اُس میں میری تصویروں کو ویسے تو گروپ شو میں گذشتہ ایک سال سے نمائش ہوتی ہی چلی [illegible] ہے لیکن اب کی بار صرف میری ہی تصویروں کی نمائش ہوگی ۔ اِس گیلری کے آرٹسٹوں کی لسٹ میں باقاعدہ میرا نام وقتاً فوقتاً اناؤنس گذشتہ ایک سال سے ہوتا چلا آ رہا ہے ۔ آج ایک امریکہ اور ایک فرانس کا آرٹ کا رسالہ دیکھا) تازہ تھا اُس میں میرے نام کے ساتھ اب اتنا اور بڑھا ہوا دیکھا "لاریٹ بیانال ڈی پیرس" ۔ خیر ۔ فی الحال تمام کا تمام وقت کام ہی میں بسر ہو رہا ہے اور دل چاہنے کی وجہ سے ہو رہا ہے ۔ ایک لمحہ بھی خراب نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ ٹی ٹوٹلر اور ویجیٹیرین ہو گیا ہوں ۔ ذرا ڈٹ کر کام کر لیا جائے اور محنت ٹھکانے لگنے کے آثار کچھ کچھ نمودار ہونے شروع ہو جائیں تو پھر سیر و تفریح بھی کی جائیگی ۔ مجھے کچھ کچھ فرانسیسی بھی آتی ہوئی خود بخود ہی دکھائی دے رہی ہے ۔ وکیبلری میں روزانہ ایک دو لفظوں کا اضافہ ہو جاتا ہے ۔

قمر العین خان ۱۶ فروری کو لندن چلے گئے تھے ۔

نمائش کی تاریخ وغیرہ مقرر ہو جائے تو تحریر کروں گا۔ ولی اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ جس کام کو تم نے

لکھا تھا وہ کام وہ ایک فرانسیسی سے کرا رہے ہیں۔ تیار ہو جانے پر روانہ کر دیا جائے گا۔ ہاں رضا صاحب سے بھی ملاقات

ہوئی تھی۔ آج پورے دو ہفتے ہو گئے۔ انہوں نے پورا پورا اطمینان اپنے تعاون کا دلایا ہے۔ بہر کیف میں نے انہیں

بتا دیا تھا کہ ہمارے بزرگوں سے آپ کے بزرگوں کے بڑے گہرے مراسم تھے۔

اماں سے کہنا کہ میں گھر کا کھانا اکثر یاد کرتا ہوں۔ گذشتہ ہفتے شوروا چپاتی کھانے کی ضرورت ہو گئی

تھی اور رکابی میں ڈوبی ہوئی روٹی اور شوروے میں سے دھواں اٹھتا ہوا یاد آیا۔ امید ہے کہ سب کام ٹھیک

ہو نگے۔ اگلے سال کے شروع میں پاشا صاحب پیرس آئینگے۔ احتیاطاً باوا کا بین یا لقوای پاسپورٹ بنوالو اگر

میں جب تک یہاں رکا تو وہ پاشا صاحب کے ساتھ آجائیں۔ پیرس اُن کے دیکھنے کا شہر ہے۔ یہ ضرور تحریر کرنا

کہ فنانشیل حالات کیا ہیں۔ اگر کسی قسم کی کسر ہو تو میں حسنی صاحب کو لکھوں کہ میرے کام کے معاوضہ کا جلد فیصلہ

کرکے اُس کی باقی ماندہ رقم ~~[illegible]~~ گو پر دے دی جائے۔ تکلیف ہو رہی ہے۔ خیر۔

اُمید ہے کہ سلمان سلطان اینڈ پارٹی بالکل ٹھیک ہو نگے اور پڑھ بھی رہے ہو نگے۔ اپنی جیب میں دو

چونیاں اور ایک اکنی یہاں آگئے ہیں۔ فرانسیسی سکہ لگاتے وقت یہ بھی کبھی نکل آتے ہیں تو ننو اور شلو یاد آتی ہیں۔

بھابی جی اور حسن کو یاد کر دینا۔ سب کو سلام اور دعا۔ عرفان اور شمو کو الگ خط لکھونگا۔

تمھارا صادقین

Epoq Hotel.
34, rue Rouelle,
PARIS 15e

مورخہ ۲۱ مارچ ۶۲ء

بھائی جان سلام! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیر و عافیت ہوگی اور سب خوش و خرم ہوں گے۔
تین چار دن ہوئے کہ تمھارا خط ملا تھا۔ روزانہ سوچتا رہا کہ رات کو جواب لکھوں گا لیکن نہ لکھ سکا۔ پیرس شہر اپنی سیاسی صورتِ حال کی وجہ سے اور بھی دل چسپ معلوم ہو رہا ہے۔ کسی قسم کی تشویش کی مطلق گنجائش اور ضرورت نہیں ہے۔ اِس قسم کی صورتِ حال کا صرف ایک پہلو جو اچھا نہیں ہے وہ یہ ہے کہ اِن حالات کا بالواسطہ اثر آرٹ مارکیٹ پر پڑتا ہے اور تصویروں کی خرید و فروخت میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن آئندہ اُمید ہے کہ صورتِ حال مناسب اور موزوں رہے گی۔ گذشتہ زمانے میں اپنی ایک دو تصویریں پیرس کے بڑے مشہور اور عالی مرتبہ شوقینوں کے کلکشن میں شامل ہو چکی ہیں جن کے پاس بیسویں صدی کے بڑے بڑے نامی گرامی لوگوں کی تصویریں بھی ہیں۔ اُن کی قیمت وغیرہ کا صحیح پتہ گیلری والوں ہی کو ہوگا۔ میں شاید یہ تو تحریر کر چکا ہوں کہ میں باقاعدہ اور باضابطہ طریقے سے یہاں کی ایک مشہور اور معتبر گیلری کی فہرست مستقل میں، جس میں بڑے نامی لوگ بھی شامل ہیں، گذشتہ ایک سال سے قائم ہوں۔ اور اس امر کا ہر ہفتے اور ہر مہینے متعدد میگزینوں میں ذکر بھی آتا رہتا ہے۔ اپنی نمائش بھی اسی گیلری میں ہوگی لیکن جولائی، اگست اور ستمبر کا زمانہ چونکہ خشک اور بے کیف ہوتا ہے اور پیرس کے اصل باشندے چھٹیاں منانے اپنے اپنے شہروں کو چلے جاتے ہیں لہذا اِن مہینوں میں نمائش کرنا مناسب نہیں ہوتا حتی کہ گیلریاں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ اکتوبر کا مہینہ اس قسم کی کارروائیوں کے لیے سب سے زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے لہذا اپنی نمائش اکتوبر میں ہی ہوگی۔ جس میں زیادہ سے زیادہ پچیس یا تیس تصویریں ہوں گی۔ میں کام تو اس سے بہت زیادہ کروں گا جو پھر بعد میں کام آ جائیگا۔ اِن معاملات میں میں عجلت کا قائل نہیں ہوں۔ تامل اور تحمل بہت ضروری ہیں۔ خود دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں اپنا فی الحال بیشتر وقت کام ہی میں گذرتا ہے۔ جب حتی المقدور کام ہو جائیگا تو اُس کے بعد دیگر ارباب بست و کشاد سے ملاقات کا سلسلہ جاری کیا جائیگا۔ اور ہاں میں کچھ کچھ فرانسیسی بھی سمجھنے اور بولنا شروع ہو گیا ہوں۔ پوری طرح اور مکمل قدرت کے ساتھ بولنے میں تو کئی برس لگ جاتے ہیں مگر گذارے کے لیے اچھی سیدھی اور ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی شروع ہو گئی ہے۔ اپنی گیلری کے قرب میں ایک ہوٹل ہے لیکن ابھی اُس میں جگہ نہیں ہے۔ جگہ ہوتے ہی میں اُس میں منتقل ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں کیونکہ وہ علاقہ بھی اِس قسم کی کارروائی کے لیے زیادہ اچھا ہے۔ میں یہاں پیرس کی لوٹ لر اور جنٹل مین قسم کی زندگی گذار رہا ہوں۔ اصولی طور پر۔ کام اچھا ہو رہا ہے اور آگے چل کر اور بھی زیادہ اچھا کام ہونے کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ دیکھو کیا بنتا ہے۔ اِس قسم کے معاملات میں پاکستانی سفارت خانے کا کوئی دخل نہیں ہے۔ کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے وہاں کے لوگوں سے پھر ملنے کا موقع نہیں مل سکتا، ممکن ہے کہ کل پرسوں میں موقع نکال لیا جائے لیکن یہ بات ذرا زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے کہ اہل سفارت خانہ کا اِس سلسلے میں ممنون نہ ہونا پڑے اگرچہ سفیرِ پاکستان صاحب جب ملے تھے تو بڑی گرم جوشی اور تپاک سے ملے تھے۔

اور دیگر کیا احوال ہے۔ اب تو آمد و رفت کا سلسلہ برآمدہ والے زینے ہی کی طرف سے ہوگا۔ دیکھنے میں بڑا ماڈرن معلوم ہوتا ہے بلکہ آجکل کے زمانے میں جس قسم کی اصنام تراشی ہو رہی ہے اس پر پوری طرح صادق آیا ہوا ہے۔ باہر سے مکان بننے کی بھی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ سلمان سلطان اچھی طرح پڑھ رہے ہوں گے اور دل لگا کر کام کر رہے ہونگے۔ اور سلمان احمد کی ڈائری بھر گئی ہوگی۔ اور انہوں نے پھر دوسری شروع کر دی ہوگی۔

یہ بھی امید ہے، اگرچہ کہ کم ہے کہ ابھی آسودگی ہوگی۔ چلتے وقت میں اماں کو شاید کچھ سے دیکر آیا تھا۔ کچھ ایسا یاد پڑتا ہے۔ خیر اگر کسی بھی قسم کی دقت ہو تو فوراً مطلع کرو کیونکہ انتظام ہو سکتا ہے۔ اسکی ایک صورت تو یہ ہے کہ "بنک دولت پاکستان" والوں کو ایک ارجنٹ خط لکھا جائے جس کے نتیجے میں وہ فوراً ہی، امید ایسی ہی ہے، کچھ نہ کچھ دیر لگے۔ میں پیسوں کی وصول کرنے کی اجازت یہاں سے لکھ کر بھیج دونگا ورنہ اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو اپنے لوہا منیڈ بنک میں ابھی کچھ پیسے تو موجود ہیں جو ٹرانسفر کرائے جا سکتے ہیں۔ مجھے خط اسی ہوٹل کے پتہ پر روانہ کرنا اگر میں جلد یہاں سے کسی اور دل چسپ جگہ جلد بھی گیا تو خط یہاں سے مجھے وہاں مل جائیگا۔

اس قسم کی شور و شاری جس کے واقعتہ چیں چیں، چیں چیں وغیرہ تھے ہو رہی ہے کہ نہیں۔ بھابی جی کیا کہتی ہیں؟ امید ہے کہ زیادہ سختی نہیں کر رہی ہونگی۔ امید ہے کہ حسن اچھی طرح ہونگی۔ اور لسو اپنے بال ٹھیک طرح سے نہا رہی ہوگی۔ تتلو منہ بند کر کے بالائی کھاتی ہوگی۔ عرفان کے تعیل تگڑے ہو رہے ہونگے۔ سمو کھوڑی میں کم چٹنی لگاتی ہوگی۔ چٹنی پہ یاد آیا۔ میں یہاں اچھا کھانا سے مطلب یہ ہے کہ مہنگا کھاتا ہوں۔ بہت اچھا ہوتا ہے مگر وہ کٹوراں کناروں والی رکابی کی ارہر کی دال اور روٹی بھی یاد آتی ہے۔ ایک دو چیزوں کے نسخے منگانے پڑینگے۔ کھانے کے بعد کبھی کبھی سیب بھی کھایا جاتا ہے۔

پچھلے دنوں میں ذرا انیس ہو گیا تھا اس لیے ذرا صحت کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ ویسے کفایت شعاری سے کام لیا جا رہا ہے۔ کسی بھی قسم کی فضول خرچی نہیں کی جا رہی۔ البتہ کام کے سلسلے میں ہاتھ کھول دیا جاتا ہے۔ ہاتھ کی ساخت ہی کچھ ایسی ہے کہ پیسہ رکتا نہیں۔ خیر یہ بھی اچھا ہے۔ اماں اور ابا کو یاد کر دینا اور سلام کہدینا۔

تمھارا - صادقین

(یہاں فرانس میں ایروگرام نہیں ہوتا ہے۔ لہذا خط لفافے ہی میں لکھا جا سکتا ہے۔)

Epoq Hotel,
34, rue Rouelle,
PARIS 15e

مورخہ ۲۹ مارچ ۶۲ء

بھائی جان ـ! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور آم کے پیڑوں میں مَول آنا شروع ہو گیا ہوگا ۔ سلمان سلطان اور اُن کے دیگر بہن بھائی آتی ہوئی کیریوں کی رکھوالی اور چوکیداری کم کریں گے اور بڑھائی زیادہ ۔ چوکیداری کے معاملہ میں سمو زیادہ مناسب اور موزوں رہیگی لہذا یہ کام اُس کے سپرد کر دیا جائے گا تو اچھا رہے گا ۔

تمھارا ۱۴ مارچ کا لکھا ہوا خط ۲۶ مارچ کی صبح کو مِلا تھا ۔ ۲۲ مارچ کی صبح کو پاشا صاحب کا تار بھی مِلا تھا جو اُن کی اور تمھاری طرف سے تھا ۔ ۲۳ مارچ کی شام کو ارشاد صاحب نے ٹیلی فون بھی کیا تھا لیکن میں اپنے کمرے پر نہیں تھا چنانچہ اُنہوں نے پھر ۲۴ مارچ کی صبح کو پھر ٹیلی فون کیا اور اُن سے کچھ اجمال اور تفصیل کے بین بین گفتگو ہو گئی تھی ـ اور میں نے اُن کو اپنے حالات سے قدرے مطلع کر دیا تھا ـ شاید وہ ملے ہوں اور اُن سے خیریت معلوم ہوئی ہو ـ

بہت سے کام ہیں جو بہ یک وقت کرنے کے ہیں ـ مثلاً فرانسیسی زبان کا باقاعدہ طریقے سے تنظیم کے ساتھ سیکھنا ـ صبح و شام میں اگر اسکول میں روزانہ ، بلا ناغہ ، پابندیٔ وقت کے ساتھ کئی ماہ تک یہ عمل کیا جائے تو ٹھیک طرح فرانسیسی آجائے ، یہاں بغیر یہاں کی زبان جانے کافی مشکل پیش آتی ہے ، اپنا کام یہ بھی ہر وقت کی توجہ کا مطالبہ کرتا ہے ـ تمام تر وقت چاہتا ہے ـ کچھ دوسرے گرافک قسم کے کاموں کی تکنیکوں کا سیکھنا مثلاً انگریونگ ، ایچنگ وغیرہ ـ میں نے یہاں کندہ کاری بھی شروع کر دی ہے ـ اُس کے پروف کراچی میں کسی صاحب ذوق کو روانہ کئے جائیں گے ـ پیرس شہر میں طرح طرح کے عجائب خانوں کا مشاہدہ ، یہ بھی بڑا وقت طلب مشغلہ ہے ـ اور پھر خود شہر پیرس کی سیر اور سرکسوں سے لیکر قہوہ خانوں تک کی سَر گشت اور تفریح بھی وقت چاہتی ہے ، صحت اور تندرستی کا خیال اور توجہ بھی وقت مانگتی ہے ـ لہذا اِن تمام چیزوں میں جو اشد ضروری ہیں صرف وہ کام جو پوری طرح سے انجام پزیر ہو سکتی ہیں ـ میوزیم گذشتہ سال دیکھ لئے تھے اِس مرتبہ فری کارڈ داخلہ کا پاس ہوتے ہوئے بھی ابھی تک کوئی میوزیم نہیں دیکھ سکا ـ نفسیاتی صورتِ حال یہ ہے کہ وقت بالکل خراب نہیں کرنا چاہتا ـ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مشاہدہ اور تجربہ کی کوشش ہے ـ بہرکیف ، ہر جہت میں کچھ نہ کچھ ترقی ہے ـ

پیرس میں نمائش کے سلسلے میں ، عجلت نہیں چاہتا ـ جلد بھی ہو سکتی ہے لیکن حسبِ حوصلہ کام جلد نہیں ہو سکیگا ـ اکتوبر کا مہینہ پیرس کا ثقافتی اعتبار سے اور موسم کے لحاظ سے رنگین ترین مہینہ ہوتا ہے اور جب تک میں کام بھی بہ قدر حوصلہ کر لینے کی اُمید ، بشرطیکہ اِس سلسلے تمام دیگر حالات سازگار رہے ، رکھ رہا ہوں ـ یہاں پیرس میں بے شمار آرٹسٹ سالہاسال تک اِس کا انتظار کرتے ہیں کہ کوئی گیلری اُن کی نمائش کرنے پر راضی ہو جائے ـ میں تو ویسے ، یہاں کی ایک برگزیدہ گیلری کی مستقل نمائش ہونیوالی فہرست میں گذشتہ ایک سال سے شامل ہوں ، جس کے باقی ماندہ یعنی دو تین اور آرٹسٹ بہت مشہور و معروف ہیں ـ آج شام "آرٹ انٹرنیشنل" کا تازہ شمارہ دیکھا جس کے ہر ورق کی پشت پر گیلری کے رشتے سے اپنا بہ طورِ خاص نام جلی حروف میں تھا ـ بیانال کا ذکر بھی تھا ـ

جولائی کے مہینے میں ، برٹنی میں نمائش ہونے کا امکان ہے ـ جولائی اگست اور ستمبر کا زمانہ اور شہروں میں اچھا ہوتا ہے ـ پیرس سے لوگ چھٹیاں منانے اِن دنوں دوسرے شہروں میں چلے جاتے ہیں ـ اُن دنوں میں برٹنی میں نمائش موزوں رہ سکتی ہے ـ میں فی الحال جولائی تک تو پیرس سے ہلوں گا نہیں ـ طبیعت موزوں رہنی چاہیئے ـ اور کچھ تحمل سے کام لینا چاہیئے بس ـ

ویسے یہاں ۵۵ یا ۶۰ سال کی عمر کے آدمی کو ینگ آرٹسٹ کہا جاتا ہے۔ یہاں کا ماحول اپنے کام کے لیے بہت اچھا ہے۔ یہاں کی آب وہوا میں بھرپور طریقے سے کھانا کھانا لازمی ہے اور اگر نہ کھاؤ تو مضر ہے۔ پیرس عطریات کی طرح غذائیات کا بھی مرکز ہے اور جس طرح فیشن یہاں سے ایجاد ہوتا ہے اسی طرح کھانے بھی یہیں سے اُن کے نسخے تیار ہو کر پھیلتے ہیں۔

کام ٹھیک ہو رہا ہے۔ پہلے کی بہ نسبت ذہن وادراک زیادہ تیزی سے عمل میں ہیں اور نئی نئی ہیئت اور مادے کے ساتھ تصویریں بن رہی ہیں۔ اور سوائے اس کے کہ اپنا کمرہ اتنے کام کو سمیٹنے کے لیے چھوٹا ہے کام کرنے کے باقی تمام لوازمات کما حقہٗ یکجا ہیں۔ مگر پوری طرح وقت کام پر صرف نہیں ہو رہا۔ جس کی وجہ میں شروع میں لکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ کچھ دنوں میں زیادہ بہتر جگہ مل جائے گی۔

پاکستانی سفارت خانے جانا بہت کم ہوتا ہے۔ ویسے لوگوں کا طرزِ عمل اچھا ہے۔ لیکن یہ کہ نمائش کے سلسلے میں یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ سب مجھے خود ہی کرنا ہوگا۔ اللہ مالک ہے۔ جب اس وقت اپنا اچھا موڈ اتنی تفصیل سے خط لکھنے کا ہو رہا ہے تو یہ بھی اور لکھ دوں کہ پیرس میں ابھی تک سردی کافی ہے۔ میرے نزدیک یہ موسم بہت خوشگوار ہے۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔ آسودگی ہوگی اور سب خوش وخرم ہوں گے۔

تم نے جن چیزوں کے لیے لکھا ہے اُن میں سے بعض تو روانہ کی جا سکتی ہیں مگر یہاں سے کراچی جانے والوں کا پتہ نہیں چلتا۔ لندن سے تو بہت لوگ جاتے ہیں مگر یہاں سے خبر ہی نہیں ہوتی لیکن یہ کہ اگر کوئی صاحب جا رہے ہوں گے تو اُن کے ہمراہ علاوہ اُن چیزوں کے جو تم نے لکھی ہیں اور بھی کچھ اشیاء روانہ کی جائیں گی۔ یہ میں تمہیں لکھ ہی چکا ہوں کہ پیرس باوا کے دیکھنے کا شہر ہے۔ پاکستان سے لائی ہوئی نقدی بالکل اِن ٹیکٹ ہے اور رہے گی۔ مجھے اُس کا بینک دولت پاکستان والوں کو حساب بھی دینا ہوگا۔ یہاں جو مجھے پیسے ملتے ہیں وہ ضروریات زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے کافی ہوتے ہیں اگرچہ میں نے ان میں سے اپنے کام کی چیزوں پر، مثلاً فریموں پر، ٹھکے ٹھکائے کینوسیں خریدنے پر بھی کافی پیسے خرچ کر دیئے ہیں۔ فی الحال، جن چیزوں میں پیسے ضائع جاتے ہیں، اُن کی طرف طبیعت کا رجحان بھی نہیں ہو رہا۔ پیرس کے سکوں میں اگر غیر متوقع طور پر آمدنی شروع ہو گئی تو پھر اعلیٰ درجے کی فضول خرچی بھی کر سکا تو نفسیاتی پس منظر بن جائیگا۔ مگر فی الحال نہیں۔ کام۔

سب بچوں سے فرداً فرداً یہ پوچھ لو کہ پیرس سے کیا منگانا چاہتے ہو۔ مگر فرمائش ایک ہی کریں۔ ایک سے زیادہ نہیں اور زیادہ سوچ کر نہ کریں۔ سوال کرتے ہی فوراً جواب دیں۔ اور اگر پانچ سکنڈ سے زیادہ فرمائش کرنے میں لگ جائیں تو پھر کچھ نہیں۔

اماں سے کہہ دو کہ میں نشانِ انگوٹھا لگے ہوئے تانبے کی کٹوال کناروں والی رکابی کا سالن اکثر یاد کرتا ہوں۔

اب اور زیادہ نہیں لکھتا۔ باوا، اماں، بھابی جی اور حسن کو سلام۔ اور بچوں کو دعا و پیار۔

تمہارا ——— صادقین

US POSTAGE

AIR MAIL

NEW YORK 1, N.Y.
JUL 29
1963

SYED SALMAN AHMED SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD, 1st CHOWRANGI,
NAZIMABAD, KARACHI. (PAKISTAN)

A87

FIRST FOLD

SECOND FOLD

AÉROGRAMME • PAR AVION

Epoq Hotel,
34, rue Rouelle
PARIS 15e.

۲۴ اپریل — سلمان احمد و سلطان احمد و نسرین فاطمہ و شیرین فاطمہ و عرفان احمد و سیمین فاطمہ ۔ دعائیں

صبح ہوتے ہی چچا جان ایک دوسرے ہوٹل میں چلے جائیں گے جو بہت اچھا ہے اور بہت اچھی جگہ واقع ہے ۔ وہاں سے پیرس

کے تمام اہم علاقے نزدیک ہیں ۔ یوں سمجھو کہ پیرس کے بیچوں بیچ میں واقع ہے ۔ وہاں جانے کے بعد ابا جی یا بابا صاحب کو خط

لکھیں گے تاکہ اگر وہ خط لکھیں تو اُسی ہوٹل کے پتہ پر لکھیں ۔ ابا جی کا بھی خط اور بابا صاحب کا بھی خط ملا لیکن ابھی تک جواب

نہیں لکھا جا سکا ۔ اُمید ہے کہ تم لوگ، سمو کے علاوہ خوب پڑھ لکھ رہے ہو گے ۔ ابا جی نے لکھا تھا کہ تمھیں یہاں کے ٹکٹ

درکار ہیں ۔ جس لفافے میں یہ خط ہے اِس پر کئی طرح کے ٹکٹ لگا دیئے ہیں اِن کو اُکھیڑ لو ۔ آئندہ جو خط آئیں گے اُن پر

سے بھی اُکھیڑ لینا ۔

سب بڑوں کو سلام کہہ دینا اور خیریت کہہ دینا ۔

خط کا جواب اگلا خط آنے تک مت دینا ۔

FLEURY'S HOTEL,
66, rue Du Bac. PARIS VIIe

بھائی جان -! سلام علیکم -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خوش و خرم ہوں گے -

انتظار بسیار کے بعد آخر کار میں اِس ہوٹل میں آ گیا ہوں جس کا پتہ اوپر لکھا ہے - یہ پیرس کے تقریباً جغرافیائی اعتبار سے وسط میں واقع ہے اور ثقافتی اور فنی اور علمی اعتبار سے بالکل بیچوں بیچ میں واقع ہے - پانچ یا چھ بڑی مشہور سڑکیں اِس مقام پر آ کر ملتی ہیں اور ہر سڑک پر ایک ڈیڑھ فرلانگ چلنے کے بعد اہم ترین اور مشہور ترین گیلریاں، کیفے، کتابوں کی دکانیں، آرٹ کا مرکز اور پتہ نہیں کیا کیا آنا شروع ہو جاتا ہے، جو گیلری، پیرس میں میری نمائندگی کرتی ہے وہ بھی اپنے کمرے سے صرف اتنی دور ہے جیسے اپنے گھر سے امبالے والے کی دکان - بہترین مقام ہے - اب آمد و رفت کا خرچہ صفر ہو جائے گا - کیونکہ ہر وہ مقام جو اپنے کام کا ہے، بہت قریب ہے - یہ بہت پُرلطف مقام ہے - اور یہاں مجھے جگہ دلانے میں تمام تر گیلری والوں کا ہاتھ ہے - اور پھر لطف یہ ہے کہ نسبتاً یہ جگہ سستی بھی ہے اور عالی شان بھی -

میں اپنے پیرس کے اِس قیام کے زمانے میں، کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مشاہدہ اور تجربہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں - جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے اپنے اِس قیام کو بامعنی بنانے کی کوشش جاری ہے - دیکھو کیا بنتا ہے - پیرس یقیناً دنیا کا مہنگا ترین شہر ہے - یہ شہر پیسہ لیتا ہے، دیتا نہیں ہے - اور اگر دیتا ہے تو بڑی مشکل سے اور کافی صبر آزمائی کے بعد - جو پیسے میں اپنے ساتھ لایا تھا وہ بالکل اُسی طرح سالم و ثابت ہیں - دیکھو اُن کو خرچ کرنے کی نوبت کب آتی ہے - ویسے حالات بہت اچھے ہیں اور میں ظاہر بہ ظاہر یہاں پر فنی حیثیت سے اپنے آپ کو قائم شدہ پا رہا ہوں -

میں نے گذشتہ دنوں میں خط یہی سوچ کر نہیں لکھا کہ امروز و فردا میں یہاں آ جانے کی اُمید تھی لہذا یہاں کے پتہ سے میں

خط لکھا چاہتا تھا۔ تا کہ آسانی رہے۔ البتہ اپنے گذشتہ ہوٹل سے چلتے ہوئے کچھ ٹکٹیں روانہ کرنے کے بہانے سے بچوں کے نام ایک

لفافہ روانہ کرتا ہوا نکلا تھا۔ اُمید ہے کہ وہ ملا ہوگا یا اِس خط کے ساتھ مل جائے گا وہ دراصل سلطان احمد کی فرمائش تھی۔ یہاں سے

کراچی جانیوالے اول تو ہوتے ہی بہت کم ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ کون جا رہا ہے ورنہ اکثر اشیاء ایسی نظر آتی ہیں جو گھر روانہ کرنیکا

خیال پیدا ہوتا ہے کچھ بڑوں کے لیئے کچھ بچوں کے لیئے۔

گھر کے جملہ حالات کی تفصیل سے مطلع کرنا۔ تعلقِ خاطر رہتا ہے۔

آج کا دن کافی مشقت کے ساتھ گذرا کیونکہ یہاں پیرس میں اپنے پاس کافی سامان ہوگیا ہے اُس کو منتقل کرنے کے بعد

ہر جہت میں گھومنے پھرنے بھی گیا۔ اس وقت رات کافی ہو چکی ہے اور میرے اوپر نیند کی ایک رَو آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔

کوشاں ہوں کہ توقعات اور حوصلہ کے مطابق کام ہوتا رہے۔

اُمید ہے کہ گھر پر سب آسودگی کے ساتھ ہوں گے۔ سب کو سلام و دعا۔

تمھارا — صادقین۔

۲۶ اپریل ۶۲ء

پیرس - مورخہ ۱۴ جون ۶۲ء

بھائی جان — ! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

اور سلمان احمد کے امتحان کے جملہ پرچے اچھے ہوئے ہونگے اور اب تو اُن کا امتحان ختم ہوگیا ہوگا اب مناسب ہے کہ وہ کچھ آرام اور تفریح کریں۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی وہ بھی کافی اُداسی محسوس کر رہے ہونگے۔

سلیم صاحب، جو یونائیٹڈ بنک کے منیجر ہیں، اُن کا خط ملا تھا اور اُس کے ساتھ کچھ کاغذات بھی ملے تھے جن پر مجھے دستخط کر کے پھر اُن ہی کے پاس روانہ کر دینا تھا، یہ کام آج سے کوئی دو ڈھائی ہفتے پیشتر ہو گیا تھا۔ اُمید ہے کہ سلیم صاحب کو وہ کاغذات دستخط شدہ حالت میں واپس مل گئے ہونگے اور اُنہوں نے اِس سلسلے میں مناسب کاروائی کری ہوگی۔ پتہ نہیں، گھر کے سامنے جو حبیب بنک ہے اُس میں گھر والوں کے کچھ پیسے جو جمع تھے وہ ختم ہوئے کہ نہیں۔ ویسے اگر ختم ہوگئے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی۔ اچھا ہی ہوا تھا جو ۳۱ مارچ کو ترمیم کر دی تھی، اہلِ محلہ و اہلِ امروہہ خوش ہوئے ہونگے۔ دو تین روز کے بعد محرم شروع ہو جائیگا۔ اماں اور باوا کا ارادہ امروہہ جانے کا تھا۔ اُمید ہے کہ چلے گئے ہونگے۔

حسنی صاحب کو بھی اُس سلسلے میں خط لکھنے والا ہوں۔

بہرکیف کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ یونائیٹڈ بنک میں کچھ پیسے ابھی ہیں۔ وہ ٹرانسفر ہو سکتے ہیں۔

بی جی اور بچے امروہہ سے کب تک واپس آئینگے۔ ویسے اچھے دنوں میں گئے ہیں۔ محرم بھی کرلینگے اور آم بھی کھالینگے۔

بوا اماں کو یاد کر دیا اور سلام کہہ دیا۔

اُمید ہے کہ حسن اچھی طرح ہونگی۔ حسن اور شبو کو سلام و دعا۔

سلمان احمد اور شبو کو دعا و پیار۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ تین چار دن کے بعد تفصیل سے خط لکھنے کی کوشش کرونگا۔ ویسے اپنا یہاں پیرس میں عمل دخل اچھا ہو رہا ہے۔

صادقین

Fleury's Hotel,
66, rue du Bac,
PARIS 7e

۱۶ر جون ۶۲ء۔ بھائی جان سا! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

میں یہاں، بلکل اچھی طرح ہوں۔ یہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ پیرس جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ثقافتی اعتبار سے بے رنگ و بو ہو جاتا ہے اور یہاں کے لوگ اِن مہینوں میں چھٹیوں کی وجہ سے پیرس سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اور فرانس کے دوسرے شہروں میں اِن دنوں میں رونق اور چہل پہل زیادہ رہتی ہے۔ فرانس کے شمالی ساحل پر "لاہاور" ایک بندرگاہ ہے۔ مارسائی اور لاہاور فرانس میں اُسی طرح ہیں جس طرح ہندوستان میں کلکتہ اور بمبئی ہیں۔ اِن دنوں میں اِن مقامات پر بہت زیادہ رنگینی ہوتی ہے۔

"لاہاور" میں ایک میوزیم حال ہی میں فرانس کی حکومت نے بنایا ہے جو کہ عالی شان ہے۔ اِس میوزیم میں جون کی تیس ۳۰ تاریخ سے لیکر جولائی کی پچیس ۲۵ تاریخ تک اپنی نمائش ہے جو حکومتِ فرانس کی طرف سے ہو رہی ہے۔ گیلری میں نمائش ہونا ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے لیکن میوزیم میں نمائش ہونا بہت خاص اور اہم بات ہے۔ خیر۔ میں اِس ماہ کے آخر میں چند روز کے لیئے لاہاور چلا جاؤنگا جولائی سے لیکر ستمبر تک کے مہینے تک پیرس کی تمام گیلریاں بند ہو جاتی ہیں۔ اِس نمائش کی خبر اِس نمائش کے دوران میں روانہ ہو جائیگی لہذا اُس وقت تک انتظار کرنا۔

سلمان احمد کا نتیجہ کب تک آ رہا ہے۔؟ اُمید ہے کہ وہ اچھی طرح کھیل کود رہے ہونگے اور جملہ گھر کے لوگوں کے اِدھر اُدھر جانے سے زیادہ اُداس نہیں ہوئے ہونگے۔ اگر وہ دیگر حالات کے متعلق یا اگر کوئی فرمائش ہو تو اُسکو کے بارے میں خود ہی خط لکھیں تو اچھا رہے گا۔

حسن، اُمید ہے کہ خیریت سے ہوگی۔ دراصل گھر کے جملہ لوگوں کے اِدھر اُدھر جانے کی سب سے زیادہ اُداسی حسن ہی کو ~~محسوس~~ ہوئی ہوگی۔ حسن کو میرا سلام کہہ دو اور یاد کر دو۔ شلو کو دعا اور پیار۔ پتہ نہیں کہ گھر کے لوگ کب تک واپس آ رہے ہیں!؟ اگر خط لکھو تو میرا سلام لکھ دینا۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ کوئی خاص بات ہوگی تو تحریر کرونگا۔

سلمان احمد کو دعا اور پیار۔

تمھارا۔ صادقین

پیرس - ۲۸ جون ۶۲ء

بھائی جان - السلام علیکم -

کل تمھارا خط ملا - بہت دنوں سے خط نہ آنے کی وجہ سے ذرا کچھ تشویشِ خاطر پیدا ہو چلا تھا - پھر کیف اطمینان ہوا - اگر سلمان اعجاز خط لکھیں تو اور بھی اچھا ہو - ویسے اندازہ کر سکتا ہوں - اپنی طبیعت بالکل ٹھیک ہے - میں صحت کا خیال رکھنے کی وجہ سے ٹی ٹوٹل ہو گیا ہوں - وقت رنگینی کے ساتھ گزر رہا ہے - کھانے پر زور ہے اور اس سلسلے میں Money is no consideration والی کیفیت ہے -

لیاور (Le Havre) کے میوزیم میں ۳۰ جون سے نمائش شروع ہو - ۱۵ جولائی تک جاری رہے گی - میں اس سلسلے میں پرسوں لیاور چلا جاؤں گا - دو تین دن وہاں رہوں گا - اس بیچ چند تصویریں ہیں -

یونائیٹڈ بنک کے نام خط تمھیں بھیجوں تو روانہ کر رہا ہوں - یہ خط اگر سلیم صاحب کو تم خود ہی دیدو تو وہ اسی وقت اس پر کارروائی کر دیں گے - ان کو میرا سلام بھی کہہ دینا -

اپنے آئندہ کے پروگرام کا مجھے خود کوئی خاص اندازہ نہیں ہے - ویسے بنا ہوا جو پانچ ماہ کا پروگرام تھا وہ تو دو چار روز میں ختم ہو جائیگا - اس کے بعد میں اپنے طور پر یہاں رہوں گا - اپنی ایکس چینج بالکل سالم ہے - اور مستقبل قریب میں اس کے خرچ ہونے کے آثار بھی نہیں ہیں - اگرچہ پیرس بہت مہنگا شہر ہے - ویسے میرے واپس میں قیام کا جو الگ خاص ٹیسٹ کا ڈھونڈنا ہے وہ ہو گیا ہے -

حسن کو بہت پیار کر دینا اور اگر یہ لوگ وہیں ہیں تو ان کو بھی سلام کہہ دو -
سلیمہ اعجاز کا نتیجہ کب تک آ رہا ہے - آنکھ تمہیں بھائی جان بی اماں جی اور اماں جی الگ یاد آ رہی ہیں -
— تم نے قرۃ العین حیدر کی خیریت لکھی ہے - وہ تو لندن میں ہیں - پیرس پہنچنے پر دو تین دن بعد لندن چلی گئی تھیں — خدا کرے کامیابی کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں - ویسے ان سے امید بہت کچھ ہے - آدمی ذہین اور مخلص ہیں -
اور زیادہ کیا لکھوں - سلیمہ اعجاز شاہ کو دعا کہیں - تمہیں گلے لگا کے رکھیں - اگر پر تو زیادہ تو خیر ہے - مگر ان دنوں بھائی وہاں آم کھا رہے ہوں گے اور یہاں اگر کہتے ہیں تو دو دو پیارے ہوں گے - خط کا جواب میرے ہوٹل کے پتے پر دینا - میں دوسری یا تیسری جولائی تک لیاور سے واپس آ جاؤں گا -

LE HAVRE
W — Le nouveau Musée du Havre
Statue (Adam, Sculpteur)

Le Havre ۱۱ جولائی

جانِ عم سلمان ۔ اُمید ہے کہ اچھی طرح ہو گے ۔ تمہارے بہن بھائی
کب تک چھٹیاں رہے ہیں ۔ اُمید ہے کہ تم اداس نہیں ہو گے ۔ کل صبح میں پیرس
سے لاہاور آیا تھا یہاں کے میوزیم میں (جس کا فوٹو گراف اس کارڈ پر ہے)
کل سے یعنی ۲۰ جون سے اپنی نمائش شروع ہو گئی ہے ۔ جس میں ۱۲ تصویریں
ہیں جس میں سے کچھ دنوں میں مطلع کیا جائے گا ۔ اس میوزیم میں فرانس کے
بڑے بڑے جدید آرٹسٹوں کی تصویریں بھی لگی ہوئی ہیں ۔ اپنی نمائش ۲۰ جولائی
تک یہاں جاری رہے گی ۔ امید ہے کہ تمہارا دل لگ رہا ہو گا اور بابا صاحب
چچا جانی اور شمسو خیریت سے ہوں گے ۔ آج کل کیا پروگرام رہتا ہے؟
گھر والوں کی امروہہ سے واپسی کب تک ہو گی ۔ امید ہے کہ بابا صاحب کو
وہ خط مل گیا ہو گا جو میں نے پیرس سے چلنے سے دو چار روز قبل تحریر کیا تھا
میں کل پیرس واپس چلا جاؤں گا ۔ بابا صاحب اور چچا جانی کو سلام
کہہ دینا اور شمسو کو پیار کرنا ۔ تمہارا ۔ چچا جان

Syed SALMAN Ahmed Sahab,
SIBTAIN MANZIL,
B.Road. Ist Chowrangi,
NAZIMABAD.
KARACHI
4/29 (Pakistan)

PARIS.
4.7.62.

بھائی جانی ۔ کل صبح تمہارا لفافہ ملا۔

اپنے یہاں وہ پانچ مہینے تو مکمل ہوگئے ہیں جن کے لیئے فرانسیسی حکومت نے مہمان کی حیثیت سے بُلایا تھا۔ لیکن پیرس چھوڑنے کے فی الحال آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ ابھی کچھ زمانہ اور یہاں قیام رہیگا بلکہ ہوٹل میں قیام کرنے سے بھی کوئی خاص بات نہیں تھی کیونکہ ہوٹل میں رہنے سے ایک مسافرت والی نفسیاتی صورتِ حال بہرحال رہتی ہے لہذا اِس مسافرت والی صورتِ حال سے اپنے ذہن و ادراک کو محفوظ رکھنے کے خیال سے ایک دو کمروں کا فلیٹ آج لے لیا ہے۔ کرایہ کم نہیں ہے۔ اور یہ فلیٹ پیرس کے اُس ضلع میں واقع ہے جو اپنی روایات اور تاریخ کے لحاظ سے یہاں کا خاص الخاص ضلع ہے اور جاگرفیکل اِنرشیا والے قانون کے ماتحت آرٹ کا جتنا کاروبار ہے وہ سب اِسی گلی سے ہے جس کو یہاں "رُود سین" کہا جاتا ہے۔ اُس عمارت کا نمبر ۴۵ ہے جس میں یہ فلیٹ ہے۔ اِس ضلع میں جائے رہائش ملنا دشوار ترین کام ہوتا ہے۔ میں پرسوں صبح سے اپنے اسباب کے وہاں چلا جاؤنگا۔ اپنے ہوٹل سے یہ جگہ زیادہ دُور نہیں ہے۔ لیکن وہاں ذہنی آسودگی اور سکون زیادہ رہیگا اور ہوٹل میں رہنے والی مسافرت کی کیفیات سے بھی فراغت ہوگی۔ ہوٹل میں کام بھی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ قالین اور دیواروں کے خراب ہونیکا لازمی امکان ہوتا ہے۔ پیرس کی یونیورسٹی، آرٹ اسکول، "وجودیت کا محلہ" کتابوں کی مشہور دکانیں وغیرہ یہ سب اِسی گلی کے ایکدم داہنے یا بائیں بازو میں ہیں اور اِسی گلی میں اور کچھ نہیں ہے صرف گیلریاں ہیں۔ مگر اِس فلیٹ میں، میں صرف ۱۵ اکتوبر تک رہ سکونگا اُس کے بعد کہیں اور۔ کیونکہ جو یہاں کا اصلی ساکن یا مکین ہے وہ تب تک آجائیگا۔

اچھا ہی ہوا تھا جو گذشتہ دنوں میں میری طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ اگرچہ طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے میں اُن دنوں میں کام نہیں کرسکا تھا لیکن اِس کا ایک یہ فائدہ ہوا کہ خوب اچھی طرح چھان بین بھی کرائی گئی اور میں بڑے اطمینان اور بغیر کسی قسم کی فکر کے ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔ اِس سلسلے میں بہت مطمئن ہوگیا ہوں۔ البتہ کام کا کچھ حرج ضرور ہوا۔ جس کی کمی کو اگلے ایک دو ماہ میں پورا کرلیا جائیگا۔

ابھی تک تو اپنی "فارین ایکس چینج" بالکل صحیح و سالم ہے اور اُمید ہے کہ بہت دنوں تک سالم ہی رہیگی۔
غیب کچھ مدد ہی کرتا چلا جا رہا ہے اگرچہ میں کبھی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے میں اپنا ہاتھ بھی نہیں روک رہا ہوں۔
بغیر یہ سوچے کہ کتنے پیسے خرچ کر دیئے ہیں پیسے خرچ کرتا ہی چلا جاتا ہوں۔ بغیر کسی تردد کے۔ ویسے یہ بھی
ہے کہ پیرس انتہائی درجے کا مہنگا شہر ہے اور زندگی یہاں پر بہت سخت ہے۔ یہاں پیسہ خرچ کرنا بہت آسان
اور پیسہ کمانا انتہائی مشکل ہے۔ بہرکیف۔ غیب مدد کر رہا ہے۔

ہاں۔ "لے آور" کے میوزیم میں ۳۰ر جون سے نمائش شروع ہو گئی ہے۔ ۲۰ر جولائی تک رہیگی۔ اب یہاں
کے روزانہ اخباروں میں بھی کافی نام آنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ نمائش میا مال کی طرف سے تھی۔ اس کا اکتوبر والی نمائش سے کوئی
تعلق نہیں ہے۔ میں نے آج اس کا کیٹیلاگ ایک دوسرے لفافے میں روانہ کر دیا ہے۔ اگرچہ میرے علاوہ ایک برازیل
کا آرٹسٹ اور بھی تھا مگر نمائش اپنی ہی تھی۔ اس کا مادی ردِ عمل سے بعد میں مطلع کر سکونگا۔ میں نے اُس میوزیم کی
تصویر کی پشت پر سلمان احمد کو بھی ایک کارڈ لکھا تھا اُمید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ میں پرسوں "شام" کے آور سے پیرس پہنچا تھا۔

قالین کے جو پیسے قاسم صاحب کو پونڈوں میں دینے ہیں کہ اگر اُس صورت سے جو تم نے لکھی ہے ادا نہ ہو سکے
پہلے تو قاسم صاحب کو میں خود دیدونگا۔ لندن جانے پر۔ یا اگر انہیں جلدی ہو تو یہاں سے روانہ کر دیئے جائیں۔
اور لوگ تو یورپ اس لئے آنا چاہتے ہیں کہ یہاں سے کچھ سامان خرید کر لے جائیں لیکن میں اس کا قائل نہیں ہوں۔
یہاں صرف وہ چیز خریدنی چاہیئے جو پاکستان میں چور بازار میں بھی نہ مل سکتی ہو۔ یعنی جس چیز کا پاکستان میں ملنے
کا کوئی سوال ہی نہ ہو۔ بہرکیف دیکھو یہ تو آنے پر دیکھا جائیگا کہ کیا لیا جائے۔ سلمان احمد اور اُن کے بہن بھائی پوری طرح
اطمینان رکھیں اُن کے لئے کچھ اشیاء پسند کر لی گئی ہیں۔

اِس اطلاع سے کہ اماں اور باوا امروہہ سے آ گئے ہیں اطمینان ہوا۔ میری طرف سے یاد کر دینا اور سلام کہدینا۔
حسن کو سلام کہدو اور یاد کر دو اور یہ بھی پوچھو کہ اگر سلائی کی مشین کے علاوہ یورپ سے کچھ منگانا ہو تو لکھوا دیں۔
شیریں و فاطمہ کو دعا اور پیار۔ کاغذ میں جگہ ختم ہو گئی اس وجہ سے خط ختم کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ پرسوں اپنے نئے
پتہ والی جگہ سے خط لکھونگا (تاکہ صحیح پتہ تفصیل کے ساتھ لکھ سکوں) تمہارا۔

صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6ème

۲ جولائی - بھائی جان - میں نے پرسوں خط لکھا تھا - اُمید ہے کہ مل گیا ہوگا - میں آج صبح روڈ سین میں آ گیا ہوں - اور اب میرا پتہ یہی ہے جو اوپر لکھا ہوا ہے - یہ تین کمروں کا چھوٹا سا فلیٹ بہت اچھا ہے - قالینوں سے آراستہ ہے اور دیواروں پر اعلیٰ قسم کا مخمل لگا ہوا ہے - الماریوں میں کتابیں ہیں اور جملہ ضروریات کی تمام کراکری بھی موجود ہے - سٹوو جو آن کرتے ہی ایک منٹ میں چائے بن جاتی ہے - یہاں پر یکسوئی سے کام کر سکوں گا اُمید ہے - پیرس دنیا میں آرٹ کا مرکز ہے اور یہ کوچہ پیرس میں آرٹ کا مرکز ہے - اس ضلع سے متعلق جملہ صفحات پرسوں والے خط میں لکھ چکا ہوں -

لیاور کے میوزیم میں نمائش کے سلسلہ میں کچھ مواد ولی اللہ صاحب کو دیدیا تھا اُمید ہے کہ اُنہوں نے ہینڈ آؤٹ روانہ کر دیا ہوگا - نمائش کی روداد بھی بعد میں مطلع کر سکوں گا یعنی کسی تصویر کے فروخت ہونے کے بارے میں - کیونکہ خود وہاں پر موجود نہیں ہوں اسلئے بعد میں معلوم ہو سکے گا -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی - اب دو چار دن میں تو تمہارے بیوی بچے بھی آنیوالے ہونگے - پھر رونق ہو جائیگی -

یہ فلیٹ بقول فرانسیسیوں کے اپارٹمان - مجھے وسط اکتوبر تک کیلئے ملا ہے - میں یہاں آنے کے بعد گھر والوں کو خاص طور سے یاد کر رہا ہوں - سبزیوں اور گوشت کا بازار بھی بہت نزدیک ہے - میں رستوران میں کھانا کھانے پر بے دریغ طریقے سے پیسے خرچ کر دیتا ہوں - ویسے حالات بہت اچھے ہیں - خدا کی مہربانی شاملِ حال ہے - صحت بھی اب بالکل ٹھیک ہے - اب خط اس پتہ پر لکھنا جو اوپر لکھا ہوا ہے -

تمہارا صادقین

54, rue de Seine
PARIS 6ᵉᵐ

مورخہ ۱۴ر جولائی ۶۲ء۔

بھائی جان۔!

آج صبح تمہارا رقعہ ملا۔ اطمینان ہوا۔ قاسم صاحب کو پہلے خط لکھونگا اور پھر یہ دیکھا جائیگا کہ اِس سلسلے میں کیا صورت ہوگی؟ بہرکیف۔

آج سے کوئی دس روز قبل ولی اللہ صاحب نے وہ ہینڈ آؤٹ تو روانہ کر دیا تھا۔ اُمید ہے کہ اُس کا کچھ ہو گیا ہوگا اور اگر بالفرض کچھ نہ ہوا ہو تو پھر خود ہی اِس کی خبر بنا لینا اور یہ لکھ دینا کہ اِس میں چودہ تصویریں ہیں۔ آج کے لافگارو میں جو فرانس کا معتبر اخبار ہے اور جس میں صرف ہفتے میں جمعرات کے دن آرٹ کا بھی ایک کالم ہوتا ہے اِس میں اپنا نام ضرور موجود ہے۔ کہنا صرف یہ ہے کہ لیاور کے میوزیم میں یہ نمائش ہے اور اِس سلسلے میں لافگارو (۱۲ر جولائی) کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ میں یہ اگرچہ لیاور اور نارمنڈی کے اخباروں نے اِس پر تعریفیں بھی لکھی تھیں لیکن لافگارو کی بات اور ہے اور اِس اخبار کا نام لینے سے خبر میں جان پیدا ہو جاتی ہے۔ میں اِس کا تراشا روانہ کر رہا ہوں تاکہ اگر کوئی ثبوت کا طلبگار ہو تو وہ دے سکو۔ فرانس میں بہت نمائشیں ہوتی ہیں لیکن اِس پرچے میں ایک آدھ بہت اہم نمائش کی اطلاع ہوتی ہے۔ آرٹ کے کالم میں۔ ویسے تو اُمید یہی ہے کہ ولی اللہ صاحب کا ہینڈ آؤٹ مِل ہی گیا ہوگا اور اُس سے کچھ بات بن گئی ہوگی۔ اور اگر وہ نہ پہنچا ہو تو یہ نسخہ لوگوں کی خوشنودی خاطر کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

میں نے سید علی کو بھی مختصر سا خط لکھ دیا ہے۔

میں بالکل اچھی طرح ہوں۔ اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔ اور تمہارے بیوی بچے خیریت سے واپس آ گئے ہوں گے۔ سب گھر والوں کو سلام کہہ دینا اور یاد کر دینا۔ اطفال کو پیار۔ اور میری طرف سے سب کو [illegible] بانٹ دینا۔

تمہارا — صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6^{em}

مورخہ ۱۲ اگست ۶۲ء۔

بھائی جان۔! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

قاسم صاحب کو پونڈ لندن جا کر دیے جائیں گے۔ پونڈ روانہ کرنے کے سلسلے میں جو ٹیکنیکل بکھیڑے ہیں اُن سے نمٹنے کا نہ تو موڈ ہے، نہ اعصاب ہیں اور نہ وقت ہے۔ ویسے خود قاسم صاحب کو کوئی جلدی نہیں ہے۔

وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ اِس فکر میں ہوں کہ اکتوبر کے مہینے میں پیرس میں دو نمائشیں بہ یک وقت ہو جائیں۔ یہ ذرا مہنگا کھیل ہے۔ اور بے حد محنت کا بھی ہے۔ اور پیرس میں رہ کر پیرس سے بالکل کنارہ کش رہنے والا سلسلہ ہے۔ میں پاکستان ہی سے کافی تھکا ہوا آیا تھا۔ کیونکہ آنے سے پہلے شبانہ روز کام ہو رہا تھا اور یہاں آتے ہی اجنبی ماحول میں اور بھی زیادہ محنت کی جا رہی ہے۔ سوچتا ہوں کہ سردیوں میں ہالیڈے کرنے سوئٹزرلینڈ چلا جاؤں گا۔ سردیوں کی وجہ سے اُن دنوں میں اور لوگ وہاں نہیں جائینگے تو شاید کم پیسوں میں اپنا گذارا ہو جائیگا۔

لیاور کی نمائش کے بارے میں یہاں کے اخباروں میں بہت کچھ آیا۔ اچھا اپنے کام پر تبصرہ آیا یا اپنی مختصر سی سوانح عمری بھی شایع ہو گئی تو کوئی تعجب نہیں لیکن اپنا فوٹوگراف، یعنی صرف اپنی شبیہ مبارک بھی چھپی۔ یہ بہت بعد میں معلوم ہوا اور اِس وجہ سے اپنے پاس اِن کا کوئی تراشا نہیں۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد حاصل کر لیا جائیگا۔ یہ نمائش کیونکہ میوزیم میں تھی اِسلیے اِس کی نوعیت مختلف تھی اور اِس میں تصویروں کے فروخت ہونے کا کوئی پہلو نہیں تھا۔ میں اگر خط میں یہ لکھوں کہ غیب کی مدد شامل حال ہے تو اُس کے یہ معنی نہیں کہ "دستِ غیب" ہو رہا ہے۔ بلکہ اُس کا مطلب ہے کہ کام چل رہا ہے۔

کام ہو رہا ہے اور اچھا ہو رہا ہے۔ صبر، تحمل اور محنت اور اِن سب چیزوں کے ساتھ ساتھ دولت بھی ہو تب کہیں جا کر معاملات ٹھیک ہوتے ہیں۔ بہر کیف۔

اور گھر والوں کے کیا حال چال ہیں۔ سلمان احمد اور سلطان احمد اور اُن دو بہن بھائی مجھے کیا کیا کرتے رہتے ہیں۔ میں شمّو کو اکثر یاد کرتا ہوں۔

اگر میں زیادہ دنوں ادھر رہا تو سیر سپاٹے کے لئے باوا کو پیرس ضرور بھیجدینا۔ اپنے بنک میں اتنے پیسے ابھی شاید ہونگے کہ اُن کا یہاں آنا ہوجائے اور ۱۵۰ پونڈ کی فارن ایکسچینج ساتھ۔ آتو اماں بھی سکتی ہیں۔ مگر ذرا مشکل ہی رہیگا۔ یہاں کی دکانوں میں بہترین ترکاریاں اور گوشت ملتا ہے۔ میں رسٹورنٹ میں کھانا کھاتا ہوں۔ کھانا اگر کہیں کھایا تو پیرس ہی میں کھایا۔ بہترین گوشت ہوتا ہے۔ میں کھانا کھانے عام طور سے ایک یونانی رسٹوران میں جائے کرتا ہوں۔ اور بالعموم چاول اور بوٹیاں اور شوروا۔ اور اس سے پہلے کچھ اور اسکے بعد کچھ کھایا جاتا ہے۔ بہت زیادہ کام اور فکر کی وجہ سے جسم پر لبتول شخصے بوٹی نہیں آئی۔ چائے وائے فلیٹ ہی میں بنتی ہے۔ کام کے پھیلاوے کی وجہ سے راستہ چلنے کی جگہ نہیں ہے۔ خیر۔ ٹھیک ہے۔

گھر کے تمام لوگوں کو بہت بہت یاد کرنا۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ جلدی میں ہوں۔ میں ممکن ہے کہ جلد جلد خط نہ لکھ سکوں لیکن تم لوگوں کا خط اِن میں سلمان احمد اور سلطان احمد بھی شامل ہیں جلد جلدی آتا رہنا چاہیئے۔ فقط۔ تمھارا ـــــ صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6

مورخہ ۱۹ اگست ۶۲۔ بھائی جان۔ کل پرسوں شام تمہارا اور ابا کا خط ملا۔ دراصل کام کے
بکھیڑے میں کچھ اس طرح پھنس گیا ہوں کہ اطمینان کے ساتھ خط لکھنے کا بھی موقع نہیں مل رہا ہے۔ ویسے
کوئی ایک ہفتہ گذرا کہ ایک خط لکھ چکا ہوں امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس سے پیشتر باوجود ارادے کے خط
نہیں لکھ سکا تھا۔ بہرکیف خط نہ آنے سے کوئی فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

یہ شاید میں اپنے گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں کہ اکتوبر کی تیسری تاریخ سے ایک گیلری میں اپنی ایک
نمائش ہوگی جس میں دس یا بارہ تصویریں ہونگی۔ یہ بڑے پیمانے کی تصویریں ہونگی اور سب کی سب روغنی
ہونگی۔ ویسے نمائش کے لیئے سالہا سال صبر سے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بہرکیف میں اسی کو غیب کی مدد سے
تعبیر کرتا ہوں۔ کوشش یہ رہیگی کہ ایک ہی مہینے میں پیرس میں دو نمائشیں ہو رہی ہوں۔ کام کرنے میں
شدید انہماک کیوجہ سے پیرس سے بالکل کٹ آف ہوں۔ کوئی ایک ہفتہ ہوا ریڈیو مانٹی کارلو سے
ٹیلی ویژن پر انٹرویو ہونے کے سلسلے میں ایک خط آیا ہوا رکھا ہے لیکن ابھی تک موقع اس بات کا نہیں
مل سکا کہ وہاں چلا جاؤں۔ سوچ رہا ہوں کہ پرسوں جاؤنگا۔ ہاں یہ بھی میں لکھ ہی چکا ہوں کہ لاہور
کی نمائش کی نوعیت دوسری تھی کیونکہ یہ میوزیم میں تھی، اسمیں تصویروں کو فروخت کرنے کا کوئی غرض
پہلو نہیں تھا۔ ویسے اس نمائش کی پبلسٹی کافی تھی، یعنی اخباروں میں اسکا اعلیٰ پیمانے پر نوٹس
تھا اور ان تمام جریدوں کے ساتھ ہی ساتھ اپنی تصویر یعنی اپنی صورت کا فوٹو گراف بھی تین کالم میں
شائع ہوا۔ میں ان تراشوں کو جمع کرنیکی کوشش کرونگا۔

ہاں تو یہ تیسری اکتوبر سے جاری ہونیوالی نمائش ۲۵ اکتوبر تک رہیگی۔ نمائش کافی
مہنگی چیز ہے۔ کافی صرفہ ہوتا ہے لیکن اپنی یہ نمائش کانگریس فار کلچرل فریڈم کی طرف سے ہو رہی
ہے، جس کے آرٹ کریٹک کو میرا کام بہت اچھا معلوم ہو رہا ہے اور جو اپنے اوپر مہربان ہیں۔

پیرس سے بالکل کٹ آف ہوں۔ سڑک پر صرف کھانا کھانے آتا ہوں۔ اپنے محلے سے نکلے
ہوئے کافی دن ہو جاتے ہیں۔ کام گرفت میں آیا ہوا ہے۔ نمائش شروع ہو جانیکے بعد کسی نائٹ کلب میں

جاؤں گا اور کچھ دنوں آرام کیا جائیگا۔ پاکستان سے جب چلا تھا تو تھکا ہوا تھا اور یہاں آتے ہی
پھر ایک نئے اور اجنبی ماحول میں اور بھی زیادہ محنت کرنیکا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ ابھی فی الحال سیر یا
تفریح کا موڈ اور مزاج نہیں ہے۔

تمھارے تمام خطوط مجھے ملتے رہتے ہیں۔ بابا سے کہہ دینا کہ اگر وہ بیشتر خط لکھتے رہیں؟
اُنکے خط سے ذرا اور بھی تقویت پہنچی ہے۔ سلمان احمد بھی کبھی کبھی لکھا کریں۔ نسرین فاطمہ اپنے
کلاس کی مانیٹر ہوگئی ہیں؟ بڑے رکھ رکھاؤ اور ٹھسّے کی آدمی ہیں، موٹی بھی ہوئیں کہ نہیں؟ اِس
دوران میں نسرین فاطمہ آدھ انچ اور لمبی ہوگئی ہونگی۔ پتہ نہیں کہ گائے ہے کہ نہیں؟ عرفان
دودھ پیتا ہے کہ نہیں، میں شمو کو بہت یاد کرتا ہوں۔ سلطان احمد کیلئے جلد ہی ٹکٹیں روانہ کی جائینگی۔
اماں سے کہہ دینا کہ کھانا بہت عمدہ کھا رہا ہوں۔ بہترین گوشت ہوتا ہے، چاول، مٹر، شوربا اور
بہترین روٹیاں یہ ملا کر کھائی جاتی ہیں اور اس کے بعد میٹھے چاول جن پر بالائی جمی ہوئی ہوتی ہے،
اور ذائقہ تھال کے چاولوں جیسا ہوتا ہے۔ ان نمکین اور میٹھے چاولوں کو کھاتے ہیں بھائی جی
اور حسن دونوں کو یاد کرتا ہوں۔

بہت لکھ چکا ہوں سب کو سلام و دعا۔

ہاں اِرشاد صاحب کے دفتر کا ٹیلیفون نمبر 36615 ہے، اُنکو ٹیلیفون کرکے یہ پوچھنا کہ فرانسیسی
بہن کو جو تصویر دینی تھی اور جو گھر پر کینیڈا فریم میں تھی وہ دیدی کہ نہیں اگر نہ دی ہو تو فوراً دیدیں
کیونکہ اگلے مہینے وہ یہاں آنے والا ہے اور میں نے ان سے یہ کہہ دیا کہ میں اُس کو یہیں پیرس میں لونگا۔
اگر نہیں دی ہے تو یہ تصویر اپنے گھر پر ہی ہے۔ تلاش کرکے وہ اُس کو دیدینگے۔ پاشا صاحب کا
بھی خط ملا تھا۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔ فقط۔ تمھارا
صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6eme

مورخہ ۳۱ اگست ۶۲ء۔

بھائی جان۔ کئی روز ہوئے تمھارا اور باوا کا خط ملا۔
یہاں ہر صورتِ حال اطمینان و تسلی بخش ہے۔

کوئی ایک ہفتہ ہوا ارشاد صاحب کا بھی خط آیا تھا جس میں اُنہوں نے یہ لکھا تھا کہ امریکہ جانے کا معاملہ بالکل پکا ہے اور واشنگٹن سے اُس کی آخری تصدیق امریکن سفارتخانے میں آ گئی ہے اور اب یہ میرے اوپر ہے کہ میں کب امریکہ جاؤں؟ اُنہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ امریکن سفارت خانہ کے متعلقہ سکرٹری کا کہنا ہے کہ قاعدے اور اصول کے ماتحت مجھے پاکستان ہی سے جانا چاہیے لیکن ارشاد صاحب نے اُن سے یہ کہا کہ نہیں پیرس سے جانے کا انتظام کراؤ جس کے لیے وہ پھر امریکہ تحریک کریں گے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ دلچسپ رہیگا کہ میں کراچی ہی سے امریکہ جاؤں کیونکہ اِس صورت میں اپنے پاس سے تو کچھ جاتا نہیں ہے۔ اور علاوہ ازیں گھر والوں سے اور دیگر لوگوں سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔ بہرکیف اِس مسئلہ پر ارشاد صاحب سے جن کے دفتر کا ٹیلی فون نمبر 36610 ہے ذرا گفتگو کر لینا کہ آخر صورتِ حال کیا ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے اکتوبر نومبر تک تو میں پیرس ایک منٹ کے لیے بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر امریکہ جانے کا معاملہ صحیح ہے تو بہت اچھا ہے اِس کا اپنے پیرس کے قیام پر بھی بہت اچھا اثر پڑیگا۔ یہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ تیسری اکتوبر سے یعنی آج سے پورے بتیس ۳۲ دن بعد سے پیرس میں اپنی نمائش جاری ہو جائیگی جس کے سلسلے میں ستمبر کے مہینے میں اور بھی زیادہ محنت کرنی ہوگی۔ یعنی کام کے علاوہ، نمائش سے متعلق دیگر معاملوں کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی۔ دیکھو کیا بنتا ہے؟ ویسے امیدیں اچھی ہی ہیں۔

پیرس کی بیانال کے بلیٹن میں اپنا ایک طولانی انٹرویو چھپا ہے۔ جس کی لوگ بہت تعریف کر رہے ہیں، کسی سے اُس کا ترجمہ کرا کے روانہ کرونگا۔ چند تصویروں کے ساتھ وہ سرفراز صاحب کو روانہ کیا جا سکتا ہے۔ ویسے دلچسپ ہے۔ یہ کام اگلے ہفتے کے اندر اندر ہو جائیگا۔

میں جو تصویریں بنا رہا ہوں وہ عام طور سے کافی بڑے قد و قامت کی ہیں۔ بڑی تصویر بکتی نہیں ہے۔ نمائش میں صرف بارہ عدد تصویریں ہونگی۔ باقی تصویروں کی جو اپنی گیلری ہے اُس میں نمائش ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ نمائش کے یہ معنی نہیں ہونگے کہ کوئی پیسہ برس جائیگا بلکہ خالص فنی نقطۂ نظر پیش نظر ہے، اِسی وجہ سے تصویریں بھی ایسے قد و قامت کی بن رہی ہیں جن میں فنی آزادی زیادہ محسوس ہوتی ہے، اگرچہ وہ مکانوں میں سما نہیں سکتی ہیں، اگر چھوٹی ہوں تو لوگ خرید بھی سکتے ہیں اور اپنے گھروں میں لٹکا بھی سکتے ہیں۔ یہ صرف میوزیم ہی میں فٹ ہونیوالی تصویریں ہیں۔ بہرحال پیسہ نہیں برسیگا۔ اور اگر برسیگا تو پتہ نہیں کب؟ لیکن آئندہ برسنے کے امکانات اچھی طرح روشن نظر آتے ہیں — اِس سلسلے میں نیویارک بہت اچھا رہیگا۔

اور — اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔
ارشاد سے اِس سلسلے میں گفتگو کرنے کے بعد فوراً ہی خط لکھنا۔ فقط۔

صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6em
19. IX. 62

بھائی جان — سلام علیکم — اُمید ہے کہ ہر طرح گھر پر خیریت ہوگی۔

کئی روز ہوئے کہ تمہارا خط ملا تھا اور اُس کے ساتھ تھا تو وہ لفافہ بھی ملا تھا جس میں سلطان احمد و سلمان احمد، رضی اور تمہاری تحریریں تھیں اور جس کے بارے میں غالب گمان یہ پیدا ہو چلا تھا کہ یہ گم ہو گیا۔

کچھ بہت زیادہ کام کی وجہ سے فوراً جواب نہیں دے سکا — بہرکیف — یہاں ایک نمائش تو دو ہفتہ کے بعد شروع ہو جائیگی اور دوسری ایک مہینے کے بعد — ولی اللہ صاحب ایک ماہ کی چھٹی پر چلے گئے ہیں لہذا پینٹ آؤٹ اُنکی بھی کوئی باضابطہ اُمید نہیں ہے — میں تین چار روز کے بعد اِس نمائش کا کیٹلاگ تمھیں روانہ کرونگا اور اِسی کی بنیاد پر اگر خبر بنائی جا سکے تو بنا لینا — خیر — ۲۴ ستمبر کو لندن سے ایک انگلستان کے اہم ترین آرٹ کے رسالے میں (ART Review, London) میں اپنے بارے میں ایک مضمون آ رہا ہے جو "رپورٹ فرام پیرس" کے کالم میں ہوگا — اور یکم اکتوبر کو امریکہ کے ایک رسالے میں، جو گیلریوں میں اور تصویر خریدنے والوں میں بہت مقبول ہے ایک دوسرا مضمون ہوگا — اِنکی ایک ایک کاپی روانہ کر دی جائیگی۔

غنی صاحب آئے تھے — اچھی ملاقات رہی — دیگر حالات اُنکی زبانی معلوم ہونگے — فی الحال کینیڈا اور امریکہ میں ہیں۔ اُنہیں اِس بات کا افسوس تھا کہ وہ آئے اور تم نہیں آئے — صدر صاحب سے بھی ملاقات ہو گئی تھی۔

اچھا — یہ خط میں تمھیں ایک خاص کام کے سلسلے میں لکھ رہا ہوں۔

کانگرس فار کلچرل فریڈم کا ایک نمائندہ IVAN KATS نامی اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں کراچی آئیگا — میں نے اُس سے کہدیا ہے کہ وہ کراچی پہنچ کر ریڈیو کے دفتر میں تمھیں ٹیلی فون کرے اور اپنے ہوٹل کا پتہ اور کمرے کا نمبر بتا دے — اِس سے اپنی دوستی بھی ہے — اِس کو ۵۰۰ روپیہ دینے ہیں — بہت ضروری کام ہے — یہ خیال رکھنا ہوا وہیں دیدینا — اور اگر ہو سکے تو کچھ خاطر بھی کر دینا — اپنی پہلی نمائش کے سلسلے میں اِس کا بہت تعاون رہا ہے — خاطر کر دینا بمطلب کہ زبانی خاطر — میں احتیاطاً پونا ہنڈفٹ نام ایک خط بھی اِس لفافے میں روانہ کر رہا ہوں

تاکہ تمھیں پیسے فراہم کرنے میں زیادہ دشواری نہ ہو۔

باقی حالات بالکل ٹھیک ہیں — آثار اچھے ہیں — اگرچہ پیسے خوب خرچ ہو رہے ہیں — جو فرق اپنے یہاں پانچ روپیہ میں ملتا ہے وہ یہاں پچاس روپیہ میں ملتا ہے — خیر — کام اچھا ہو رہا ہے۔

اُمید ہے کہ گھر پر سب کا حقہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

سلمان احمد لکھنا بھی خوب جانتے ہیں اور اُن کا پینٹنگ بھی بہت اچھا ہے — سلطان کو ذرا اور محنت کرنی چاہیئے — جو کچھ اِن لوگوں کے لیئے روانہ ہونیوالا ہے — اور زیادہ کیا لکھوں — گھر کے تمام لوگوں کو بہت بہت یاد کرو اور سلام و دعا۔ تمھارا —

صادقین

54, rue de Seine
PARIS 6

5-19

۲۶ ستمبر ۶۲ء

بھائی جان — اُمید ہے کہ میرا وہ خط مِل گیا ہوگا جو اِس سے پیشتر روانہ کر چکا ہوں
اور جس میں یہ لکھا تھا کہ ایک شخص اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں کراچی آئیگا اُس کو پانچ سو روپیہ
فوراً دیدینا۔ میں نے گزشتہ خط میں بنک سے ۵۰۰ روپیہ ٹرانسفر کرانیکا کاغذ بھی لکھ دیا تھا۔
بہرحال — اگر بالفرض وہ خط نہ ملا ہو تو کہیں سے مبلغ پانچ سو روپیہ کا انتظام کر لینا۔ یہ شخص
جس کا نام ایوان کاٹس ہے پہنچتے ہی دو تین دن میں فون کر کے اپنے ہوٹل کا پتہ بتا دیگا —

— ۲۱ ستمبر کو اپنی پہلی نمائش کا کیٹلاگ چھپ کر آگیا تھا۔ کئی ہزار کی تعداد میں
چھپا ہے۔ ابھی تک روانہ نہیں کر سکا ہوں۔ جملہ احباب کے نام روانہ کیا جائیگا ایک دو روز میں۔
کام کی زیادتی کی وجہ سے موقع نہیں مِل سکا۔ اِس کی ڈھائی تین ہزار کاپیاں تو پیرس
میں پوسٹ ہو گئی ہیں اور کوئی ہزار ڈیڑھ ہزار ممالک غیر کو — دیکھ لینا۔ اچھا ہی ہے —
نمائش تیسری اکتوبر سے چالو ہو جائیگی۔ جس گیلری میں ہو رہی ہے اُس کا
نام GALERIE LAMBERT ہے۔ کُلہم دس تصویریں یا بارہ ہونگی۔ مگر بڑی بڑی
دوسری نمائش جو اپنی گیلری میں ہوگی اُس میں تصویریں زیادہ ہونگی۔ اُس کی بھی تیاریاں
ہو رہی ہیں — سب ٹھیک ہی ہے۔ آسمان مہربان ہے — اور زیادہ کیا لکھوں! ہاں وہ
امریکہ والے سلسلے کی کچھ معلومات کی یا نہیں —

اُمید ہے کہ گھر پہ ہر طرح خیریت ہوگی —

تمہارا — صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6ème
28. IX. 62

بھائی جان سلام ۔ کل تمہارا لفافہ ملا ۔

چار پانچ روز کے بعد یہاں نمائش شروع ہو جائیگی ۔ اپنے آپ کو اِس بات کا موقع نہیں ملیگا کہ اے الف ولی سے خبر کرا کر بڈ گرائی جا سکے اور نہ ہی کوئی ہینڈ آؤٹ آ سکیگا کیونکہ ولی اللہ صاحب بھی نہیں ہیں ۔ میں نے تمھیں ایک ڈھیلے ڈھالے کھلے ہوئے لفافہ میں ہی نمائش کا کیٹلاگ روانہ کر دیا ہے ۔ اُسی سے خبر بنانا چاہو تو بنا لینا ۔ ورنہ انتظار کرو ۔ کوئی عجلت نہیں ہے ۔ یہ نمائش کانگریس فار کلچرل فریڈم کی طرف سے آفر کی گئی ہے اور یہ گیلری لم برٹ LAMBERT میں تیسری تاریخ سے اکتوبر کی شروع ہو کر سولہ ۱۶ اکتوبر تک جاری رہیگی ۔ اُس کے بعد اپنا ارادہ لندن جانیکا ہے اور لندن جا کر قاسم صاحب کو اُن کے پونڈ نومبر کے پہلے ہفتے میں دیدیئے جائیں گے ۔ پیرس میں روز بروز اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں ۔ ہاتھ روز بروز گھٹتا جا رہا ہے اور کام کی زیادتی اور فکر کی وجہ سے اعصاب ڈھیلا ہونا چاہتے ہیں ۔ تعطیل کرنے لندن جاؤنگا ۔ اپنی والی پیرس کی گیلری میں مارچ میں نمائش ہوگی کیونکہ وہ اِس نمائش سے رُٹھی تھی اِس لیے اُس کو کچھ اور آگے بڑھا دیا ہے ۔

ویسے سب اچھا ہی ہے ۔ بلکہ بہت اچھا ہے ۔ حالات کی طرف سے ایک تعلقِ خاطر ہے اور اُس کی وجہ سے وہ کیفیت ہے جو فلیش کھیلنے میں ہوتی ہے ۔ لہٰذا اِس وجہ سے زندگی اور پیرس دلچسپ ہے ۔ کل تصویریں فریم کرنی ہے ۔ اور ابھی کافی کام کرنا ہے ۔

میں نے آج صبح بیانیال کے دفتر سے لیاور کی نمائش کے تراشے فوٹو گراف کرانے کے خیال سے اُدھار لے لیئے ہیں ۔ کیونکہ اِن تراشوں کو حاصل کر کے ریکارڈ کرنیکی اور کوئی صورت نہیں تھی ، اخبار بہت دِنوں پرانے ہیں اِس لیے اُن کا فراہم کرنا مشکل تھا ۔ لیکن آئندہ خیال رکھا جائیگا ۔
——— سلمان احمد کے نمبروں کو دیکھکر اطمینان ہوا ۔ میں تو جان رہا تھا کہ میٹرک کا نتیجہ ہے مگر وہ تو نویں کا نکلا ۔ بہرکیف اِس سال میں وہ بہت زیادہ اور بھی محنت کرینگے ، اور خوب کھیلنگے بھی ۔ اُس کے بعد فوراً ہی سار بون میں داخل ہو جائنگے ۔

اُمید ہے گھر پر سب خوش اور تندرست ہونگے ۔ کاتُس نے کہا تھا کہ اگر اپنے گھر کو کچھ بھیجنا چاہو تو مجھے دیدو ۔ یہاں ایسی چیزیں ہیں بھیجنے والی کہ دماغ خبط ہو جاتا ہے کہ کیا بھیجا جائے ۔ آخر تنگ آ کر یہ خیال آیا کہ سیر بھر گوشت روانہ کر دیا جائے تاکہ اماں کو یہ معلوم ہو کہ گوشت کیسا ہوتا ہے ۔ مگر کاتُس ھنسے گا کہ یہ کیا بھیج رہا ہوں ۔ ترکاریاں بھی یہاں ایسی ہوتی ہیں کہ بہترین بلور کے گل دان میں پھولوں کا گلدستہ لگانے کی بجائے اگر اُن کو لگا دیا جائے تو کچھ کم خوبصورت نہیں معلوم ہوگی ۔ اور میں کسی وقت کا کھانا نہیں بنا کر رہا ہوں ———

کیٹلاگ کی اور کاپیاں جلد ہی روانہ کرونگا ۔
اور زیادہ کیا لکھوں ! تمھارا ——— صادقین
ہاں رضی اگر آئے تو کہدینا کہ اُن کی فرمائش پوری ہو جائیگی ۔ گذشتہ مرتبہ جب آیا تھا تو صرف اُن ہی کی خاطر کچھ یہاں سے لیا تھا حتیٰ کہ بچوں کے لیئے ایک بسکٹ تک بھی نہیں لیا تھا ۔
بس یہی اُن کی تحریر کا جواب ہے ۔

54, rue de Seine,
PARIS 6^{em}
10. X. '62

بھائی جان! تمھارا خط ملا۔ پرسوں صبح کی بات ہے۔ اس سے دو روز پیشتر گھر سے
ایک خط اور بھی آچکا تھا۔ وہ کٹنگ بھی دیکھی۔ ٹھیک ہے۔ بلکہ اس سلسلہ کا کوئی خاص
مواد تمھارے پاس نہ ہونےکی صورت میں بہت اچھی ہے۔ اب امریکہ اور انگلستان
کے اہم ترین آرٹ رسالوں میں اعلیٰ ترین الفاظ کے ساتھ اپنا ذکر خیر آنا شروع
ہوگیا ہے۔ نمائش ان معنوں میں اچھی چل رہی ہے کہ لوگ دیکھنے آرہے ہیں اور
نہ صرف یہ بلکہ اس کی طرف توجہ بھی دے رہے ہیں۔ گیلری کا مالک بہت خوش ہے۔
مگر ابھی کوئی تصویر بکی وکی نہیں ہے۔ ان کو صرف میوزیم ہی لے سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ
ایسی بھی کوئی صورت ہو جائے۔

یہ امریکہ کا معاملہ اگر ہو جائے تو بہترین صورتِ حال ہو جائیگی۔ اُس کا پیرس
کے فیصلے پر اچھا اثر پڑے گا۔ نمائش کے روز ارشاد علی بخاری کا ٹیلی گرام آیا
تھا۔ اُس میں اُنہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ امریکہ کا جانا پکا ہو چکا ہے۔ اگر ہو جائے تو اچھا
ہی رہیگا۔ ویسے اِس پیرس کی نمائش کا، کانگریس والوں نے بھی کراچی میں اور پاکستان
کے دیگر شہروں میں چرچہ کر دیا ہے۔ ہاں، نمائش کا پوسٹر ابھی تک میں نے روانہ نہیں
کیا۔ یہ پیرس کے تمام کیفوں میں، تمام ریسٹورانوں میں اور دوکانوں کی کھڑکیوں پر
لگا ہوا ہے۔ عنقریب اِس کی دو چار کاپیاں روانہ کی جائیگی۔
اِس ماہ کے آخر یا نومبر کے پہلے ہفتے تک لنڈن پہنچونگا۔ قاسم صاحب کا کام

وہیں ہوگا۔ لندن میں اُن دنوں میں شدید سردی پڑ رہی ہوگی۔ اگر امریکہ کا معاملہ بالکل پکا ہے تو پھر اُن دنوں میں کراچی کا رُخ کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر کراچی سے نیو یارک کا۔

خیر۔ یہاں اپنے روزانہ مصارف روز بروز بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

اور زیادہ کیا لکھوں! وہ اخبار میں جو نیوز ہے وہ کالُس کو ضرور دکھا دینا۔ کیونکہ اُس میں کانگریس کا بھی ذکر ہے تو وہ خوش ہو جائیگا۔ جلد ہی اِس نمائش کا پوسٹر روانہ کرونگا۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

تمام گھر والوں کو سلام و دعا۔

شمّوں کا سر منڈا دیا گیا ہے۔ اور وہ بھی اچھی معلوم ہو رہی ہوگی۔

(اگرچہ اپنی دوسری والی نمائش ملتوی ہوگئی ہے مگر پیرس میں نمائشوں کی جو فہرست شایع ہوتی ہے اُس میں دونوں گیلریوں میں اپنی نمائش کا ذکر ہے اور امریکہ کے پرچے میں جو ذکرِ خیر ہے وہ بھی اُس نمائش کا ہے جو ملتوی ہو گئی ہے مگر اِن الفاظ کے ساتھ ہے کہ ہو رہی ہے۔ اُسے بالکل آخری وقت میں ملتوی کیا گیا۔)

ویسے اِس گیلری میں اپنی مستقل نمائش ہے۔ اوروں کے ساتھ لیکن صرف پیری اب چند ماہ بعد ہوگی۔ ایک ماہ کے لیے۔)

ٹھیک ہی چل رہا ہے — تمھارا

صادقین

54, rue de Seine,
PARIS 6ème
17. X. 62

بھائی جان ! پرسوں صبح تمھارا خط ملا تھا ۔ کاٹس کو پیسوں کی ادائیگی کی اطلاع
سے اطمینان ہوا ۔ اُس کے ہمراہ بچوں کے لیے کچھ نہ روانہ کر سکنے کا قلق ہے ۔ چیزیں یہاں اتنی
زیادہ ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لیا جائے اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ ہر ایک کی پسند اور پھر پسند میں
بھی کون سی چیز کس کو زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ اگر عرفان احمد کیلئے کوئی چیز لی اور وہ اتفاق
سے سلطان احمد کو زیادہ پسند یا اچھی معلوم ہوتی ہو اور وہ اُن پر جسمانی لحاظ سے فِٹ بھی نہ ہوتی ہو...
اور اس کا برعکس ۔۔ وغیرہ ۔ لہذا کچھ نہیں لیا گیا ۔ کاٹس بڑی آسانی سے لیجا سکتا تھا ۔ کچھ بھی نہیں
روانہ کرتا ۔۔ مگر کچھ وقت کی تنگی اور کچھ اِسی قسم کے تردد کی وجہ سے یہ معاملہ رہ گیا ۔

نمائش اچھی ہو رہی ہے ۔ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہو رہا ہے ۔ مختصر صرف اتنا ہے کہ لوگ اسکی
طرف متوجہ ہیں ۔ پیرس میں ہر ہفتہ میں کوئی ستر یا اسی نمائشیں ہوتی ہیں ۔ ویسے
ذاتی نمائشیں ہر ماہ میں تیس اور چالیس کے درمیان میں ہوتی ہیں ۔ اِس میں زیادہ تر مشہور
اور معروف آرٹسٹوں کی نمائشیں ہوتی ہیں ۔ فرانسیسی ارسٹاکریسی کا مشہور و معتبر اخبار یہاں
"لافگارو" ہے ۔ اِس میں فرانس کے مشہور اور سب سے زیادہ تجربہ کار آرٹ کرٹیک جن کی
ساکھ دنیا میں بحیثیت آرٹ کرٹک کے بغیر کسی شک و شبہ اور اختلاف رائے کے سب سے
زیادہ ہے اور جن کا نام ریمان کونیا ہے اُنھوں نے اپنے کام پر اپنی چھوٹی سی نمائش کو دیکھکر
ایک چھوٹا سا مضمون لکھا ہے جو کل کے لافگارو میں شایع ہوا ہے ۔ لافگارو میں آرٹ
کا کام ہفتے میں صرف ایک دن ہوتا ہے ۔ اپنے آپ کو اِس بات کا خیال گمان بھی نہیں
تھا کہ یہ ممکن ہے ۔ یہ ابھی ابھی معلوم ہوا ہے ۔ کل چھپا ہے ۔ یہ دنیا کے معتبر ترین
آرٹ کرٹیک کا لکھا ہوا ہے اور فرانس کے جید اور معتبر اخبار کے ہفتے وار آرٹ کالم
میں چھپا ہے ۔ میں اِس کی کاپی جلد از جلد تمھیں روانہ کر دونگا ۔ صرف اِس تحریر کی بنا
پر یہ سمجھو کہ نمائش وصول ہو گئی ۔ میں خود یہ سمجھتا تھا کہ یہ کرٹیک اگر میں فرانس

میں پانچ چھ سال مستقل کام کروں تو شاید کبھی دو سطریں لکھ دے تو اپنی کامیابی کی نشانی
ہوں ۔۔۔ قصہ مختصر پندرہ بیس سطریں اسی رنگ کی لکھی ہوئی کل چھپ بھی
گئیں اور مجھے آج پتہ چل رہا ہے ۔۔۔ رات ختم ہو گیا ہے اور میں اس کمرے میں
بیٹھ کر جہاں یہ دیکھا ہے اور میں تمھیں یہ سطریں لکھ رہا ہوں کہ اس کا تراشہ میرے
پاس ہے ۔۔۔ کل اور حاصل کر لئے جائیں گے ۔ اور تمھیں روانہ کر دیئے جائیں گے ۔ یہ
ایک بڑی خبر ہو گی ۔۔۔ صرف اخباروں کے لئے ۔ رنگ لوگوں کے لئے نہیں
اس کے علاوہ اور دیگر اخباروں میں بھی پتہ نہیں کہ کیا کیا آ نکلا ہے ۔ بڑی اچھی طرح ۔
فنی اعتبار سے اس کے معنی ہیں کہ نمائش اُمیدوں سے زیادہ کامیاب ہو گئی ہے ۔۔۔
تجارتی نقطہ نظر کا ابھی پتہ نہیں ہے ۔۔۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ میوزیم آف ماڈرن
آرٹ ۔۔۔ پیرس کیلئے اپنی دو تصویریں لی جا رہی ہیں ۔ یہ بھی معمولی بات نہیں ہے ۔
۔۔۔ اگلے دس پندرہ دن میں لندن کا ارادہ کر رہا ہوں ۔ پیرس میرے
لئے روز بروز مہنگا ہو رہا ہے یعنی ہر روز میرے اخراجات بڑھ جاتے ہیں ۔ اخراجات تو
کیا بڑھ جاتے ہیں ہاتھ زیادہ کھل جاتا ہے ۔ ہر چہ باد اباد ۔ وقت اچھا گزر رہا ہے ۔
اُمید ہے کہ گھر والے بالکل اچھی طرح ہوں گے ۔
میری طرف سے سب کو درجہ بدرجہ یاد کر دینا اور سلام و دعا کہہ دینا ۔ ویسے گھر والوں
کی دعائیں کام آ رہی ہیں ۔ یعنی ایسی چیزیں بھی ہو رہی ہیں جن کے ہونے کی کوئی اُمید اور صورت
نظر نہیں آتی اور جو فی الحال ناممکن ہیں ۔ لیکن وہ ہو جاتی ہیں اور اُن کا پتہ بعد کو چلتا ہے ۔
اچھا ہے ۔ بہت اچھا ہے ۔۔۔ پتہ نہیں کہ معاشی صورت حال کیا ہے ۔
اگر بہت اچھی نہ ہو تو لکھو ۔ میں کراچی میں ایک دو جگہوں لکھ سکتا ہوں اور گھر پیسے
آ سکتے ہیں ۔ سب کو یاد کر دینا ۔ جلد از جلد تراشہ روانہ کیا جائیگا ۔ یہ ایک اچھی
خبر بن سکتی ہے ۔۔۔ تمھارا ۔ صادقین

54, rue de Seine,
Paris - 6eme.

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء

بھائی جان! اس سے پہلے ایک اور خط لکھ چکا ہوں۔

"لافگارو" کا تراشا روانہ کر رہا ہوں۔ پیرس میں ہر ہفتہ بے شمار نمائشیں وغیرہ ہوتی ہیں۔ اُن میں سے ایک آدھ اس اخبار کے ہفتہ وار کالم میں گنجائش پا سکتی ہیں۔ اس کام کو لافگارو کے دیگر آرٹ کریٹک لوگ کر سکتے ہیں۔ جب کوئی بہت خاص بات ہو تو فرانس کے مشہور اور معتبر ترین کریٹک Raymond COGNIAT کی تحریر بھی شامل ہوتی ہے۔

اگر خبر بنانی چاہو تو اس طرح بن سکتی ہے۔

نمائش کامیاب ہوئی۔ دو تصویریں پیرس کے میوزیم آف ماڈرن آرٹ کیلئے خرید لی گئیں۔ فرانس، لندن اور نیویارک کے آرٹ پریس میں اس کا بہت اچھا ردِ عمل ہوا۔ اور فرانس کے جدید اور مشہور و معتبر کریٹک ریماں کو نیانے ۱۶ اکتوبر کے لافگارو میں یہ لکھا: ....

...... پھر اس کے بعد اس تراشے کا ترجمہ۔ ارشاد بخاری سے فرانسیسی سفارتخانہ کے ذریعہ اس کا ترجمہ کرا لینا۔

یہ بات اس لیئے ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پاکستانی پریس میں یہ خبر آ چکی ہے کہ پیرس میں نمائش ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس کے ردِ عمل کی بھی خبر آنی چاہیئے۔

میوزیم آف ماڈرن آرٹ کیلئے جو تصویریں (دو عدد) لی گئی ہیں اُن کی قیمت صرف ایک ہزار فرینک ملیگی۔ مگر اس کا مطلب ویسے بہت اچھا ہے۔ تجارتی اعتبار سے نہیں بلکہ فنی اعتبار سے اچھی بات ہے۔ جس کا بالواسطہ بازار پر بھی اچھا اثر پڑنے کے امکانات ہیں۔

پیرس میں، دن بدن میں پیسے زیادہ خرچ کر رہا ہوں۔

نومبر کے پہلے ہفتے تک لندن کا ارادہ ہے۔ وہاں قاسم صاحب سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔

برس میں اپنے مشن کا پہلا باب - مکمل ہوگیا ہے - کامیابی کے ساتھ - اب لندن میں جاکر قسمت آزمائی جائیگی اور اگر وہاں سردی ناقابل برداشت محسوس ہوئی تو دسمبر اور جنوری کا خوشگوار موسم کراچی میں گذارنے کے لیے آجاؤنگا - اور اگر امریکہ جانا ہوگیا تو فبہا - اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ——

کراچی آنے پر کچھ پیسے کمانے کی کوشش کی جائیگی - ایک آدھ نمائش، ایک آدھ کمیشن، —— اور پھر طیران - گھر کا معاشی نظام بھی بہتر ہونیکی ضرورت ہے - اُمید ہے کہ ویسے کام بہت اچھی طرح چل رہا ہوگا -

سید سلطان احمد، سید سلمان احمد، سید عرفان احمد صرف پڑھتے ہی نہیں ہونگے بلکہ کھیلتے بھی ہونگے اور تھوڑا سا دنگا بھی کرتے ہونگے -

نسرین فاطمہ، شیرین فاطمہ اور یسمین فاطمہ عرف شمو اچھی طرح ہونگی اور ان کی والدائیں ٹھیک اور خوش و خرم ہونگی اور اماں جی اور ابا جی بخیریت ہونگے -

تمہارا —— صادقین

خط کا جواب اس لیے مت دینا کہ مجھے اپنے عنقریب ہونیوالے پتہ کا اندازہ نہیں ہے -

PARIS 23.X.62

بھائی جان!

صبح تمہارا خط ملا۔

اگر کوئی اچھا کرایہ دار ملے تو اوپر کا حصہ کرائے پر دیدو۔

میں ایک اور جگہ کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ گھر بقدر ۸۰۰ یا ۹۰۰ کی رقم
پہنچ جائے گی۔ رودے سین سے اپنا کوچ ہو رہا ہے۔ اب یہاں کے پتہ پر خط نہ لکھنا۔ میں نے
ایک مہنگے ہوٹل میں کمرہ لیا ہے۔ کل پھر خط لکھ دوں گا۔ اس دوران میں خوب خوب گھر
خط لکھے ہیں۔ امید ہے کہ گھر کے لوگوں کو اپنے خطوط کی اس فراوانی سے اطمینان ہوا ہوگا۔
آج سے پیرس میں جو اپنی اعلیٰ گیلری ہے اپنے آرٹ کا سودا طے ہو گیا ہے۔ میں
عنقریب لندن جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ یہ شاید لکھ ہی چکا ہوں کہ اپنی نمائش کا
پچھلے ہفتہ میں اخبار [illegible] ہوا ہے۔ یہ جملہ کا [illegible] ہو جائیں گے۔
کریٹک نے یہاں کے اہم ترین اخبار میں بھی اپنے بارے میں موجودہ نمائش کے سلسلے میں
کچھ لکھ دیا ہے۔ اس تحریر کو یہاں بلا خیر قسم کی اہمیت دی جا رہی ہے۔ پیرس کے اہم ترین

ابھی تک تو امریکن سفارت خانے سے کچھ آیا نہیں ہے۔ اگر میں سردیوں میں یہاں
رہ گیا تو گرمیوں میں نہیں آؤں گا۔ اگر امریکہ کی بات سچ ہے تو سردیاں پاکستان
میں گزرنے کا امکان ہے۔ سکاٹس کا یہ کہنا کہ میں نے یہاں کام بہت کیا تقریباً صحیح ہے۔
لیکن تفریح بھی حتی المقدور کی گئی۔ کھانا بھی ناغہ نہیں کیا۔ البتہ پیرس کی سیر نہیں کی۔
کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہوا تو سیر بھی ہوتی چلی گئی۔ پیسے بے دریغ خرچ کیے۔
میری بجائے کوئی اور چین دار آدمی ہوتا تو اب تک کار لے چکا ہوتا۔ میں نے رومال تک
نہیں خریدا۔ اس علاقے کے مہنگے کیفوں کے مالکان اور گاہک مجھے خوب پہچانتے ہیں۔
اگر لندن میں سردی معلوم ہوئی اور ہاتھ ٹھٹھرے تو سردی گزارنے کراچی اس
خیال سے آؤں گا کہ فروری میں پھر یہاں واپس آجاؤں۔ اپنی دلچسپی صرف پیرس میں ہے۔

رات کافی گزر چکی ہے۔ صبح ہی اُس ہوٹل میں جانا ہے۔ کوئی خاص بات ہوگی تو
پھر خط لکھ دوں گا۔ حکومتِ فرانس کے ادارۂ فن و ادب سے مجھے آپ کو ایک ہزار
فرانک ملیں گے۔ یہ میوزیم آف ماڈرن آرٹ والی تصویر کے ہونگے۔
یہاں آرٹ کا ایک بڑا ہفتہ وار اخبار نکلتا ہے۔ ۲۲ اکتوبر کو اُس میں

کچھ اپنے سلسلے میں آنے کی اُمید ہے۔ اُمید ہے کہ نگار کا تراشہ تمھیں میرے
خط کے ساتھ مل گیا ہوگا۔ میں فی الحال اُس کا ترجمہ بھی روانہ نہیں کر رہا ہوں۔
اگر اِس کی خبر بنا دو گے تو اچھی بنے گی۔
گھر والوں کو یاد کر دینا۔ اُمید ہے کہ جملہ کام ٹھیک ہی ہونگے۔ موسم
سرما اگر وہیں گذارا جائے تو شاید اچھا ہی رہیگا۔ مکان علیحدہ کی صورت اور تنہائی
اور اپنے ذہن میں کچھ انٹیریر ڈیکوریشن کا بھی کچھ خیال آیا ہوا ہے وہ بھی پورا
ہونے کی صورت ہو جائیگی —— یہ امریکہ کا معاملہ اگر ہو جائے تو سمجھو کہ
سب ٹھیک ہے۔ ارشاد نے تو تار دیا تھا کہ ہو گیا ہے۔ مگر شاید ابھی امریکہ
فی الحال کیوبا سے سیاسی طور پر بُری طرح اُلجھ رہا ہے اِس لئے میرے وہاں
جانے پر کہیں کوئی اثر نہ پڑ جائے۔ بہرکیف۔
تمھارا —— صادقین

c/o Maj. Iqbal M. Shah,
332, Rue Lecourbe
PARIS 15

بھائی جان! ایک عرصے سے خط نہیں لکھ سکا ہوں۔ میں کبھی پہلے لندن سے
میں لکھ بھی چکا تھا کہ میرا آئندہ خط پر پتہ ملے گا کیونکہ خود اپنے پتہ کا اعتبار نہیں تھا۔
آج کل میں پیرس ہی میں ہوں۔ اور لندن جانے کی تاریخ واضح نہیں ہے۔ مجھے خط کا
جواب مندرجہ بالا پتہ پر لکھنا۔ میں اسی یہاں پاکستانی فوج کے ایک میجر شاہ کے
ساتھ اُن کے مکان پر رہتا ہوں۔ بہت اچھا مکان ہے اور وہ خود بھی بہت شریف اور
خوبصورت آدمی ہیں۔

لا منگا رو والی خبر ڈان اخبار میں دیکھنے میں آئی تھی۔ مناسب تھی۔

یہاں سے ایک کتاب جسے یہاں کے بڑے بڑے کرٹک مشترکہ طور پر لکھ رہے ہیں
اور جس کا نام FAMOUS PAINTERS of the WORLD ہے۔ اِس سال میں
شائع ہو رہی ہے۔ اِس میں اپنا بھی ذکر خیر کیا جا رہا ہے۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں۔ گھر والوں کو یاد کر دینا۔ تمہیں خود امریکن
دعوت نامہ کی کیا صورتِ حال ہے اگر یقینی ہو تو میں کراچی ہوتا ہوا ہی امریکہ جا سکتا
ہوں۔ یہاں اپنا وقت اچھا گذر رہا ہے۔ پیسے کم خرچ نہیں ہو رہے۔ ویسے
رومال تک بھی کوئی نہیں خریدا۔ اور تو اور۔

میں تمہارے خط کا مندرجہ بالا پتہ پر انتظار کروں گا۔ ویسے لندن جانے کا ارادہ
اپنی جگہ پر محکم ہے۔ امریکن سفارت خانے سے ابھی تک اپنے آپ کو کوئی خط نہیں
ملا ہے۔ ویسے پیرس میں تو اپنے امریکہ جانے کی اطلاع اُن لوگوں کو ہے جن سے یہاں
اپنی رسم و راہ ہے۔ خیر اچھا ہی ہے۔

تمہارا — صادقین

۷ نومبر ۱۹۶۲

Sender's name and address: Sadequain
London

AN AIR LETTER SHOULD NOT CONTAIN ANY ENCLOSURE IF IT DOES IT WILL BE SURCHARGED OR SENT BY ORDINARY MAIL.

← Second fold here →

First fold here

BY AIR MAIL

PAR AVION

AIR LETTER

AEROGRAMME

PADDINGTON W.2 4.45 PM 30 NOV 1963

SIXPENCE POSTAGE 6d

Mr. S. Kazeman Ahmed Naqvi
SIBTAIN MANZIL,
B ROAD CHOWRANGI
NAZIMABAD,
KARACHI
Pakistan

C/o Major Iqbal M. Shah,
332, rue Lecourbe,
PARIS 15

بھائی جان ۔! اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

چند روز ہوئے کہ تمہارا خط ملا تھا۔ یہ معلوم ہو کر کہ گھر کی بنائی ہوگئی ہے خوشی ہوئی۔

میں ابھی تک تو پیرس ہی میں ہوں۔ آخرِ نومبر میں لندن پہنچوں گا۔ قاسم صاحب کا کام وہیں انجام دینے کی کوشش کی جائیگی۔ اُن کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔ لندن میں نمائش کے امکانات دیکھے جائینگے اور کوئی آئندہ کی تاریخ مقرر کر کے، سردیوں کے کچھ دن کراچی میں آ کر گذاروں گا اور وہاں کچھ دیگر قسم کے کام کر کے، اور اگر ممکن ہوا تو کچھ پیسے کما کے، جاپان کی طرف سے امریکہ جاؤنگا۔ اپنے پیرس کے جاننے والوں نے، امریکہ کی کچھ گیلریوں کو اپنے بارے میں تحریر کر دیا ہے۔ ویسے، اب یہاں پیرس میں بھی، آرٹسٹ کے طور پر میں مکمل اجنبی نہیں رہا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ غائبانہ طور سے بھی کچھ لوگ واقف ہو گئے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ جب آؤں تو کیا لاؤں؟ جن چیزوں کو تم لکھ رہے ہو، اوّل تو اُن کے لیے کافی رقم کے علاوہ، اُن کو خریدنے اور پھر روانہ کرنے کے سلسلے کا دردِ سر ہم اپنے بس کی بات ذہنی طور سے ہے ہی نہیں، اور دوسرے اپنے جیسے فقیر منش لوگوں پر اس قسم کی اشیاء کا لانا بھی زیب نہیں دیتا۔ البتہ کوئی نہ کوئی بے ڈھنگی چیز

آنے کا امکان روشن ہے۔ پھر میں یہ بھی سوچتا ہوں کہ آخر دنیا
کی وہ کونسی چیز ہے جو پاکستان میں نہ مل سکتی ہو۔ جیسے ہو۔ میرا تو
اپنا تھیسس یہ ہے کہ اگر پاکستان میں کسی کے پاس ہزار روپیہ ہوں
اور کوئی چیز سات سو روپیہ کی ملتی ہو اور وہی چیز یہاں پر صرف
سو روپیہ کی ملتی ہو مگر آدمی کے پاس ہوں صرف ڈیڑھ سو روپیہ تو
اُس صورت میں ۷۰۰ والی چیز جو پاکستان میں ہے وہ زیادہ سستی
ہوئی اور ۱۰۰ روپیہ میں یہاں مہنگی ہوئی۔ وہ لوگ جن کے پاس پیسے
بچ جاتے ہیں اور اخراجات جن کے کم ہوتے ہیں، وہ کچھ نہ کچھ خرید لیا
کرتے ہیں — اپنا چائے پانی ہی کا خرچ چشم بد دور کم نہیں ہے۔
یہاں کی چیزیں پاکستان میں قدرے زیادہ قیمت میں سب ہی مل
جاتی ہیں۔

تمہارے خط میں لطف محمد کے عقد ثانی کی خبر پڑھ کر اچھا ہوا،
پھر ایک سکینڈ کے بعد یہ خیال آیا کہ چلو خیر — سرورہ یہ تو کہہ سکیگی
کہ "اے عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں"
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام و دعا۔
اور ایک تفصیلی خط پیرس اپنے موجودہ پتے پر جلد ہی روانہ کر دو

تمہارا —
صادقین

۱۶ / نومبر ۶۲ء

PARIS

1/XII/62

بھائی جان - ابھی تک تو پیرس ہی میں ہوں -
سلمان احمد کو اس سے پہلے ایک خط لکھ چکا ہوں۔
یہ امریکہ کا جانا اگر نہ ہوتا تو مکمل جمعیت خاطر کے ساتھ میں آجکل پیرس میں کام کر رہا ہوتا -
یہ شاید میں لکھ ہی چکا ہوں کہ امریکی سفیر کا دعوت نامہ برائے امریکہ مل چکا ہے - ویسے
امریکہ جانے سے اپنا بھاؤ پیرس میں اچھا ہو جائیگا - یہ پیرس وہ مقام ہے جہاں بات بنتے بنتے
عمریں لگ جاتی ہیں - پرسوں ۲۸ نومبر کو رات دس بجے میری پانچ تصویریں پیرس کے مشہور
کلیکشن میں بھی شامل ہو گئی ہیں - آرٹ کا یہ جید اور فرانس کا کلکٹر بہت بڑا بینکر اور فنانسیر ہے -
برنارڈ بوفے اسی کا بنایا ہوا ہے اور اسی کی کم و بیش کوئی اسی یا نوے تصویریں اس کے پاس ہیں۔
پکاسو سے لیکر جتنے بھی مشہور ترین آرٹسٹ ہیں ان کا کام اس کے پاس ہے - ایسے اور یہ
جہاں دیدہ شخص مہربان ہو چلا ہے - اور اس کی مہربانی کی وجہ سے خود اعتمادی میں اور بھی زیادہ
اضافہ ہو گیا ہے - کیونکہ اس نے کچھ، کچھ سوچ سمجھ کر ہی تصویریں لی ہیں - تم سمجھ رہے
ہو گے کہ کافی جیب گرم ہو رہی ہوگی — جیب میں جتنے پیسے ہوتے ہیں اتنے ہی خرچ بھی کر دیے
جاتے ہیں - میں تو اس گیلری جو ایوینیو کلیبر پر واقع ہے اس گیلری کا مالک اس جید اور فرانسٹ
کلکٹر کا داماد ہے - اس کلکٹر کے ذریعے ایک بڑا کلائنٹ بھی پیدا ہو سکتا ہے - اور اس طرح لوگ
جان جاتے ہیں اور "مطالبہ" بڑھتا ہے اور اس کے بڑھنے سے قیمت بڑھتی ہے - لوگوں کے جانتے
جانتے بھی ایک مدت لگتی ہے - اور صرف یہی نہیں کہ لوگ جان جائیں یہ اتنی مشکل بات نہیں ہے
بلکہ لوگ مان بھی جائیں۔ بڑی مشکل سے مجبور ہو کر مانتے ہیں - اور جب کہیں بات بنتی ہے -
یہ ایک طویل سلسلہ ماہ و سال کا ہوتا ہے - رفتہ رفتہ - بتدریج محنت، صبر، قسمت،
اور الہام - مواقع - اطمینان، ہمت در ہمت - یہ سب ہوں تو بات ٹھیک ہونے کی امید
پیدا ہوتی ہے -

Avenue Kleber

[illegible]

ولنسے اِس دلیل متاثر ہیں اپنے حالات کی جو لکھو وہ یہاں رہی اُس سے اپنی خود اعتمادی کے عقیدے کو اور بھی زیادہ طمانیت پہنچی۔

پیسے ملے اور خرچ ہوتے چلے گئے۔

امریکہ جانے کے خیال کی وجہ سے ہر قسم کی جد و جہد میں ایک تعطل سا ہو گیا ہے اور میں اپنے چند کاموں کو سمیٹنے کی فکر میں زیادہ ہوں بہ نسبت اُن کو سمیٹنے کے۔

لندن اور امریکہ لے جانے کے لیے اپنے پاس کچھ کام نہیں ہے۔ جو کام پیرس میں کیا ہے وہ پیرس ہی میں چھوڑ دیا جائیگا۔ کراچی اگر آیا تو امریکہ کے لیے چند تصویریں وہیں پر بنائی جائینگی۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔

روانہ جاتے جاتے بھی اتنا وقت لگ جائیگا کہ تم اگر خط لکھو تو مجھے یہاں مل جائیگا۔ بشرطیکہ فوراً ہی لکھو۔

تمہارا - صادقین

PARIS

11. XII. 62

پیارے سلمان احمد ۔ تمھارا خط ملا تھا۔ کئی روز ہوئے۔ اُس کے بعد
میں پیرس میں یہ سوچ کر گھومتا رہا کہ تم لوگوں کے کام کی یہاں کوئی چیز نظر
آجائے۔ طرح طرح کی چیزیں نظر آنے کی وجہ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ
کیا لیا جائے۔ کار اُس وقت لی جائیگی جب تم چلانا سیکھ جاؤ گے۔ مطلب
بڑی اور اچھی کار سے ہے۔ فی الحال سیکھنے کے لیے کراچی میں کوئی گاڑی خریدی
جا سکتی ہے۔

میں اِس ہفتے میں پیرس سے لندن چلا جاؤں گا۔

قاسم صاحب جو تمھارے بابا صاحب کے دوست ہیں اُن کا بھی لندن سے
خط ملا ہے جس میں اُنھوں نے لکھا ہے کہ لندن میں اُن ہی کے ساتھ قیام
کروں۔ لندن سے امریکہ جانے کے لیے کراچی ہوتا ہوا جاؤں گا تو تم
لوگوں سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔

کئی روز ہوئے کہ تمھارے بابا صاحب کو ایک خط لکھا تھا جو کہ ابھی تک
الماری ہی میں رکھا ہوا رہ گیا ہے۔ وہ بھی اِس خط کے ساتھ ساتھ
روانہ کیے دے رہا ہوں۔ اُس سے اُنہیں گذشتہ حالات معلوم ہوگئے۔

اُمید ہے کہ تمھارے چھوٹے بہن بھائی اچھی طرح ہونگے اور سب
تگڑے ہو گئے ہونگے۔

ابا جی اور اماں جی۔
بابا صاحب، باجی اور چچا جانی کو یاد کر دینا اور سلام کہہ دینا۔
اُمید ہے کہ ممّو کو تم خود اپنے ہاتھ سے دودھ پلاتے ہوگے اور
عرفان شبلو کے تمام کام کرتا ہوگا، نسو کا قد سلطان احمد سے
زیادہ اور تم سے کم ہوگا۔ تم لکھتے ہو کہ سلطان پڑھنے کی طرف بھی
توجہ دے رہا ہے۔ کہنا کہ کھیلا بھی کرے۔

اب لندن جا کر ہی خط لکھوں گا۔

تمھارا

صادقین

١٩٦٣

San Francisco. Calif.

17.5.63

سلمان احمد!

پیارے یہ اٹھا سوال ہے یا دوسرا۔

تمھارے بہن بھائیوں کے کیا حال چال ہے۔ نسو اور شلو کیا کر رہی ہیں۔ سلطان احمد اور عرفان احمد کے کیا رنگ ہیں۔ سیمیں فاطمہ کو اپنی عدم موجودگی میں اپنے حصے کا بھی پیار تم ہی کیا کروگے۔ سلطان احمد صرف پڑھتے تو نہیں رہتے۔ ان سے کہو کہ تھوڑا کھیلا بھی کریں۔ اور گھر والوں کے کیا حال ہیں۔ امید ہے کہ خیریت ہوگی۔ گھر پر سب بزرگوں کو سلام کہدینا اور خیریت کہدینا۔

میں کل صبح کو یہاں سے لاس انجلز چلا جاؤنگا۔ وقت اچھا گذر رہا ہے۔ پتہ نہیں کہ تمھارا امتحان کب ہے؟ ڈویژن لانی ہے۔ اور پھر اس کے بعد خود ہی سمجھ لو۔

اور زیادہ کیا ——

تمھارے —

عماد قیب

لاس اینجلز

۲۰ مئی ۶۳ء

بھائی جان! ـ

خیریت کا خط تو مل ہی گیا ہوگا ـ

اچھی سیر ہو رہی ہے ـ کام نیویارک جاکر ہی ہوگا ـ لندن کی نمائش کے لیے بہت کچھ کرنا ہے ـ اللہ مالک ہے ـ

میں ۱۲ جون تک نیویارک چلا جاؤنگا اور پھر مستقل وہیں رہونگا ـ اگر خط لکھو تو فوراً اس پتہ پر لکھدو

بموفت ـ مسٹر ـ ایم ـ ایم ـ تقی

کمرہ نمبر ۹۱۴ ـ اقوام متحدہ ـ

نیویارک ـ یو ـ ایس ـ اے

تمھارا خط یا سلمان احمد کا خط میں نیویارک جاتے ہی تقی صاحب سے لے لونگا ـ

وقت اچھا گذر رہا ہے ـ اچھی سیر ہو رہی ہے ـ اگرچہ موڈ اور طبیعت سیر کی ہے نہیں ـ کام نیویارک میں ہوگا اُس کے لیے ٹھاؤ کے ساتھ قیام کی ضرورت ہے ـ

گھر والوں کو یاد کردینا اور سلام کہدینا ـ

تمھارا

صادقین

New York.
11.7.63

بھائی جان - سلام علیکم -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی -

ابھی کوئی خاص بات لائق تحریر نہیں ہے ---- بالکل خیریت سے ہوں -
نیویارک کی گیلریاں اِن مہینوں میں بند ہو جاتی ہیں ---- اور جو کھلی ہوئی ہوتی ہیں اُن کے متولی چھٹیاں منانے باہر گئے ہوئے ہوتے ہیں - لندن کی نمائش کیلئے کام کر رہا ہوں - ویسے نیویارک آنے کے دوسرے دن ہی ایک تصویر فروخت کر دی تھی -

بہرکیف - خیریت ہی خیریت ہے -

وقت کام میں گزر رہا ہے - لندن کی نمائش کی تیاری میں -

اُمید ہے کہ گھر پر سب اچھی طرح ہونگے - یاد دینا -

صادقین

نیو یارک ۱۸ / جولائی ۶۳ء حسینو

بھائی جان — پرسوں اتفاق سے واشنگٹن چلا گیا تھا۔
وہاں تمھارا خط ملا تھا — آج نیو یارک آ گیا ہوں۔
دو چار روز ہوئے کہ ایک مختصر سا رُقعہ لکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ مل گیا۔
بہر کیف ہر طرح خیریت سے ہوں۔ لندن کی نمائش کی فکر ہے — کام
ہونا چاہیے — حتی المقدور اور حسب توقع کام نہیں ہو رہا —
بہر کیف اللہ مالک ہے۔ ہو ہی جائیگا۔ وقت اچھا گذر رہا ہے۔
اُس واقعہ کی خبر پڑھ کر صدمہ ہوا —
گھر والوں کو یاد کر دینا —
اگلے ہفتے دو ایک دن کیلئے پھر واشنگٹن جاؤنگا۔
اور وہاں جانیکے بعد پھر خط لکھونگا۔
تمھارا — صادقین

نیو یارک — ۱۹ر جولائی ۶۳ عیسوی

پیارے سلمان احمد -

آج تمھارا ۱۶ر جولائی کا لکھا ہوا خط ملا — بات ہوئی کچھ۔
جب تم خود امریکہ میں آؤگے تو معلوم ہوگا کہ امریکہ میں کیا ہوتا ہے - ایسے کچھ زیادہ دن امریکہ آنے میں نہیں ہیں -

میں ستمبر کے پہلے ہفتے میں آبی جہاز سے لندن روانہ ہو جاؤنگا - اور وہاں جاکر نمائش کی تیاری کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کیا جائیگا کہ تمھارے داخلہ وغیرہ میں کیا کیا ہونا چاہیئے - اور پھر تمھیں لکھدونگا کہ بس چلے آؤ - زیادہ آسانی تو اسی میں رہیگی کہ پیرس میں تعلیم حاصل کرو - خیر وہاں جاکر دیکھا جائیگا - آجکل چھٹیاں منا رہے ہو - ؟ کیا ہوتا رہتا ہے - تمھارے بہن بھائی کیا کر رہے ہیں - کتنا دنگا کر رہے ہیں -
سلطان احمد کس انداز میں ہیں - وہ بھی آجائینگے - مگر ذرا بڑے ہو جائیں - لیکن اچھے نمبروں سے میٹرک پاس کرلیں - بڑی کامیابی سے وکالت کرینگے -
نسرین فاطمہ اور شیرین فاطمہ - صرف پانچ روپیہ - دونوں کے - کیسے گذارا ہو رہا ہے -
عرفان تو تین روپیہ کی آئس کریم ایک وقت میں کھا سکتا ہے - ممو کا بالکل ٹھیک ہے معاملہ — اور تم نے اکاؤنٹ بنک میں کھولا ہے - مگر پیسے بھی تو زیادہ مقرر ہوئے ہیں — نہیں - اس کے معنی ہیں کہ سلطان مزے کر رہا ہے - ہے نا -
میں اگلے ہفتے واشنگٹن چلا جاؤنگا - اور وہاں سے خط لکھونگا -
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام کہدینا -
تفصیلی خط اگلے ہفتے میں لکھونگا — تمھارا — [illegible]

بھائی جان ـ !

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

یہ مقام ـ ماہی گیروں کا پرانا شہر ہے ـ سمندری غذاؤں کا مرکز ہے ـ اور یہاں میں نیویارک سے کوئی آٹھ دس روز پہلے اِس خیال سے آیا تھا کہ تنہائی اور خاموشی میں کام کر لیا جائے ـ حسبِ توقع کام ہو رہا ہے ـ یکسوئی اور جمعیتِ خاطر کے ساتھ ـ لندن کی نمائش بالکل قریب آ گئی ہے ـ مگر کام کی صورتِ حال اب کہیں جا کر ٹھیک ہو چلی ہے ـ اُمید ہے کہ لندن کی نمائش حسبِ توقع اچھی ہو جائیگی ـ امریکہ میں تمام وقت یا تو کام میں یا کام کی فکر میں گذر گیا ـ اُنیس دن کے بعد سمندری راستے سے لندن روانہ ہو جاؤنگا اور کافی وزن اپنے ہمراہ ہوگا ـ

جولائی کی ۲۱ تاریخ سے اپنی ایک نمائش واشنگٹن کی گیلری میں شروع ہوئی ہے جو ۲۵ اگست تک جاری رہیگی ـ کیونکہ لندن کی نمائش کے لیے تصویریں درکار ہیں لہذا کوشش یہ ہے کہ کوئی تصویر بکنے نہ پائے ـ لہذا تصویروں کی قیمتیں جان بوجھ کر زیادہ رکھدی تھیں ـ واشنگٹن کے اخباروں میں اِس کا (نمائش کا) شدید ردِ عمل ہے ـ کافی کچھ آ چکا ہے ـ تصویروں کے فوٹو گراف سے لیکر خود اپنے فوٹو گراف تک ـ بہرکیف پریس بہت اچھی ملی ـ خاص طور سے واشنگٹن پوسٹ میں ـ بہرکیف ـ اِن چیزوں کا اب وہ اثر نہیں جو پہلے ہوتا تھا ـ کیونکہ معمولات میں شامل ہو گئی ہیں ـ لمبے لمبے تراشے ہیں ـ اور بہت اچھے ہیں ـ

سلمان احمد اور اُن کی پارٹی کے کیا نقشے ہیں ـ اب تو اُن کا نتیجہ آ گیا ہوگا ـ خط کا جواب نیویارک کے پتہ پر دنیا کیونکہ جب تک میں نیویارک پہنچ جاؤنگا اُمید ہے کہ بچے اچھی طرح ہونگے ـ جملہ حالات سے متعلق مطلع کرنا ـ اُمید ہے کہ سب صحت و خیریت کے ساتھ ہونگے ـ

میں ـ یہاں بالکل مطمئن ہوں ـ لندن اور پیرس کی نمائش کے بعد پھر امریکہ آؤنگا ـ یہاں بے حساب امکانات ہیں ـ کام جاری ہے ـ

تمھارا ـــ صادقین

گلاسٹر - ۲۰ اگست ۶۳ء -

بھائی جان - سلام علیکم -

اُمید ہے کہ اِس سے بیشتر ایک رُقعہ مِلا ہوگا جو واشنگٹن پوسٹ کے تراشے
کی نقل کی پشت پر لکھا گیا تھا -

کافی کام ہوگیا ہے - اُمید ہے کہ لندن کی نمائش غنیمت ہو جائیگی -
پچھلے دنوں شبانہ روز کام ہوا - امریکہ میں ہوتے ہوئے امریکہ میں نہیں ہوا -
بہرکیف - اچھا کام ہو رہا ہے -

۱۲ ستمبر کو لندن آبی جہاز سے روانہ ہو جاؤنگا - تصویروں کے وزنی
اور طولانی کریٹوں کے ساتھ - بیشتر تصویریں فریم شدہ حالت میں جائیگی -

آج ایک اور دعوت نامہ مِلا ہے -
ٹیونس سے بلاوا آیا ہے - مغرب کی عموماً اور ٹیونس کی خصوصاً
سیر و سیاحت کرنے کے لیے جس کا بنیادی مقصد وہاں پر اپنی ایک اعلیٰ پیمانے
کی نمائش ہے - جملہ اخراجات محفوظ ہیں -
یہ نمائش بہت اچھی رہیگی - سیر بھی دلچسپ رہیگی -
مگر لندن کی اور پیرس کی نمائش کے بعد ہی وہاں جانا مناسب رہیگا -
میں جواب میں یہی لکھ رہا ہوں - غالباً یہ دعوت پاکستانی سفارت خانہ
واقع ٹیونس کے توسّل سے ہے -

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی - اور گھر کے جملہ لوگ خوش اور
توانا و تندرست ہوں گے -

تمہارا ـــ صادقین

نیویارک - یکم ستمبر ۶۳ء -

بھائی جان —!

سلمان احمد کی شاندار کامیابی پر تمام گھر والوں کو مبارکباد اور خود اُن کو شاباش -
طبیعت خوش ہوئی - چشم بد دور -

پرسوں پہلے دن اپنا جہاز بحر اوقیانوس کی موجوں پر ہوگا -

دس ستمبر تک لندن پہنچ جاؤں گا - اگلا خط لندن سے لکھوں گا - کام ہوا اور
آگے چل کر اور بھی ہوگا - امریکہ میں وقت بس گذر ہی گیا اور بہت تیزی کے ساتھ
گذرا - کاروباری علاقے اس دوران میں بند تھے - یہاں موسم اکتوبر سے شروع
ہوکر اپریل تک جاری رہتا ہے - آئندہ آؤں گا - لندن اور پیرس کی نمائشیں
بُلا رہی ہیں - بہت سامان اپنے ساتھ ہے - وزنی اور ضخیم - سامان سے مطلب
تصویروں کے بھاری بھاری کریٹوں سے ہے - کافی رقوم ان کو پیک کرانے
میں صرف ہوگئیں -

تمہارا خط ملنے سے بڑا اطمینان ہوا۔ مدت سے کوئی خط نہیں آیا تھا۔
فکر ہو گئی تھی۔ کچھ دن پہلے ایک خط لکھا تھا جو پوسٹ نہیں کیا تھا وہ بھی اس
خط کے ہمراہ روانہ کر رہا ہوں تاکہ تعلق خاطر کا اندازہ ہو۔

انی لندن کی نمائش ۳۱ اکتوبر سے چالو ہو گی اور ۲۴ نومبر تک
جاری رہیگی۔ اُس کے فوراً ہی بعد پیرس چلا جاؤں گا۔ اور وہاں کچھ دن
نمائش کرنے کے بعد سوئس چلا جاؤں گا۔

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہو گی۔ فارغ البالی ہو گی۔ گھر کے لوگ
خوش ہونگے۔ سلمان احمد کی کامیابی پر بھائی جی کو خاص طور سے مبارکباد
دیدو۔ اگر رضی سے ملاقات ہو تو یہ خوشخبری دیدو کہ آج نیو یارک کے
ریس کورس پر ڈالر ہارتے وقت تمام دن رضی کو یاد کرتا رہا۔ اور
ریس کیونکہ دُوربین سے دیکھ رہا تھا تو وہ دُوربین یاد آ رہی تھی جس کی فرمائش رضی نے گذشتہ مرتبہ کی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ
دوربین خرید لونگا مگر نیو یارک میں پختہ اور تجربہ کار منجھے ہوئے ریس کے کھلاڑی دُوربین سے ریس نہیں دیکھتے ہیں۔

صادقین

CUNARD LINE R.M.S. QUEEN MARY

شربرگ - ۹ ستمبر ۶۳ء

بھائی جان -!

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

اس وقت اپنا جہاز فرانس کے ساحل پر شربرگ نامی بندرگاہ پر ٹھیرا ہوا ہے۔
سفر دلچسپ گذرا - کل لندن پہنچ جاؤں گا - اُمید یہی ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔
لندن جا کر سلمان احمد کو خط لکھوں گا۔ فی الحال اُن کا داخلہ ڈی - جے میں کرادو۔
لندن جا کر پتہ چلے گا کہ وہاں اُن کے داخلہ کی کیا صورت ہوگی۔

اُمید ہے کہ سب بچے اچھی طرح ہونگے۔

گھر پر سب خوش و خرّم ہونگے۔

لندن جاتے ہی کاموں کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ دیکھو کیا بنتا ہے۔
وہاں اپنی نمائش ۳۱ اکتوبر سے شروع ہوگی اور ۲۴ نومبر تک جاری رہیگی۔
اور زیادہ کیا لکھوں - گھر والوں کو بہت بہت یاد کردینا اور سلام -

تمھارا - صادقین

42, Holland Road.
London W.14

16.9.63

بھائی جان — ! سلام علیکم -

امید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی -

مجھے آج لندن آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے - میں نے ایک خط جہاز میں لکھا تھا
امید ہے کہ ملا ہوگا - ویسے ہر طرح خیریت ہے - کام ہو رہا ہے - اور ہوتا رہے گا -
امید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے - وہ لوگ جن سے لندن میں اپنی امیدیں وابستہ ہیں
فی الحال لندن میں نہیں ہیں لیکن امید ہے کہ دس بارہ روز میں آجائینگے تو کچھ آمدنیوں
کے راستے نکلنے کی صورت پیدا ہو جائیگی - لندن میں اپنی نمائش ۳۱ اکتوبر سے ۲۵ نومبر
تک جاری رہیگی - یہ گیلری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - امید ہے کہ نمائش اچھی رہیگی -
اس سلسلہ میں جملہ قسم کے کام کرنے ہیں - بہرکیف سب کچھ ٹھیک ہی ہوگا -
اور دیگر صورت حال کیا ہے - گھر کے لوگوں کی خیریت سے مطلع کرنا -
اپنے حالات یہاں اچھے ہیں -
گھر والوں کو سلام و دعا -

42, Holland Road,
~~W8~~ LONDON

مورخہ ۲ر اکتوبر ۶۳ء -

بھائی جان — ! سلام علیکم -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح سے خیریت ہوگی اور سب خوش و خرم ہونگے -

نسرین فاطمہ - - - - لکھنا چاہتا تھا سیمین فاطمہ

سیمین فاطمہ سے لیکر اُن کی اماں جی تک اور عرفان احمد سے لیکر اُن کے ابا جی تک سب اچھی طرح ہونگے -
گذشتہ کافی دنوں سے گھر سے کوئی خیریت معلوم نہ ہونیکی وجہ سے تشویش کے ساتھ تعلق خاطر ہے -
میں لندن آنے کے بعد ، اور اس سے پہلے جب اپنا جہاز رود بار انگلستان میں لنگر انداز تھا تو خط لکھ چکا ہوں - اُمید ہے
کہ یہ خطوط ملے ہونگے - کراچی سے کسی کا بھی خط نہیں آیا - بہرکیف فکر ہے -

—— میں فی الحال فکرِ معاش میں مبتلا ہوں - بڑے بڑے اخراجات درپیش ہیں - ایک صاحب نے
اپنی جیب میں جو ڈالر تھے وہ نکال لیئے - لندن میں دو پونڈ روزانہ کے ہوٹل میں رہتا ہوں اور باقی اخراجات
الگ - اجنبی ہوں - مگر اللہ رے اپنا توکل - جب یہ پتہ چلا کہ لفافے میں سے کسی صاحب نے
ڈالر نکال لیئے (پچاس پچاس ڈالر کے نوٹ تھے اور بہت سے) تو ایک دو منٹ کوفت ہوئی اور
پھر سوچا کہ چلو دیکھا جائے گا اللہ مالک ہے - بہرکیف وقت رنگینی اور رعنائی میں گذر رہا ہے -

یہ تو لکھ ہی چکا ہوں کہ اپنی نمائش یہاں ۳۱ر اکتوبر سے چالو ہو جائیگی - اور ۲۲ر نومبر تک رہیگی -
اُمیدیں اچھی ہیں - کُل ۵۵ تصویریں ہونگی - بڑی نمائش ہوگی - بہترین گیلری ہے - مگر تجارتی نہیں ہے -
خالی آبرو ہی آبرو ہے - (پریس تنقید سے مطلب ہے) مگر اچھا رہیگا - ایک آدھ دن میں کہیں سے کوئی
رقم ملنی ہے - ملتے ہی لکھوں گا - نمائش کے سلسلے میں کافی پیسے درکار ہیں - اور پھر اپنی زندگی کا انداز
اور نئے آنے والے اخراجات کا سلسلہ - چلو ٹھیک ہے - دیکھا جائیگا - لندن میں نئی روغنی تصویریں
نہیں بن رہی ہیں - کاغذی کام ہو رہا ہے - مگر معاملہ ٹھیک ہے -

واللہ اعلم بالصواب - شاید کل ارشاد آ رہے ہیں - میں نے اُن کو لکھ دیا تھا کہ اگر آئیں تو اپنا
اوور کوٹ گھر سے لیتے آئینگے - سردی ہو رہی ہے - وہ اگر آ گئے تو اُن سے دیگر احوال معلوم ہوگا -
اگلے ہفتے دو چار دن کیلئے پیرس جانیکے لیے سوچ رہا ہوں - وہاں اپنے کئی کام ہیں - یہاں کی نمائش
کے انتظامات مکمل ہیں (تصویروں کے فریموں کے سو پونڈ دینے ہیں) پیرس کی نمائش کا بندوبست اور انتظام
کرنے کے لیے وہاں یہاں کی نمائش سے پہلے جاؤنگا - پتہ نہیں کیا کیا لکھتا جا رہا ہوں -
شمیم سے لکھنا آ گیا یا نہیں اگر نہیں تو خیر - باقی سب بچوں سے کہدو کہ سب الگ الگ کاغذ پر
(ایروگرام تقسیم کردو) اُس پر خط لکھدیں الگ الگ -

اُمید ہے کہ حالات ہر طرح ٹھیک ہوں گے اور ہر طرح خیریت ہوگی ۔

ابا ۔ اماں ۔ بھائی جی اور حسن کو سلام کہہ دو اور پیار کر دو ۔

سلمان احمد ۔ سلطان احمد ۔ نسرین فاطمہ ، شیریں فاطمہ ، عرفان احمد اور سیمیں فاطمہ کو دعا و پیار ۔

اور زیادہ کیا لکھوں ۔۔۔ ہر طرح اطمینان رکھو ۔

اور خیریت کا خط ۔ فوراً لکھو ۔

تمہارا بھائی

احسن اور ... تمہارا ...

First fold here

Sender's name and address: SADEQUAIN
42, Hyland Rd
London W.14

AN AIR LETTER SHOULD NOT CONTAIN ANY ENCLOSURE; IF IT DOES IT WILL BE SURCHARGED OR SENT BY ORDINARY MAIL.

Second fold here

BY AIR MAIL
PAR AVION
AIR LETTER
AEROGRAMME

W.14. 1962

SYED KAZ-EMAN AHMED SAHIB
SIBTAIN MANZIL, B. ROAD,
CHOWRANGI, NAZIMABAD,
KARACHI
(Pakistan)

PARIS
11/X/63

بھائی جان ——!

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خورد و کلاں تندرست اور خوش و خرم ہوں گے۔

میں گذشتہ اتوار کو پیرس آیا تھا۔ تصویر فروخت کرنے کیلئے پیرس دنیا میں سب سے زیادہ سنگلاخ اور سنگین جگہ ہے۔ مگر صورتِ حال کچھ ایسی تھی کہ آنے کے دن ہی ایک خاکہ فروخت کیا، اور پھر دوسرے دن بھی اور پھر تیسرے دن ایک روغنی تصویر ایک بینکر نے خرید لی اور کل شام یہ معلوم ہوا کہ اور بھی کوئی تصویر بکنے والی ہے۔ بہرکیف معاملے ٹھیک ہیں۔ طبیعت بھی ٹھیک ہے۔ لندن کی نمائش کے ۲۰ دن اور باقی ہیں۔ کل لندن چلا جاؤں گا۔ لندن میں ایسا وہی تیہ ہوگا جو پہلے تھا اپنے اخراجات بھی کچھ عجیب نوعیت کے ہیں۔ بہرکیف۔

غیب کی مدد شاملِ حال معلوم ہوتی ہے۔

گھر والوں کو سلام اور دعا۔

لندن جا کر پھر خط لکھوں گا۔

صادقین

42, Holland Road
London W. 14.
14. X. 63

بھائی جان —! سلام علیکم —

کل جب پیرس سے لندن آیا تو تمھارا خط اور بچوں کی تحریریں ملیں — اور اطمینان ہوا۔
— میں نے پرسوں پیرس سے تمھیں خط لکھا تھا — اُس خط سے اپنی خوش حالی کا اندازہ
ہو گیا ہوگا۔ مگر خوب پیسے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ تصویریں فریم کرائی تھیں کوئی ایک ہزار
روپیہ آج فریمر کو دیا ہے گئے اور باقی اپنے اخراجات — وہ مت پوچھو۔ پاؤں میں
تکلیف کی وجہ سے ایک فرلانگ کا راستہ بھی ٹیکسی ہی میں گذر رہا ہے۔ باقی چیزوں میں بھی
یہی تماشہ سمجھو۔ وقت اچھا گذر رہا ہے۔ زندگی میں وہ لُطف آ رہا ہے جو چھوٹے
(ملینیئر) میں آتا ہے۔ دیکھو نمائش کیسی رہتی ہے — امید ہے کہ اچھی ہوگی۔ پیرس سے اہم
لوگ اپنی نمائش دیکھنے آئیں گے — اپنی پیرس کی نمائش وسط جنوری سے شروع ہوگی —
اِس دوران میں انگلستان میں ایک اور نمائش طے پا گئی ہے —
[illegible] بخاری لندن آئے ہوئے ہیں — کہ صبح مانچسٹر چلے گئے ہیں — پرسوں آ جائیں گے
[illegible] آٹھ دس دن میں اگر کوئی خاص بات ظہور میں آئی تو پھر خط لکھوں گا —
[illegible] کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام و دعا کہہ دینا —
کیونکہ خط ڈاک خانے کے ڈیسک پر لکھ رہا ہوں لہذا بچوں کے خطوط کا جواب
یہاں سے نہیں لکھ رہا — کمرے سے کسی دن لکھوں گا —
خیریت سے مطلع کرو — اپنے حالات IDEAL ہیں —

فقط — صادقین

London
W. 14
۱۳/ نومبر ۷۳ء

بھائی آغا جان سے
بالکل خیریت ہے۔ حالات اچھے ہیں۔ اللے تللے ہیں
گھر کئی روز سے خط نہیں آیا ہے۔
مفصل خط پھر لکھوں گا۔

صرف خیریت سے مطلع کر رہا ہوں۔
نمائش اچھی ہو رہی ہے۔ ۲ دسمبر سے لندن میں ایک اور نمائش بھی
جاری ہو جائیگی اور اس کے بعد انشاءاللہ میں پیرس چلا جاؤں گا۔
اچھی گذر رہی ہے۔ گھر والوں کو یاد کرتا ہوں۔
اگلے خط میں تفصیل لکھوں گا۔
اُمید کہ سب خوش و خرم ہوں گے اور خیریت ہوگی۔ آسودگی کیا صورت ہے
اگر لکھو تو انتظام ہو سکتا ہے۔ آجکل میں عطاالدخان امریکہ سے آنے والے ہیں ان کے ہمراہ
کچھ کمبل کپڑے روانہ کیا جا سکتا ہے۔ ہر کیف سے خط لکھو۔
تمہارا صادقین

London

30/X/63

بھائی جان - سلام علیکم

بالکل بخیریت و عافیت ہوں -

بقول شخصے ٹھاٹ سے ہیں

انشاءاللہ اگلے ہفتے پیرس چلا جاؤں گا - وہ

دروس سائنس اکیڈمی اور نمائش بھی شروع ہو رہی ہے

اس کا افتتاح اگلے ہفتے ہو جائے گا - پھر ۹ دن پیرس

امید ہے سب لوگ اچھی طرح ہوں گے - سب کی خیریت

ہوگی - گھر والوں کو سلام و دعا - دوستوں کو دعا

تمہارا دعا گو — فقط صادقین

London

6.XII.63

بھائی جان۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

تھوڑی دیر کے بعد پیرس روانگی ہو رہی ہے اور پھر قیام پیرس ہی میں رہیگا۔ لندن میں فی زمانہ اپنی ایک اور نمائش ہو رہی ہے جو کہ ۱۲ دسمبر تک جاری رہیگی۔ پیرس جا کر کیا ہوتا ہے کچھ نہیں معلوم۔ اُمید ہے کہ کام ہوگا۔ اور خوب ہوگا۔

اور میں خط پیرس سے جا کر ہی لکھوں گا۔ خط لکھنے کیلئے پیرس اچھی جگہ ہے۔ اُمید ہے کہ [illegible] ہونگے۔

[illegible]

پیرس میں اپنا یہ پتہ ہوگا۔

خط لکھو تو اسی پر ہی لکھو۔

C/o GALERIE PRESBOURG
20, AVENUE KLEBER.,
PARIS.

صادقین

A82 Sender's name and address: SADEQUAIN,
42, Holland Road
London W. 14

AN AIR LETTER SHOULD NOT CONTAIN ANY ENCLOSURE; IF IT DOES IT WILL BE SURCHARGED OR SENT BY ORDINARY MAIL

← Second fold here →

← First fold here →

BY AIR MAIL
PAR AVION
AIR LETTER
AEROGRAMME

KENSINGTON
5 - PM
17 SEP
1963
W.8.

SIXPENCE POSTAGE

SYED KAZ-EMAN AHMAD SAHAB,
Sibtain Manzil, B. Road
Chowrangi, Nazimabad,
KARACHI.
(Pakistan)

PARIS

11.12.63

بھائی جان ۔!

اُس روز لندن سے پیرس روانہ ہوتے ہوئے ایک رُقعہ روانہ کیا تھا۔ اُمید ہے کہ مِل گیا ہوگا۔

۱۲ ؍ دسمبر بروز ہفتہ سے اپنی ایک اور نمائش پیرس کے میوزیم آف ماڈرن آرٹ میں ہو رہی ہے۔ یہ صرف میری نہیں ہے۔ نمائش جو پیرس کی اہم ترین نمائشوں میں سے ایک ہے اس میں، میں بھی شامل کیا گیا ہوں۔ عجیب اتفاق ہے۔ نمائش کا نام ہے

A. V[e] SALON
'GRAND et JEUNES D'AUJOURD'HUI
(- Musée d'Art Moderne de la Ville - de Paris)

سیلان اہم ترین نمائشوں کو یہاں کہا جاتا ہے اور اس نمائش کا نام ہے کہ "آجکل کے عظیم اور جوان" ان میں سے سب سے کم عمر میں ہی ہوں۔ باقی جملہ لوگ یورپ اور امریکہ کے مشہور ترین آرٹسٹ ہیں۔ یعنی ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کا نام میں نے بے شمار مرتبہ پہلے نہ سنا ہو۔ بہرکیف اپنی شمولیت اتفاق عجیب ہے۔ یہاں پر ۵۰ سال کا آدمی بھی جوان مانا جاتا ہے — لندن میں اپنی ایک اور نمائش جاری ہے جو ۲۱ ؍ دسمبر تک جاری رہیگی۔

پیرس میں اپنی نمائش ایسٹر کے فوراً بعد ہوگی۔ اُس کے لیئے کافی کام

کرنا ہوگا۔ پیرس انتہائی مہنگا مقام ہے۔ ممکن ہے کہ سکون اور اطمینان سے کام کرنے کے خیال سے وسطی فرانس کے کسی گاؤں میں چلا جاؤں۔ کام بھی زیادہ ہوگا اور اچھا ہوگا اور پیسے بھی زیادہ خرچ نہیں ہوں گے۔ اب اپنا گذارا نیر دگر تصویروں کے بکنے پر ہے۔ بہرکیف گذر اوقات ہو رہی ہے۔ اُمید تو یہی ہے کہ اچھا ہی رہے گا۔

اپنا فرانسیسی گیلرئیسٹ اچھا، بامروّت اور با وثوق آدمی ہے۔ کام کرنے کے لئے پیرس سے باہر ہی چلا جاؤں گا۔ اچھا رہیگا۔ یہاں بلاوجہ میں کافی وقت اور پیسے اِدھر اُدھر کچھ نہ کرنے میں بھی خرچ ہو جاتے ہیں۔ بہرکیف کام ہونا چاہیئے۔ اور اُمید ہے کہ ہوگا۔

بہرحال یادا باد۔

اور دیگر احوال کیا ہے۔؟

اُمید ہے کہ گھر ہر لحاظ سے فراغت ہوگی۔ سب خیریت سے ہوں گے۔ تندرستی اور خوشی کے ساتھ۔ سلمان احمد۔ سلطان احمد نسرین فاطمہ، شیریں فاطمہ۔ عرفان احمد اور سیمیں فاطمہ کو بہت بہت دعا اور پیار۔

حسن کے بارے میں تم نے لکھا تھا کہ کالج میں داخلہ لے لیا ہے۔ یہ اچھا کیا۔ اُمید ہے کہ پڑھائی اچھی ہو رہی ہوگی۔

سجاد بی جی کی طبیعت اچھی ہوگی۔

باوا اور اماں کی صحت اُمید ہے کہ اچھی ہوگی۔

سب کو سلام کہدو اور یاد کر دو۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ ہاں ارضی کے کیا حال ہیں۔ طبیعت کیسی ہے؟ صحت کیسی ہے۔ میں جب آیا تھا تو کچھ ڈھیلا ہو رہا تھا۔ اُمید ہے کہ اب ٹھیک ہوگا۔ یاد کر دینا۔ چھوٹے ماموں کیسے ہیں؟ یاد کر دینا اور سلام کہہ دینا۔

سید علی نے اپنے بچے کیلئے کچھ منگایا تھا۔ اب تک نہیں بھیج سکا ہوں۔ سخت شرمندگی اور افسوس ہے۔ ایک روز لندن میں تمام دن تلاش کی مگر وہاں وہ چیز ملی نہیں۔ ممکن ہے کہ وہاں اُس چیز کو کچھ اور کہتے ہوں۔

دیگر اہلِ محلہ کے کیا حال ہیں — کیا حالات ہیں۔

PARIS
25.XII.63

بھائی جان!

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔ کافی دنوں سے کوئی
خیریت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے تعلق خاطر پیدا ہو چلا ہے۔ ممکن
ہے کہ تمہارا خط آیا ہو اور گیلری میں ہو کیونکہ میں نے گیلری کا
پتہ اپنے گزشتہ خط میں لکھا تھا لیکن گیلری کرسمس کی وجہ سے آج
تک بند تھی۔ کل کھلے گی اور میں کل شام جا کر وہاں پوچھوں گا کہ
کوئی خط تو نہیں ہے۔ بہرکیف

ایسٹر کے فوراً بعد پیرس میں ایک نمائش ہے۔ ذرا
اعلیٰ قسم کی۔ لندن سے تصویریں عنقریب پیرس آنے والی ہیں
اس کے بعد کچھ کاروبار ہو جانے کی اُمید ہے یعنی کوئی تصویر
فروخت کرنے کی توقع۔ بہرحال کیونکہ نمائش ہونے والی ہے اِس
بہانے سے کچھ نیا کام کرنا اور چاہتا ہوں۔ کبھی نہ کبھی کام آ ہی جاتا
ہے۔ جتنا زیادہ کام کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ اچھا ہوگا۔ فی الحال
سوائے وقت اور پیسے خراب کرنے کے اور کچھ نہیں کر رہا ہوں اُس کی
وجہ یہ ہے کہ پیرس میں ابھی تک کوئی اسٹوڈیو تو نہیں ملا ہے۔ زیادہ
اور بہتر کام کرنے کے خیال سے یہ سوچ رہا ہوں کہ پیرس سے باہر کسی
سستی اور چھوٹی جگہ چلا جاؤں اور کام کرتا رہوں اور نمائش

سے کچھ اور پہلے پیرس آجاؤں۔ ممکن ہے جنوبی فرانس
کے کسی گاؤں میں اتنے دنوں جا کر رہا جائے اور کام کیا جائے۔
یا کہیں اور۔ بہرکیف۔ پیرس گذشتہ سال کے مقابلہ میں اِس
مرتبہ زیادہ مہنگا ہو گیا ہے۔ مگر غیب کی داد دینی پڑتی ہے کہ
اِس سنگلاخ اور سنگین شہر میں (معاشی اعتبار سے) گاہے
گاہے کوئی ہوتی رہتی ہے اور اِس حد تک کہ قناعت اور فراوانی
کے ساتھ بود و باش ہو رہی ہے۔

سردی بہت ہو رہی ہے۔

اُمید ہے کہ آپ کا زمانہ اچھا ہی ہے۔ صبر اور محنت کی ضرورت
ہے۔ اکثر و بیشتر تقدیر ساتھ دیتی ہے۔ اچھا ہی ہے۔ جنوری۔
فروری۔ مارچ۔ یہ تین ماہ تصویریں بنانے میں گذارنا چاہتا
ہوں۔ اُس کے بعد باقی حالات دیکھے جائیں گے۔

یہ پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اِن دنوں پیرس کے میوزیم آف
ماڈرن آرٹ میں عصرِ حاضر کے بڑے بڑے مصوروں کا سیلون
ہو رہا ہے۔ اور اُس میں غیبی طور سے اپنی تصویر بھی شامل
ہے۔ یہ نمائش ۵ جنوری تک جاری رہے گی۔

میں اِس مہینے کی ۷ تاریخ کو یہاں آیا تھا۔ آنے کے بعد سے
سمجھو کہ ساڑھے گیارہ سو روپیہ یہاں خزانۂ غیب سے اپنے
پاس آئے۔ لندن کی دوسری نمائش کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہوا

بہر حال ایک دو دن میں معلوم ہو جائے گا اور جب وہاں سے اپنی تصویریں
پیرس آجائیں گی تو کچھ اور امکانات آمدنی کے روشن ہو جائیں گے۔
اپنا یہاں کا گیلری والا جو کہ اصلی فرانسیسی ہے مشفق اور مہربان
آدمی ہے۔ باوثوق اور بارسوخ ہے۔ کل وہ جنوبی فرانس سے پیرس
آجائے گا تو دیگر حالات کی نوعیت معلوم ہوگی۔

بہر کیف۔ یہ ہیں حالات۔

اب یہ لکھو کہ کراچی کے حالات کیا ہیں۔ گھر کا کوئی کام رُکا
ہوا تو نہیں ہے۔ ہلالی صاحب نے دو تصویریں لی تھیں کہتے تھے کہ پاکستانی
بنک کا چیک دے سکتے ہیں۔ بہرکیف میں نے لیا نہیں اگر کہو تو لے لیا
جائے اور روانہ کر دیا جائے۔ تمہارے نام کا ہوگا۔ بہرکیف اگر مشکل
ہو رہی ہو تو یہ کام ہو سکتا ہے۔

اور گھر والوں کے کیا حال ہیں۔

شمو کچھ اور بڑی ہوئی کہ نہیں۔ عرفان پہلے بھی تگڑا تھا اب اور
بھی تگڑا ہو گیا ہوگا۔ اگر شرارت کم کرے تو مسل بن جائیں گے اور
شیریں دودھ پیتی ہے۔ اس سے کہو کہ زیادہ پڑھا نہ کرے اور
زیادہ وقت بناؤ سنگھار، مانگ چوٹی میں گزارا کرے۔ نسرین فاطمہ
کے قد کی ترقی کا حال لکھو۔ بلکہ پیمانے سے ناپ ناپ کر سب کے
قد لکھو۔ سلطان احمد کیا کر رہے ہیں۔ کرکٹ کھیلتے ہیں۔ اب کون
سے درجہ میں ہیں۔ پڑھنے پر زیادہ زور تو نہیں دیتے۔ اور سلمان احمد

اگر پڑھائی چھوڑ کر ایک دن خط لکھیں تو اچھا رہے گا۔ بامذاق آدمی
ہیں۔ ہر کیف سب کو دعا دپیار۔ اور بہت یاد کر دینا۔

بادا اور اماں کی صحت کیسی ہے۔ یاد کر دو اور سلام کہدو۔
بھابی جی اور حسن اُمید ہے کہ خیریت سے ہونگی اور طبیعت اچھی ہوگی
اور خوش و خرم ہونگی۔ اکثر ملیٹر یاد کرتا ہوں۔ سلام کہدینا۔

اور اہل شہر کے کیا حالات ہیں۔
اُمید ہے کہ سب خبریت ہوں گے۔
تفصیلی خط لکھو تو ذرا اطمینان ہوگا۔
رضی سے لیکر لطف محمد تک کی خیریت۔

اور زیادہ کیا لکھوں۔ اب تمھارا خط ملنے کے بعد لکھوں گا۔
اُمید ہے کہ اُس وقت تک کوئی خاطر خواہ سی بات ہو جائے یعنی
کوئی تصویر بک جائے یا کچھ اور۔

تمھارا — مہادش

C/o Galerie PRESBOURG
20, Avenue KLEBER
PARIS.

PARIS

27. XII. 63

بھائی جان!

السلام علیکم

پولینڈ سے خط آ رہے ہیں۔

ہانولولو تک سے خط آ رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ کراچی سے کوئی خط نہیں آ رہا اور کسی کا بھی نہیں۔
بہرکیف۔ خط نہ آنے کی وجہ سے فکر ہے۔ اس رقعہ کو دیکھتے ہی
خط لکھو اور خیریت سے مطلع کرو۔ ایک دم۔

آج گیلری اس خیال سے گیا تھا کہ گھر سے آیا ہوا کوئی خط ملے گا۔
پتہ نہیں کن کن لوگوں کے خطوط ملے لیکن کراچی سے کوئی خط نہیں تھا۔
—— پھر گیلری خط لینے گیا تھا لیکن وہاں جاتے ہی ایک
رقم ہاتھ میں آ گئی —— زیادہ نہیں۔ صرف ۵۰۰ روپیہ۔ کسی
نے کوئی تصویر خریدی تھی۔ پہلے کی بات ہے اب وہ کسی اور تصویر سے
بدل لی ہے۔ اور ساتھ میں ۵۰۰ فرانک کا ایک نوٹ بھی دیا ہے۔
جو بالکل ۵۰۰ روپیہ کے برابر ہوتے ہیں۔ یعنی پرانے پچاس ہزار
فرانک۔ بہرکیف۔

پیرس میں ایک محلّہ ایسا ہے جو پیرس کے اُمراء، رؤسا اور
انتہائی فارغ البال لوگوں کا محلہ ہے۔ یعنی جب کوئی یہ کہے کہ میں
فلاں گلی میں رہتا ہوں جو اس محلے کی ہو تو اُس کے معنی ہوتے
ہیں کہ باہر اس کی رولس رائس میں ڈرائیور بھی بیٹھا ہوا ہوگا۔
اپنا ایک آدھ مرتبہ اُدھر سے گذر ہوا ہے اور بس۔

لیکن آج دوپہر کے بعد — اپنا قیام اُسی محلہ کے ایک ایسے
گھر میں شروع ہو جائے گا جہاں درحقیقت پکاسو۔ براخ۔
اور برنارڈ بوفے کی کوئی ۱۰۰ تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ اور یہ
نہیں وان ڈائجن، ولامنک، ڈوفی۔ متیس وغیرہ وغیرہ کی
اور سب ہی اہم لوگوں کی۔ سیکڑوں تصویریں جن میں بعض بعض
کی قیمت پچاس ہزار پونڈ کے اوسط تک ہو گئی ہے۔ اس گھر میں
موجود ہیں۔

یوں سمجھو کہ پیرس کی بورژوازی میں اپنا عمل دخل
شروع ہو رہا ہے۔ دیکھو۔ کیا بنتا ہے۔

کتنا مہربان ہے یہ بزرگ رئیس جو پیرس کی اسٹاک ایکسچینج
کے متولیوں میں سے ہیں۔ اللہ اس کی عمر اور دراز کرے۔

یہ پیرس وہ مقام ہے جہاں دنیا کے بڑے بڑے آرٹسٹ
بھوکے مر گئے اور ۲۰ویں صدی میں اگر کسی کی عمر زیادہ ہو گئی
تو اُس نے بڑھاپے میں اچھے دن بھی دیکھ لیے۔ وہ بھی کسی کسی نے۔

اگر کہیں سے پیسے ملتے ہیں تو عیب کی مدد ہوتی ہے۔
اور جب کہ میری تصویریں بھی یہاں نہیں ہیں۔ یہ تو سالِ
گذشتہ کے چند اسکیچ ہیں جو کام چلا رہے ہیں۔ لندن
سے تصویریں آجائیں تو اچھا ہے۔ ہمکو ڈی [illegible] اپنے پاس
ہونی چاہیئے۔

جلد از جلد کام چالو کرنا چاہتا ہوں۔ نئی تصویریں۔
ادھا دُھند طریقے سے۔ لگاتار بنتی جائیں تو کم از کم
روحانی طور سے عافیت رہیگی۔ اور یہ کہ اسٹر کے
بعد ہونیوالی اپنی نمائش میں اُن کا اچھا اثر ہوگا۔

گھر سے خط آئے تو اطمینان ہو اور یکسوئی کے ساتھ
کام کرنے کی ذہنی حالت پیدا ہو۔ خط نہ آنیکی وجہ سے
تعلقِ خاطر ہے۔ تعلقِ خاطر کا انگریزی میں ترجمہ
کئے دیتا ہوں۔ تقریباً growing concern کے
معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ anxiety کے
معنی میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اُنس کے معنی
میں نہیں ہے۔ ایک صاحب نے کسی موقع پر تعلق خاطر
ہونے کے معنی عدم زوالِ محبت لئے تھے۔ اس لئے
وضاحت کرنی پڑ گئی۔ اُنہوں نے لکھا تھا کہ اُن کو
سخت تکلیف ہے کہ تعلقِ خاطر کیوں نہیں ہے۔

بہرحال۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔
فی الحال اور زیادہ کیا لکھوں۔
گھر والوں کو یاد کر دینا اور سلام کہہ دینا۔
دعائیں کہہ دینا۔
اُمید ہے کہ وہ خط جو میں نے کل لکھا تھا مل گیا ہوگا۔
اُس میں حالات کی تفصیل تھی۔
بہرحال۔ خط لکھو۔ اور ایک دم۔
تمھارا۔ صادقین

C/o Galerie de Presbourg
20, Avenue Kleber,
PARIS

۱۹۶۲

PARIS

3/1/64

بھائی جان ـــ!

بالآخر آج گھر سے خط مل کر اطمینان ہوا۔

کام شروع ہو گیا ہے ۔ صورت حال کی اُسوقت تک کی اطلاع گزشتہ خط سے مِل گئی ہوگی۔ زندگی ریشم اور کم خواب ہو رہی ہے ۔ بڑے بڑے بنکروں سے ملاقات ہو رہی ہے جن کے کلیکشن میں سیزان اور وان گاگ اور پکاسو وغیرہ کی تصویریں شامل ہیں - یہ جہاں دیدہ لوگ میرا کام بھی پسند کر رہے ہیں - یہ آئیندہ یہاں ہونیوالی منظم نمائش کے سلسلے میں ترتیب و تنظیم ہو رہی ہے ۔ خدا لشیر اور اسناب لوگوں سے واسطہ اور تعلق - یہ سب سے اہم لوگ ہوتے ہیں اور کریٹک وغیرہ ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں ۔

آرٹ مارکیٹ کا تمام کھیل یہی لوگ کھیلتے
ہیں ۔ بینکر لوگ ۔ بعض اوقات انڈسٹری
میں پیسہ لگانے سے وہ شدید اور بھرپور
نفع نہیں ہوتا جو کسی پینٹر کی شہرت
بنا دینے سے ہوتا ہے ۔ بہرحال ۔ اب
فنانشیروں تک اپنی رسائی ہے ۔

ــــ ایک اطلاع اور سنو ۔

آج صبح اپنے پاس اچانک اور غیر متوقع
طور سے بالکل یونہی یعنی بغیر کسی تصویر
کے ۔ ایک ہزار روپیہ کی بقدر رقم آئی ۔

ــــ یہ دنیا کا سب سے زیادہ سنگدل
خطہ ہے ۔ پیسہ خرچ کرنا بہت آسان ،
کمانا ۔ اتنا ہی مشکل ہے یہاں مگر بس وہی
بات کہ " ہر ایک رند کی ہوتی ہے غیب سے امداد "

خیر۔ تمھارا خط آج آنے سے جو بہت
اطمینان ہوا اور دیگر افراد کی خیر و عافیت
معلوم ہو کر یک گونہ تسلی ہوئی۔
میں کل صبح کی گاڑی سے برسلز
(بلجیم) جا رہا ہوں۔ پرسوں نہیں تو اُس
سے اگلے روز واپس آجاؤں گا۔ خط فوراً
گیلری ہی کے پتہ پر لکھنا۔ میں پیر، بہت سے
بہت منگل تک واپس آجاؤں گا اور کیونکہ
اب یہاں آرام و آسائش کے ساتھ کام کرنے
کا بندوبست ہو گیا ہے لہذا آتے ہی کام
شروع کر دوں گا اور اُمیدیں قوی ہیں کہ
اچھا کام ہو گا۔ اِس صورتِ حال میں
جنوبی فرانس میں جانیکی کوئی ضرورت
نہیں۔ بہر کیف۔ پیرس کے پانچویں سیلاں
میں اپنی شمولیت کا کم حقہ کراچی میں
کافی چرچا ہو گیا معلوم ہوتا ہے۔

چلو خیر اچھا ہی ہے - صرف طبیعت ٹھیک
رہنی چاہیئے - سردی اِس مرتبہ کچھ زیادہ
ہی ہے -

اور زیادہ کیا لکھوں - ہر طرح خیریت
ہے - اور غیب و آسمان کی مہربانی ہے -
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا -
اور باقی آئندہ لکھوں گا -

پیرس آنے کے بعد سے خط لکھنے کا سلسلہ
اور آج کچھ بڑھ گئی ہے - پیرس خط لکھنے
کا ماحول بھی پیدا کرتا ہے اور ڈاک خانے
کا چکر نہیں بلکہ کسی کیفے میں بیٹھ کر، کاغذ
پنسل لیکر اور وہیں سے لفافہ اور ٹکٹ
لیکر اور وہیں سپردِ ڈاک کر دیا جاتا ہے -
یہاں کیفوں میں بیٹھ کر ناول لکھے جاتے ہیں -

فقط - مہادیو

PARIS

12th January 64

بھائی جان ـــــ!

اُمید ہے کہ ہر طرح خوش حالی و آسودگی ہوگی ۔ صحت و سلامتی، ہنسی اور خوشی اور چہل پہل کے ساتھ
بود و باش کا انداز ہوگا ۔ دو تین روز ہوئے کہ تمہارا ایک اور خط ملا تھا جس سے تفصیل کے ساتھ خیریت معلوم
ہو کر اطمینان ہوا ۔ میں اِس اثناء میں بلجیم جانے کی بجائے لندن چلا گیا تھا ۔ دو روز وہاں قیام رہا ۔ وہ صاحب
جن سے چیک لینے کے لیئے میں نے لکھا تھا سوء اتفاق آئرلینڈ دورے پر گئے ہوئے تھے ۔ لندن جانے کی ایک وجہ
یہ بھی تھی کہ اُن سے چیک لینے کا بھی ارادہ تھا جو اُن کے دورے کی وجہ سے پورا نہ ہوسکا ۔ بہرکیف اب یہ کام خط
کے ذریعہ کیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ اِس میں کچھ دیر لگ جائیگی ۔ خیر ۔ میں لندن میں زیادہ ٹھیر نہیں سکتا تھا کیونکہ
پیرس میں کاروباری طور پر کافی حد تک مُلوث ہوچکا ہوں ۔

یہ اچھا کیا ہے جو بچوں کے قد لکھ دیئے ہیں ۔ یہاں پر بڑی اچھی چیزیں اُن کے کام کی نظر آتی ہیں مگر سوال
یہ ہے کہ روانہ کیسے کی جائیں ۔ اگر اتفاق سے کوئی آدمی کبھی جاتا ہوا بھی ہوتا ہے تو خود اُس کے پاس سامان
اتنا ہوتا ہے کہ جتنا کہ ہوائی سفر کی حدود میں ہوسکتا ہے لہذا کسی سے کہنے کو بھی دل نہیں تیار ہوتا ۔ بہر حال،
کوشش رہیگی ۔ سلطان احمد کی وہ غضب ناک شیروانی تو اُن کے چھوٹی ہو گئی ہوگی مگر تم نہیں کیا فکر! کیونکہ
سلمان احمد کی شیروانی اُن کے فِٹ آجائیگی اور خود اُن کی عرفان احمد کے کام آئے گی ۔

میرے خیال میں، اپریل کے مہینے میں تم خود ہی ہفتہ دو ہفتے کے لیئے پیرس کیوں نہ آجاؤ ۔ اگر چھُٹی ملنے میں
دشواری ہو تو باوا کو بھیج دو ۔ صرف ٹکٹ کا خرچ ہے اور اگر بیرونی زرِ مبادلہ کا کوٹہ مل سکتا ہو تو وہ بھی لے لو ۔ بچوں
کے لیئے کچھ چیزیں لینے کی ایک صورت یہ بھی ہے ۔ مسئلہ یہاں سے روانہ کرنے کا ہے، خریدنے کا نہیں ہے ۔

اپنی بود و باش اچھی ہو رہی ہے ۔ رقص و رنگ اور موسیقی ہے ۔ کام کرنے کی مورچہ بندی پوری ہو کر
اب باقاعدہ کام شروع ہوگیا ہے ۔ بہت دنوں کا تعطل ہوچکا ہے ۔ اُمید ہے کہ کچھ اچھی تصویریں بن جائیں گی ۔
اگرچہ فی زمانہ ہر طرف آرٹ کا بازار مندا پڑا ہوا ہے، تصویروں کی خرید و فروخت میں بہت کمی ہے لیکن اِس کے
باوجود کام چل رہا ہے اور بڑی فراوانی کے ساتھ ۔ یہ اطلاع ہے کہ لندن میں اپنی دوسری نمائش میں کوئی تصویر بکی
تھی مجھے نہیں ہے ۔ اُس میں اپنی کوئی تصویر نہیں بکی ۔ بارہ تو کُل تصویریں تھیں وہاں ۔ مگر واہ رے پیرس! اپنا تو
لندن میں بھی گذارا پیرس ہی کی آمدنی سے ہو رہا تھا جو غیب ہی کی طرف سے تھی ۔ پھر لو ۔ کام چل رہا ہے اور
خوب چل رہا ہے ۔ اپریل میں یہاں نمائش ہوگی ۔ منظم قسم کی ۔ اُمید ہے کہ اچھی رہیگی ۔

۱۳ جنوری ۶۴ء (کل تک یہ خط لکھتے لکھتے یہاں رہ گیا تھا)

پیارے سلمان احمد!

آج برف باری وہ بھی شدید قسم کی ہوتے ہوئے جب تمہارے چچا جان برف باری کی وجہ سے گالد بنے ہوئے

ویسے ہی گیبری پہنچے تو تمھارا خط ملا۔ اس لفافے میں تمھارے بابا صاحب کا بھی رقعہ تھا۔ (رقعہ چھوٹے بیلے پرچے
کو کہتے ہیں۔ جانتے ہی ہو) بہرکیف پڑھ کر مسرت ہوئی۔ کیا وِٹ ہے۔ لطف آیا۔

شدید سردی۔ تند ہوا۔ بس ٹھٹھر رہے ہیں۔ مگر اپنا کمرہ گرم ہے۔ اور وہاں سے، جملہ کاموں کو چھوڑ کر
اس رات میں تمھیں خط لکھا جا رہا ہے۔ بس کچھ پوچھو مت۔ کیا حالات ہیں۔؟ اچھے ہی ہیں۔ رنگ ہی رنگ ہے۔
تم لوگوں کے لیے بہترین کپڑے پیرس کی دکانوں کے شوکیسوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ کیسے کیسے جیکٹ ہیں جن میں تم
فٹ ہو سکتے ہو مگر سوال یہ ہے کہ روانہ کیونکر کیے جائیں۔ اباجی کو بھیج دو تو وہ ساتھ میں لا سکتے ہیں۔ اباجی کے
پیرس میں آنے میں جو گلیمر ہے اس کا اندازہ کر سکتے ہو۔ کہاں گئے ہیں؟ "اجی! پیرس گئے ہیں"۔ پیرس؟
بات بنتی ہے یا نہیں۔؟ بنتی ہے۔ ہاں۔ اور کیا صورت ہے تمھارے لیے یہ فرنگی ہوئے جیکٹ وغیرہ روانہ کرنے کی؟
ورنہ ایک دن تم خود ہی یورپ آؤ گے۔ جو چاہنا لے لینا۔

تم نے لکھا ہے کہ سیمین فاطمہ "البتہ" اور "بلکہ" کے استعمال میں ید طولیٰ رکھتی ہیں۔ اپنے انداز میں مرحومہ ماما امینہ
جو ماما معشوق حسن کی زوجہ اور ماموں منیف حسن کی والدہ تھیں، تمھیں بھی یاد ہوں گی، سیمین فاطمہ ان جیسے اور ساٹھ ہی
ساٹھ برس کی چلبلی، البیلی لڑکیوں سے ملتی جلتی ہیں۔ "بے تُنک" اور کہنا سیکھ لیں۔ ہر موزوں بات پر۔ یا ہر بات پر
تو سمجھو کہ "ماما" کو مات کر گئیں۔ ویسے انداز و ادا میں برسوں کی وہ لڑکیاں جو "نیا دور" بیلے (رقص) کل دکھا رہی تھیں
سیمین فاطمہ والے تیور اور انداز دکھا رہی تھیں۔ سنا ہے کہ بیشتر وقت آئینہ کے سامنے ہی گذارتی ہیں۔ ان کے لیے
ایک قدِ آدم آئینہ کی ضرورت ہے۔ تمھارے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ قد و قامت میں کچھ نیپ رہی ہیں۔ اطمینان ہوا۔

—— شوربہ قیمہ۔ کیا بات ہے۔! آلو کا بھرتا۔ یہ بھی بڑی بات ہے۔ بہت بڑی۔

مرغ و ماہی —— کچھ نہیں۔ آؤ گے تو پتہ چلے گا۔ اماں جی سے مت کہنا یہ بات۔ پتہ نہیں قیمے میں مولیاں
ڈال کر۔ قیمے کو کیوں خراب کر دیتی ہیں۔ پر قیمہ ہو تو اچھا ہے یا اس میں کچھ اور ہو مگر مولیاں۔ وہ بھی کیسی ہوں کہ
نہ ہوں۔ اچھا خیر۔ یہ نسخہ اچھا ہے۔ تمھیں بھی اطمینان ہو رہا ہے اور تمھاری اماں جی کے بھی مکھن لگ رہا ہے۔

مرغ و ماہی —— یہ تمھارے چچا جان کی وہ غذا ہے جو انھیں مرغوب نہیں ہے۔ مگر پیٹ بھرنا ہی ہوتا ہے تو
کھانا ہی پڑتا ہے۔ ادھر ان کے چاہنے والوں کی یہ ہدایت ہے کہ "کھاؤ" "کھاؤ"، خوب کھایا کرو" اور ادھر ان
سے کھایا ہی نہیں جاتا۔

(۱۴ار جنوری ۱۹۶۶)

اچھا۔ کل مکمل نہ ہو سکا خط۔ کام کی یورش کی وجہ سے۔ آج لکھا جا رہا ہے۔

اور۔ ذرا سلطان احمد کے حالات تفصیل سے لکھو۔ بلکہ ان ہی سے کہو کہ وہ خود لکھیں تو ذرا اچھا رہے گا۔ سوشل
آدمی ہیں۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ ان کا دائرۂ احباب وسیع ہے۔ پڑھنے کے علاوہ ان کے اور کیا کیا مشاغل ہیں۔ اور
نسرین فاطمہ کیا کرتی رہتی ہیں۔ شیریں فاطمہ کون سے درجہ میں ہیں؟ عرفان احمد سردیوں میں آئس کریم کھا سکتے ہیں یا نہیں؟
اسکول جاتے ہیں؟ دنگا کرنے میں آج کل اوّل نمبر پر کون ہے؟ سیمین فاطمہ کتنی باتیں کرتی ہیں۔ ان لوگوں کو دعا اور پیار
کہہ دو گے اور اباجی۔ اماں جی۔ بابا صاحب۔ باجی اور چچا جانی کو سلام کہہ دینا اور یاد کر دینا۔ اور خیریت کہہ دینا۔

کاغذ بھی یعنی ورق تمام ہو رہا ہے۔ اس لیے خط کو یہیں کہیں ختم کر دیا جائے گا۔ اس سہرے کی بھی تو داد دینی تھی جو دس منٹ

PARIS
29.1.64

پیارے سلطان احمد — !

کل صبح جب تمھارے چچا جان سو کر دن کے کوئی ساڑھے چار بجے جاگے — (جاگے کیا بلکہ جگائے گئے) بیڈ ٹی کی بجائے کافی پیتے ہیں۔ کافی پیتے ہیں۔ اُن کو تمھارے ابا جی اور اماں جی کی صحت کی طرف سے فکر اور تشویش ہو رہی تھی کیونکہ اِن کا وجود روحانی طور سے ہی نہیں بلکہ خالص دنیاوی اور مادّی طور سے بھی غنیمت ہے اور جب تک بھی یہ لوگ چل جائیں ہمارا تمھارا ہی بھلا اور بہتری اور فلاح ہے — بہرکیف فکر تھی کہ تمھارے ابا جی کا خط ملا اور یہ پڑھ کر کہ اُن کی صحت اچھی ہے خود اپنی صحت بھی اچھی ہو گئی اور اُنہوں نے لکھا ہے کہ اماں جی کی صحت بھی ماشاءاللہ اُن کے سن اور اعضاء کے لحاظ سے اچھی ہے اطمینان ہوا۔ اِن لوگوں کو بھی مُرغ کا عرق پینے اور پلانے کی تجویز کرتے رہا کرو تاکہ اِن کی تندرستی اچھی رہے اور ہمارے تمھارے سر پر اِن کا سایہ اور شفقت جاری رہے — بہرکیف تمھارے ابا جی کا خط ملا اور جواب تم کو لکھ رہا ہوں — اِس سے پیشتر تمھارے بھائی صاحب کو ایک خط لکھا تھا جو کہ اُن کو

جیسا کہ اندازہ ہوتا ہے مل گیا ہے، اُمید ہے کہ ایک دو روز میں اُن کا
جواب ملے گا۔ بہر کیف بہت عمدہ خط لکھتے ہیں۔ اگر لکھتے رہا کریں تو اچھا
ہوگا مگر زیادہ نہ لکھیں۔ کیونکہ اُن کی پڑھائی اور مطالعہ میں فرق پڑیگا۔
مگر بہت زیادہ پڑھنا بھی اچھی بات نہیں ہے۔ تفریح اور سیر بھی ضروری
ہے اور مطالعہ کی یکسانیت اور یکسوئی میں رنگا رنگی پیدا کرنے کے لیے اس
قسم کا شغل جیسے کہ خط لکھنا یا میز پر سے گرد صاف کر دینا یا سیمین فاطمہ
کو چورنگی کی سیر کرا دینا یا ریڈیو پر کوئی گانا سُن لینا یا کسی سے دوستی کرنا۔
وغیرہ وغیرہ بھی ضروری ہے۔

ابا جی نے لکھا تھا کہ بابا صاحب کی بھی کوئی ترقی ہوئی ہے۔ کوئی
انفارمیشن کا سیکشن یا محکمہ یا کیا بہر کیف کھلا ہے۔ غالباً اُسی میں ہوئی
ہوگی۔ بہر کیف۔ سُن کر خوشی ہوئی۔ تفصیل لکھیں۔

ابا جی اور اماں جی سے یہ کہہ دینا کہ وہ جو کچھ بھی دعائیں کرتے ہیں
اور پڑھتے ہیں وہ قبول ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ تمہارے چچا جان پر
جو قوم سب سے زیادہ مہربان ہوتی ہے وہ نہ جانے کیوں بنی اسرائیل
کے لوگ ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے ذریعہ۔ جو کام انجام ہونے ہوتے
ہیں، ہو جاتے ہیں۔ بڑے مشکل کام۔ جو خیال و خواب میں بھی نہیں
آتے۔ کہہ دینا کہ دعائیں اجابت کا شرف حاصل کرتی ہیں اور
اُن کا ظہور اُ بنی اسرائیل کی مہربانی اور الطاف میں جو ریشم اور
چاندی کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے، ہوتا رہتا ہے۔

امریکہ میں بھی بنی اسرائیل ہی مہربان تھے۔

اور پیرس میں بھی پہلا حضرت موسیٰ کی اُمت پیش پیش ہے مگر

ہے اِس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ تمھاری طرف سے کوئی کمی ہے۔ بہر حال۔
اچھا۔ ایک خبر یہ اور سُنو کہ فرانس کے بڑے شہروں میں ایک گھومتی
ہوئی نمائش ہونیوالی ہے (یعنی ایک شہر کے بعد دوسرے شہر میں) اِس میں
تمھارے چچا جان کی بھی تصویر شامل ہے۔ یہ فرانس کی ثقافتی اُمور کی وزارت
کی طرف سے منظم ہو رہی ہے۔ جس شہر میں بھی ہوگی اُس کے میوزیم میں ہوگی اور
یہ سلسلہ اکتوبر ۶۵ء تک جاری رہے گا۔ بابا صاحب سے کہہ دینا کہ ابھی اِس
خبر کو روکے رہیں اور جب متعدد اِس قسم کی چیزیں ہو جائیں تب خبر دیں۔
ہاں۔ تو۔ تمھارے چچا جان صبح کے چھ بجے سوتے ہیں اور چار پانچ
کے درمیان میں دن کو بیڈ کافی پیتے ہیں۔ بڑے اطمینان کے ساتھ "شاعری"
کرتے ہوئے ۔۔ آج کی رات، تمھیں خط لکھ رہے ہیں اور اِس فکر میں ہیں
کہ صبح کو ۸ بجے کس طرح اُٹھیں۔ کیونکہ صبح کو پیرس کے ایک بہت بڑے
نشر و اشاعت و طبع کے ادارے کے متولی خاص سے ملاقات کرنی ہے۔
یہ اپنے ہی گھر پر آئیں گے۔ اور سلسلہ یہ ہے کہ فرانس کا ایک بڑا اچھا
اور مشہور ادیب البرٹ کاموُ ہے۔ یہاں کے نئے ادب کا معمار ہے اور
یورپ کے جدید ادب کا ستون ہے (اِس کا ۶۰ء میں ۴۷ سال کی عمر میں
انتقال ہو گیا تھا)۔ بہر حال کاموُ کو نوبل پرائز بھی ملا تھا۔ کاموُ کی ایک
کتاب یعنی ناول ہے جس کا نام ہے "لا انتراں ژے" جو کہ اِس ادارے کی
طرف سے شائع ہو رہا ہے اور پیرس کے کچھ بڑے آرٹسٹ اِس کتاب
میں نقش گری کا کام کرنا چاہتے تھے۔ تمھارے چچا جان بھی کوشش کر رہے
تھے۔ نقاشیوں کو منتخب کرنے کے لیے پیرس کے خواتین اور برگزیدہ
آرٹ کے جاننے والوں کی جیوری تھی اور آخر آج اِس جیوری نے اپنا آخری

فیصلہ شام کے چھ بجے یہ دیا کہ کامو کی اِس کتاب میں نقاشیاں تمھارے چچا جان کریں گے۔ بیشتر کام پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اب صرف پرلیس کے پتھروں پر مختلف رنگوں میں اِس کو اُتار دینا ہے۔ یعنی لیتھوگرافی کرنا ہے۔ رنگین۔ اور پھر پیسے بھی ملیں گے۔ یہ کام فرانس اور خاص طور سے پیرس میں آرٹ کے لحاظ سے بہت اہم کام سمجھا جاتا ہے۔ بہرحال۔ دن میں پرلیس میں کام ہوگا اور رات کو نمائش کے لیے تصویریں بنتی رہیں گی۔

تمام اپنی ہی باتیں لکھے چلا جا رہا ہوں۔

اب تم یہ بتاؤ کہ دودھ وُدھ پی رہے ہو کہ نہیں اور تمھارے چھوٹے بہن بھائی کیا کر رہے ہیں۔ اپنے بھائی صاحب سے کہنا کہ چند قسم کے گوشت کھانے کے بعد تمھارے چچا جان اس نتیجے پر آئے ہیں کہ ذائقہ، لذّت اور خستگی کے لحاظ سے خرگوش کے گوشت کا کوئی جواب نہیں ہے۔ انتہائی تر اور لذیز ہوتا ہے۔

سلمان اللہ کو یاد کر دینا اور اپنے آپ کو بھی یاد کر دینا۔ نسرین، یاسمین، عرفان اور سیمین کو یاد کر دینا اور پیار۔

اباجی سے کہہ دینا کہ میرا خیال تو یہ تھا کہ اُن کا پاسپورٹ بنا ہوا ہے۔ اگر نہیں ہے تو بنوالیں۔ اور کہہ دینا کہ اُن کا گذشتہ خط بھی ملا تھا۔ پاؤں کے ٹخنوں کا عجیب حال ہے۔ بہرکیف بقول شخصے گذارا ہو رہا ہے۔

اباجی۔ اماں جی کو سلام کہہ دینا۔

باباصاحب۔ باجی اور چچا جان کو سلام کہہ دینا۔

اور کیا۔ خط ضرور لکھنا اور اپنے دیگر مشاغل پر روشنی ڈالنا۔ اور اپنے بہن۔ بھائیوں کے حالات لکھنا۔

تمھارا ——— چچا جان

A84

NEW YORK 1, N.Y.
SEP 2
8-PM
1963

BUILD YOUR FUTURE
WISE[LY]
U.S. S[AVINGS BONDS]

U.S. POSTAGE
AIR MAIL

Syed KAZ-EMAN Ahmad Sahab,
SIBTAIN MANZIL, B.ROAD,
CHOWRANGI-
NAZIMABAD,
KARACHI_ (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

PARIS

31. 1. 64

بھائی جان —!

پرسوں سلطان احمد کے نام ایک قدرے تفصیلی خط روانہ کر چکا ہوں اُمید ہے کہ مل گیا ہوگا۔
اُس خط میں یہ لکھ ہی چکا ہوں کہ یہاں کے ایک خاص ادارۂ اشاعت کی مؤثر کی ہوئی خرانٹ اور برگزیدہ اور معتبر ماہرین کی جوری نے فرانس کے مشہور ادیب (ALBERT CAMUS) ایلبئر کامیو کے ناول (L'ETRANGER) لااترانژے اِس کا انگریزی میں ترجمہ (The OUTSIDER) کے نام سے ہے۔ بہرکیف اِس ناول کو باتصویر کرنے کیلئے جوری کا آخری فیصلہ اپنے حق میں ہو چکا ہے۔ اب باضابطہ سچوں پر کام کرنا ہے۔ اپنی نوعیت کے لحاظ سے انتہائی اہم کام ہے۔ یورپ کے مشہور ترین آرٹسٹوں نے اکثر و بیشتر یہ کام کیا ہے۔ خیر۔ اچھا ہے۔ چنانچہ اِس سلسلے میں ناول کا بہت گہرا مطالعہ بھی کیا گیا۔
کل بروز ہفتہ یکم فروری اپنی ایک پرائیویٹ قسم کی نمائش اپنی گیلری میں ہو رہی ہے۔ صرف ماہرین کے لیئے۔ گیلری میں کوئی تیس سے زیادہ تصویریں آویزاں ہیں۔ اِس کو " EXHIBITION " نہیں بلکہ "PRESENTATION" سمجھو۔ اِس کے نتائج سے بعد میں مطلع کروں گا۔

ویسے نمائش اپریل میں ہوگی۔

یہ نمائش صرف خرانٹ اور برگزیدہ ماہرین کے لیئے ہے۔ صاحبانِ وثوق و رسوخ کے لیۓ محفوظ ہے۔ لہٰذا اِس کی کوئی تشہیر وغیرہ نہیں ہوگی۔ جید اور معتبر حلقے میں متعارف ہونے کے لیئے ہے۔

اگلے ہفتہ میں پھر خط لکھوں گا اور صورتِ حال سے مطلع کروں گا۔ فی الحال دوستوں کو یعنی مثلاً شمیم صاحب کو بتا دینا اور حسن کو چاہو۔ کم از کم اگلے خط کا انتظار کرنا۔

اچھا اور صورتِ حال کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

بہرکیف تمھارے خط کا انتظار رہے۔

گھر والوں کے علاوہ حسبِ ذیل کو دعا و سلام یعنی یاد کر دینا۔

۱۔ چھوٹے ماموں اور رضی بہ مع متعلقین۔ ۲۔ لو ممانی اور اُن کے بچے۔ (ہاں سلیم صدیقی کو میں خود تو خط نہیں لکھ سکا۔ اُن سے یہ کہہ دینا کہ میں اُن کو شکریہ ہی کا خط لکھوں گا اور یہ خط اُن کو چاہے دکھا بھی دینا۔ اُمید ہے کہ ظہور احمد کا کام ہو گیا ہوگا۔) تنویر اگر ملیں تو یاد کر دینا۔ اور اُن کے گھر والوں کو سلام دعا کہہ دو۔ بھائی عزیز کو بھی یاد کرتا ہوں۔
دیگر اہلِ خاندان میں بھائی منا اور بھائی نذر حسن کے لڑکوں لولو اور ببر کو بھی یاد کرتا ہوں۔

اور اہلِ شہر میں لطیف محمد برادر خورد بھائی حسن محمد کو۔

بہرکیف — رنگینی اور رعنائی ہے۔ محنت اور راحت دونوں ہیں۔ ہر چہ بادا باد

ہر چہ بادا باد — سلطان احمد اِس نقطہ کی داد دے سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اکثر "ہر چہ بادا باد" کہتے رہتے ہیں۔

(باقی اگلے خط میں)

تمھارا — صادقین

Galerie PRESBOURG
Avenue KLEBER
PARIS.
31.1.64

بھائی جان —!

تمھیں پوسٹ کرنے کے لیے ایک خط ابھی جیب ہی میں تھا اور میں گیلری
میں تصویروں پر وارنش کر رہا تھا کہ گیلری والے کی روحِ نیک بخت نے
تمھارا ۲۸ + ۲۹ جنوری کا لکھا ہوا خط دیا۔
حالات کا علم ہو کر اطمینان ہوا۔
اِن دونوں صاحبان سے تعلقات اچھے ہیں۔ بلکہ حسن صاحب سے
بلواسطہ تعلق ہے۔۔ امریکہ میں (نیو یارک میں) اپنے کمرے پر وہ
تشریف لایا کرتے تھے اور بئیر کا دور بھی ہوتا تھا اور حیاتِ شگفت
والی رباعیاں بھی یاد ہو گئی تھیں۔ اُن کو۔
اور جو صاحب واشنگٹن میں تھے — وہ بھی بے حد مہربان اور
مشفق تھے۔ انتہائی۔ لنچوں اور ڈنروں میں سب لوگوں کو نظرانداز
کرکے اُن کا بیشتر مخاطبہ اپنے ہی آپ سے ہوتا تھا اور بالکل برادرانہ
اور گھریلو طریقے پر۔ بہرکیف۔
راستہ صاف ہے۔
پیرس کا راستہ۔
اور کوئی قباحت نہیں ہے۔ راستہ بہت "اسموتھ" ہے

ایلو ہیو مکیلبر کی یہ گیلری جس میں ابھی کوئی ۳۲ عدد تصویر لگی ہوئی ہیں چمک رہی ہے اور میوزیم معلوم ہو رہی ہے ۔ تصویریں بھی بہت اچھی معلوم ہو رہی ہیں ۔ گیلری کے مالک نے بہترین فریم کرائے ہیں ۔ کل ۔ کل کے بعد پھر خط لکھوں گا ۔

حالانکہ دوسرا لفافہ، جو بہت بوسیدہ حالت میں ہے اور جو کسی نے کہیں اور سے بھیجا تھا کہ میں جواب لکھ دوں ۔ میں ابھی میں یہ رقعہ بھی روانہ کر سکتا ہوں لیکن دوسرے لفافے میں روانہ کروں گا تا کہ سلمان احمد ایک کی بجائے دو خط شمار کریں ۔ اب تک اپنے پیرس کے خطوط کا کتنا اسکور ہو گیا ۔

— الّلے تلّلے ہیں ۔ فراوانی ہے ۔ صحت، لباس کے علاوہ ہر چیز پر بے دریغ، بغیر کسی تردد کے اناپ شناپ پیسے خرچ کر دیئے جاتے ہیں ۔ پیرس کی اعلیٰ سوسائٹی میں ابھی رسم وراہ پیدا ہو رہی ہے ۔ اسنابز اور بینکرز کے حلقوں میں ۔

اور فی الحال یہ خط یہیں ختم کرتا ہوں ۔
گھر والوں کو یاد کر دینا ——

صادقین

بھائی جان ۔ !

——— روٹی بوٹی سے ایک دن پہلے یا دو دن بعد چُھٹے ہوا کرتے تھے۔

"بے" اور "چے" پر خاص طور سے زور ہے — اور "بے" اور "چے" ہا تے پیش فرہر تھی

اور — چھیدا بھیا — یعنی چھیدا — سنہ ۳۶ء میں جس کوالٹی کا گوشت لاتا تھا،
سنہ ۳۹ء میں ویسا نہیں ہوتا تھا — اور سن اکتالیس میں اور بھی خراب ہوتا تھا — چاہے
بڑے دربار سے آیا ہوا ہو مگر اچھا نہیں ہوتا تھا۔ بتدریج اُس کی کوالٹی خراب ہو رہی تھی۔
— اور لوگ — یعنی تمھارے ابا — دوسری جنگِ عظیم کو اِس بات کا ذمہ دار
قرار دے رہی تھیں — بے چارے چھیدا بھیا پر الزام نہیں تھا۔

وہ تو اپنی طرف سے بہترین گوشت لا رہے تھے — مگر گینیاں ہی بتدریج سوکھ رہی تھیں۔
اب وہ بے چارے کیا اُن کو تر و تازہ گھاس بھی کھلاتے۔ وہ ہندوستان میں رہی ہی نہیں تھی۔
یعنی — تازہ گھاس — چنانچہ انگریز نے خوشی سے ہندوستان چھوڑ دیا۔

اور چھیدا بھیا کے گوشت کی کوالٹی خراب ہوتی رہی۔

ایک دن ایسا بھی آیا کہ گوشت کی سِگ نہیں مرتی تھی اور معلوم ہوا کہ گوشت تو چھیدا کا لایا
ہوا ہے — یعنی پھر تو گلنا چاہیے تھا — مگر نہیں — بالکل نہیں — سِگ نہیں مری۔

یہ بے چارے چھیدا بھیا کا نہیں بلکہ ہندوستان کی پورے ہندوستان کی انحطاط پذیر
اکانمی کی روداد ہے — اور — انگریز کے غیر منظم طور سے ہندوستان چھوڑ دینے کا راز بھی
اِسی میں مضمر ہے۔ اِس میں نہ گاندھی کی اہنسا کو دخل ہے نہ مولوی فوف — (یعنی تلک اور پنین)
نہ مسلم لیگ — کسی کو بھی نہیں۔ چھیدا بھیا کے لائے ہوئے گوشت میں سالہا سال خرابی کی وجہ
ہندوستان کی انحطاط پذیر اکانمی تھی۔

بات کہاں سے چلی تھی — چھیدا بھیا — اور اُن کے "بڑے ڈیسی سرز"، ہماری تمھاری
پیدائش سے بیشتر اور بہت زیادہ اچھا گوشت لاتے ہوں گے۔ مگر جو سید (ما شاءاللہ یہ نہیں ہے)
چھجو کے وقت میں گوشت کھاتا ہوگا وہ اِسی اصول کی بنا پر اور بھی اچھا ہوتا ہوگا —
نہیں —؟ (شاید یہ بہت اچھا نہیں ہوگا) مگر اُس سے کہیں زیادہ اچھا اور زیادہ
اچھا بنا ہوا گوشت — رسالہ کی اطلاع کے لیے لکھا جا رہا ہے — وہ پیرس میں بھی اکثر
مل رہا ہے۔ بوٹیاں، گنے کی گنڈیریوں کی طرح اور اوپر رس دیتی ہیں اور پھر (لعدہٗ)
اُن کا گودا (روئی کی طرح نہیں) بلکہ سیب کے گودے کی طرح معلوم ہوتا ہے — ہر قسم
کے کھانے کے ساتھ پینے کی چیز مختلف ہوتی ہے۔ اِس سے دونوں میں لطف اور تلذذ بڑھتا ہے۔

لذت برعکس ہے۔ ایک دوسری (جسے دونوں پیروں سے) ذائقہ کا اتفاق ہوتا ہے
شلغم کا اچار ___ کھچڑی۔ خاص طور سے اُڑد کی کھچڑی کے ساتھ پیا جاتا تھا وہی اگر ہنڈیا
کے چاولوں کے ساتھ پیا جاتا ___ تو دونوں چیزوں کا مزا خراب ہو جاتا۔
اِسی طرح وائنز کا حساب ہے۔ بہرکیف۔ پتہ نہیں کیا لکھے جا رہا ہوں۔
بہرکیف اپنی اماں سے یہ کہدینا کہ پیرس کے سب سے زیادہ فیشن ایبل کھانے کی جگہوں میں جو مٹی کی ہنڈیا
میں پکا ہوا کھانا ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ قیمتا ہوتا ہے مُرغ ___ فرائنگ پین میں بھی پکتا ہے
اور مٹی کی ہنڈیا میں بھی۔ سالن کا مہمان تو مہمان ___ برا بھی یہی کر کر ہنڈیا میں پکا ہوا
سالن مہنگا رہا ہے یہ گاہک ___ متاثر ہو جاتے ہے
آخر کوئی تو وجہ ہے کہ ہم لوگ ہنڈیا کی پکی ہوئی اُڑد کی کھچڑی پسند کرتے ہیں۔
اماں سے کہو ___ تجربہ کے طور پر ہنڈیا میں مرغ کا قورمہ یا اسٹو پکائیں۔ دیکھو
کیسا ہوتا ہے ___ ؟
جگہ نہیں بچ رہی۔
آج صبح ___ (یکم فروری) اپنی گیلری میں اپنا PRESENTATION تھا۔ جو اپنی
اِس گیلری میں ہونیوالی EXHIBITION کے PRELUDE کے طور پر تھا۔
آنے والے لوگوں میں جو بہت SHORT NOTICE پر آگئے تھے ان میں پیرس کی
رسٹاک ایکس چینج کے لوگ بھی تھے اور ACADÉMIE FRANÇAIS کے بھی اہم
لوگ جو ژاں کاکتو کے کولیگ ہیں وہ بھی شامل تھے اور پہلے ہی دن چھ تصویریں جن میں
سے ہر ایک کی قیمت کا اوسط ۳۰۰۰ نئے فرینک (یعنی ۳۰۰۰۰ روپیہ تھا)
فوراً بِک گئیں ___ پرسوں منگل کے دن فرانس کا مشہور ادیب ژاں پولاں بھی آئے گا
(JEAN POULIN) اور باقی حالات تمھیں معلوم ہوئے ہیں ___ کامیو کی
(اِملا شاید صحیح نہیں ہے)
کتاب کے بارے میں۔ اور وغیرہ وغیرہ ___
کامیو کی کتاب کا معاملہ بہت خاص بات ہے۔ مجھے اس کے صرف ۶۰۰۰۰
مل رہے ہیں ___ مگر اس کے علاوہ اگر کچھ نہیں ملے تو بھی بڑی اور بہت بڑی بات ہے۔ میں
اِس کام کو مفت بڑی خوشی سے کرتا ___ مگر ان لوگوں نے آج کہا کہ اگر چاہو تو پیسے تمام آج
ہی لے لو ___ مگر میں پہلے لینے سے جان چھڑا رہا ہوں۔ کام تھوڑی دیر کا ہے۔ کر لوں گا۔
اور یہ DE LUXE قسم کی کتاب EDITION ہوگا۔ یہ پیرس کی بات ہے ___
___ اور کیا لکھوں ___
کس بلا کی خط و کتابت ہو رہی ہے۔ الامان۔
___ آگے اگر اپنے خطوں کی شدت میں کمی ہو تو اُس کو اپنی بے حد مصروفیت جو آئندہ
نمائش کے پیش نظر ہو رہی ہے ___ وہ اور اپنی سستی بھی ___ اپنے پوشیدہ پن پر محمول کرنا اور
کسی قسم کی فکر نہ کرنا۔ اطمینان ___ بالکل۔ پورا۔ پورا رکھنا
تمہارا ___ صادقین

PARIS
3.3.64

بادشاہ سلطان ـ !

سب سے پہلے ایک خبر سُنو ۔ یہ بعد میں لکھوں گا کہ تمھارا
خط ملا ۔ خبر یہ ہے کہ تمھارے چچا جان کے دو بال سفید ہو گئے
ہیں ۔ ایک ماتھے کے پاس اور ایک اُن کی طرف سے بائیں اور
تمھاری طرف سے داہنی کن پٹی کے قریب ۔ مگر دھوپ میں
سفید نہیں ہوئے ، پیرس کی شاموں میں جو رنگین روشنیاں
ہوتی ہیں اُن میں سفید ہوئے ہیں ۔ پیرس میں اپنے
جاننے والے لوگ بہت خوش ہیں ۔ یہ سفید دو بال اِن ہی
لوگوں نے گن گن کر نکالے ہیں ۔ چلو اچھا ہے ۔

آج کل رات دن کام ہو رہا ہے اور بہت اچھا ہو رہا
ہے۔ بڑی بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ دن اور رات بڑی
تیزی سے گذر رہے ہیں۔ یہ خط ایک کیفے میں بیٹھ کر تمھیں
لکھا جا رہا ہے۔ اور صبح کے گیارہ بجے ہیں۔ راتیں کام
میں گذر جاتی ہیں۔ مگر کام اچھا ہو رہا ہے۔

کئی روز ہوئے کہ تمھارا ایک بہت اچھا خط ملا تھا۔
پڑھ کر طبیعت خوش ہوئی۔ اس وقت وہ خط کیونکہ
میرے پاس نہیں ہے تو تفصیل سے ہر بات کا جواب نہیں
دے سکوں گا۔ مختصر یہ ہے کہ تمھاری زبانی تمھارے

اور تمھارے بہن بھائیوں کے اور گھر والوں کے حالات

معلوم ہو کر خوشی ہوئی اور اس خبر سے خوشی ہوئی کہ تمھاری

وہ قیامت خیز اور معرکتہ لآرا شیروانی آج کل شبیر عرفان احمد

کے کام آرہی ہے۔ خیر۔ اب تو موسم گرما آرہا ہے۔ دو

اپنے ایک دوست قمر عباس ہیں۔ آئینوالے ہیں یہاں۔

اُن کا دفتر ریکس سینما سے ذرا پہلے SKYLINE TRAVELS

ہے وہاں جا کر تم اور بھائی صاحب اپنی "ضروریات" کی

چیزوں کی تفصیل دیدو اور اُن سے کہدو کہ وہ پیرس سے

یہ اشیاء لیکر آئیں۔ پہننے کی چیزیں۔ وہ ۱۵ مارچ تک

کراچی چھوڑ دیں گے اور ایک ماہ کے اندر واپس چلے جائینگے

اور کیا نقشے ہیں۔ کیا سلسلے ہیں۔ آج کل کیا شاغل ہیں اور کیسی بود و باش ہے۔ کھیل، کود، دنگا، اور پڑھائی کا توازن ٹھیک ہی ہوگا۔

پیارے۔ یہ خط اصل میں خط نہیں ہے بلکہ تمھارے گذشتہ خط کی رسید ہے۔ اپنے بہن بھائیوں کو یاد کر دینا اور جملہ گھر والوں کو خوب یاد کر دینا۔ دعا و سلام کہہ دینا۔ اور بابا صاحب سے کہنا کہ اُن کا خط کافی دنوں سے نہیں آیا۔ اچھا۔ اور کیا۔ پیارے اب تو کاغذ بھی بھر گیا۔ یہ جاپانی قلم اچھا ہے جس سے خط لکھ رہا ہوں۔

تمھارا چچا جان

PARIS.
4.3.64

بھائی جان - !

کل شام تمہارا خط ملا - سلطان احمد کے نام ایک خط کل صبح لکھ چکا ہوں
جو اُن کے خط کے جواب میں تھا -

کام اچھا ہو رہا ہے - اعلیٰ پیمانے پر - قد آور تصویریں بن رہی ہیں -
رات بھر کام اور صبح کو کافی اور کیل وڈوز (کیل وڈوز صرف اُن
سیبوں سے تیار ہوتی ہے جو برٹینی کی حدود میں پیدا ہوتے ہیں) -
اس وقت کافی اور کیل وڈوز کے دوران میں یہ خط لکھ رہا ہوں -

دل میں سوچتا ہوں - بہرکیف کام ہو رہا ہے - اور جینئس اور خرافٹ
لوگ ذہن کو قبل اس کے کہ مکمل ہو پسند کرنا شروع کر دیتے ہیں اور
گاہک لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ اتنی بڑی تصویریں کیوں بنا رہے ہو —
بہرحال اچھا ہے -

اُدھر کاموکی کتاب شائع کرنے والے ادارے کی طرف سے یاد دہانی اور
تقاضے ہو رہے ہیں کہ کام میں کتنی ترقی ہو گئی - اس سلسلے میں لیتھو گرافی
کی ایک پریس آپنے ڈس پوزل پر ہے - ماہرین کا کہنا ہے کہ پریس میں
نمائش کاموکی کتاب کی اشاعت کے بعد اور بھی زیادہ اچھی اور کامیاب
رہیگی - اس صورت میں فرانس کے آٹو موبائیل ایسوسی ایشن کے تمام

آزاد اور اکیس نمائش میں آ چکی گئے اور یہ سب آزاد صاحب جاہ و زر
ہیں اِس لیئے اُمید ہے کہ تصویریں زیادہ بکیں گی۔ یہ کتاب اِسی ادارے
کی پشت پناہی میں چھپ رہی ہے۔ رنگین لیتھو گرافی ہوگی۔ آرٹسٹ
کے طور پر اپنے آپ کو اِس ادارے کی پوری سپورٹ حاصل ہے۔
یہ ادارہ فرانس کی بگ بزنس کا ادارہ ہے۔

خیر کام ہو رہا ہے۔

گھر بھی یاد آتا ہے مگر یہ سنہری موقع اِس سنگلاخ مقام میں۔
کوئی آتا جاتا ہوگا تو اُس کے ہمراہ جو اشیاء تم نے لکھیں ہیں روانہ کر دی
جائیں گی۔ قمر عباس کو میں بتا دیتا۔ اُن کا پتہ میں نے سلطان کے خط میں بھی
لکھ دیا ہے۔ یہ معلوم ہو کر کہ "گذر اوقات" فراوانی کے ساتھ نہیں ہے
اور صرف دو روپیہ روز تمہارا ذاتی خرچ ہے فکر ہوگئی ہے۔ بہرکیف جلد
کچھ بندوبست کیا جائیگا۔ ویسے یہ لکھو کہ تمہارا بنک اکاؤنٹ کہاں ہے؟
کس بنک میں ہے تاکہ میں سیلم صدیق والے بنک کو تمہارے بنک میں سے
منتقل کرنے کے لیئے لکھ دوں اگر اور کچھ نہ ہو تو۔ ہلالی صاحب کو ابھی تک
خط نہیں لکھ سکا۔ اُن کو خط ہی کیا تین ماہ سے اپنے کپڑے بھی لانڈری
میں نہیں دیئے ہیں۔ روز سوچتا ہوں کل ضرور دونگا۔ ایک سنگین
قسم کی تنہائی ہے۔ مگر کام میں کوئی کسر نہیں ہے۔ مکمل انہماک
کیونکہ کام میں رہتا ہے اِس لیئے باقی دنیا داری کے کام رہ جاتے ہیں

. . . .

بہر کیف یہ جلد لکھو کہ کس بنک میں پیسے منتقل کرائے جائیں۔ تمہارا
خط آتے ہی یہ کام ہو جائے گا۔

سلطان احمد نے بہت اچھا خط لکھا تھا۔ اُن کا خط اِس انداز کا
ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بات چیت کر رہے ہیں اور گھر کا جملہ ماحول
غسل خانے سے لیکر باورچی خانے تک اور باورچی خانے سے گول برآمدے
تک اور وہاں سے بھی لیکر جورنگی تک کا جملہ ماحول اُن کے خط میں
جذب ہوتا ہے۔ لگتا ہے تم بے خط لکھیں تو اچھا ہے۔ اُنہوں نے لکھی
ہے کہ کھیل کود سے وقت نکال کر کبھی کبھی مطالعہ پر بھی توجہ دیتے
ہیں اور اُن کی وہ قیامت ڈھانے والی شیروانی اب عرفان اللہ کے
"استعمال" میں ہے۔ خیر اُن سے کہہ دینا کہ پیرس کا مخمل اب اُن
کے لباس میں تبدیل ہو کر اُن کے جسم پر زینت دینے والا ہے۔
لیکن پیمائش کا صحیح اندازہ ہونا ضروری ہے۔ اُن کے ہی نہیں بلکہ
اُن کی جملہ برادری سے مطلب ہے۔ مگر اب گرمیوں کا موسم آ رہا ہے
اِس لحاظ سے کچھ ہو گا۔

اور کیا لکھوں۔ گھر والوں کو بہت یاد کہنا۔
سجابی جی کی صحت کیسی ہے۔ اکثر یاد کرتا ہوں۔
حسن ٹھیک ہیں۔ بابا نے لکھا تھا کہ کالج میں داخلہ لے لیا ہے
اور امتحان دینے والا ہے خدا کامیاب کرے۔

باوا کے خط سے یہ پڑھکر اطمینان ہوتا ہے کہ اُن کی اور اماں کی صحت ٹھیک ہے۔ زندگی کی طرف جو تمھاری خیال کا انداز ہے اُس میں مندوانی پن نہیں ہے۔ سلطان احمد نے لکھا تھا کہ جب کوئی خط کراچی پہنچتا ہے تو اُس وقت کیا نقشہ ہوتا ہے اور اماں جی کو خط دینے تک کتنے مدارج طے ہوتے ہیں۔

نسرین فاطمہ کے قد میں اور شیرین فاطمہ کے بالوں کی لمبائی میں اِس دوران میں ضرور کچھ اضافہ ہو گیا ہوگا۔ لکھنا اور سلیمین فاطمہ کی دکبدی بھی کچھ ہنر خوشی کی ہوگی۔

سید سلمان احمد۔ سید سلطان احمد اور سید عرفان احمد اور اِن کی بہنوں کو دعا و پیار۔

سلمان احمد کیا پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اِس مرتبہ وہ خط لکھیں گے اُن کے خط کا اور ہی لہجہ ہوتا ہے — با مذاق آدمی ہیں اور بات میں بات پیدا کر جاتے ہیں۔

عرفان احمد سے کہنا کہ آئس کریم کا موسم آ رہا ہے۔

اور اہل شہر اور اہل محلہ کے کیا حالات ہیں۔

اُمید ہر طرح خیریت ہوگی۔

آج کا دن تو نہ میں گزارنے کا پروگرام ہے اور رات کو پھر کام جاری ہوگا۔ کچھ تصویریں مکمل ہوں گی۔

تمھارا مقبول فدا حسین

(خط کے آنے میں اگر دیر ہو تو کوئی پریشانی کی بات نہیں — مگر گھر سے خط آتا رہنا چاہیے۔
میں بہت کام میں مشغول رہتا ہوں اور اکیلا خط لکھنے والا ہوں — دیر ہو سکتی ہے)

GLOUCESTER, MASS.
AUG 21 7-PM 1963

US POSTAGE
AIR MAIL

A 86

S. KAZ-E-MAN AHMAD SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD. CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI. (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

SECOND FOLD

PARIS

مورخہ ۱۱ مارچ ۶۶ء -

بھائی جان -!

کل شام تمھارا خط ملا تھا اور اُس میں عرفان احمد کا بھی خط تھا - عرفان احمد سے کہدو کہ اُن کے خط کا باقاعدہ جواب دیا جائے گا - بہت اچھا لکھتے ہیں - تحریر بہت اچھی ہے -

پتہ نہیں کہ بنک میں تین ہزار ہیں بھی کہ نہیں لہذا حفظِ ماتقدم میں دو ہزار روپیہ کے لیے بنک کو ایک خط لکھدیا ہے اور اُس کی ایک کاپی تمھیں بھی روانہ کر رہا ہوں تاکہ اِس سلسلہ میں دیر نہ لگے اور اِس کاپی کی بنیاد پر جو تمھیں روانہ کی جارہی ہے بنک جاکر فوراً یہ کام خود ہی کرالو - مجھے بالکل یہ اندازہ نہیں کہ بنک میں ہیں کتنے پیسے - بہر کیف دو ہزار سے زیادہ تو لازمی ہوں گے - دراصل نسیم صدیقی نے ۵۰۰۰ روپیہ کسی اور کام میں لگا دیئے تھے - پتہ نہیں کہ اُن کے ۱۰۰۰۰ ہوئے کہ نہیں - بہر کیف یہ پیسے (۲۰۰۰) لے لو اور اِس دوران میں کوئی اور صورت کی جائیگی - یعنی اُس چیک کا بندوبست کیا جائے گا -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی -

پیرس کے اخراجات - ؟ بس کچھ مت پوچھو اور پھر اپنی طبیعت کی اُفتاد - ایک وقت کھانا کھایا جائے گا مگر مہنگی جگہ پر - کام کی شدت میں نہ تو شام و سحر کا ہی پتہ چلتا ہے کہ کب ہوئے اور کب گذر گئے اور نہ بھوک ہی لگتی ہے - ویسے معاملہ اپنے مزاج اور افتاد کے مطابق بالکل موزوں ہے - صرف کام کیئے چلے جاتے رہنے کی ضرورت پڑے -

قمر عباس آ رہے ہیں - مارچ کے آخر میں - اُن کے ہاتھ کچھ روانہ کیا جائے گا - جو کچھ سمجھ میں آئے گا -

گھر والوں کو یاد کردینا اور دعا و سلام کہدینا -

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں - عرفان احمد کے خط کا جواب عنقریب روانہ کروں گا - مگر اِس دوران میں سید سلمان احمد یا سید سلمان احمد کا کوئی خط آنا چاہیئے - تمھارا

صادقین

PARIS.
1.4.64

بھائی جان ۔

کل شام تمہارا خط ملا ۔ مجھے خود یہ خیال ذہنی طور پر دباؤ ڈال رہا تھا کہ کئی روز سے گھر کو خط نہیں لکھا ہے ۔ بہرکیف ایک روز
دو تین دن پیشتر لکھ رہا تھا اور جس انداز سے خط شروع ہوا تھا اُس کو جاری رکھنے کیلئے کافی وقت اور جمعیت خاطر درکار تھی
اِس وجہ سے وہ خط نہ تو مکمل ہو سکا اور نہ ہی (غیر مکمل ہونے کی وجہ سے) روانہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اُس میں اِس بات کی تاویل اور
نفسیاتی اُلجھنوں اور زندگی کی ٹریجڈی اور اداسیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کی وجہ سے انوار صاحب کا خط بھی روانہ نہیں
کیا جا سکا یعنی ۔ خیر ۔ اِس میں اُن کے قلیل قیام کو اور دکانوں کے ساڑھے چھ بجے بند ہو جانے کو اور اُس وقت تمہارا
خط جس میں تم نے پیمائش لکھی تھی اُس کو جیب میں اُس وقت نہ ہونا ۔ ان سب امور کو دخل ہے اور پھر یہ کہ اپنا رویہ زندگی
میں خود مفلر سے چشمہ صاف کرتا ہوں ۔ چونکہ رومال خریدنے کی ضرورت ہے لیکن رومال خریدنے والے رویہ کی اپنے اندر نفی
ہے ۔ لہذا اپنے پاس رومال نہیں ہے اور اِسی رعایت سے باقی چیزوں کے بارے میں اندازہ لگا لو ۔ کہ کیا حلیہ ہوگا اور
اِس رویہ کی نفی کی وجہ سے تکلیف ہی اُٹھا رہا ہوں مگر یہ کہ بس کی بات نہیں ہے ۔ بہرکیف میں نے وہ خط جو انتہائی درجہ
کی مصروفیات کے باوجود لکھنا شروع کیا تھا اور پھر یہ کہ وہ طول بھی پکڑ گیا تھا ۔ روانہ نہیں کیا ۔ مکمل نہ ہو سکا ۔
خیر ۔ دیکھا جائے گا ۔ پیرس آ کر خود ہی پسند کر کے لیجاؤ ۔ ورنہ یہ کہ یہ رنگ اچھا نہیں ہے ۔ اور یہ تنگ ہے اور وہ ڈھیلا ہے
خیر یہ بھی دیکھا جاتا ۔ مگر مطابقت ہی نہیں تھی ۔ بالکل نہیں ورنہ کچھ نہ کچھ اچھا ۔ بُرا ۔ ڈھیلا یا تنگ ہو ہی جاتا ۔ یعنی خیال
اِس خیال سے کہ ہو جائے ۔ چاہے ٹھیک ہو کہ نہ ہو مگر ہو جائے ۔ اِس خیال سے کچھ نہ کچھ ہو سکتا تھا مگر قلت وقت کی وجہ سے
نہ ہو سکا ۔ دکانیں بند ہو گئیں ۔ خیر ۔ دیر آید درست آید ۔

اچھا ۔ پیرس کا ایک مشہور ماہنامہ ہے "لاموند اے لاوی" LE MONDE et LA VIE ۔ کل کسی کیفے
میں ایک نوجوان اُس کو پڑھ رہا تھا اور مجھے اُس میں اپنا نام بھی دکھائی دیا ۔ یہ اپریل کا شمارہ ہے ۔ یہ ایک دبیز میگزین ہوتی
ہے ۔ اور سیاست، ثقافت وغیرہ پر اعلیٰ درجہ کے مضامین ہوتے ہیں ۔ مجھے تعجب تھا کہ اپنا سفینہ اِس میں کیونکر ہے ۔
اگر دیکھا جائے تو پاکستان کے لحاظ سے خبر ہے ۔ اِس کے باقی مواد آدھے حصے کا ترجمہ کرا کے چھاپ سکتے ہو ۔ اہم ہے ۔ مگر
LE MONDE et LA VIE کا حوالہ دینا ضروری ہے ۔ اِس رسالے میں جنگ عظیم کے سلسلے میں پیتاں (مارشل)
اور ویگاں (جنرل) پر مضمون ہے ۔ جے ۔ پی ۔ سارتر پر کچھ ہے اور امپریشنزم کے آرٹ موومنٹ پر کچھ ہے اور
اپنے اوپر ہے ۔ بس ۔ باقی عصر حاضر کے نفسیاتی حالات پر ۔ خیر باقی چیزوں سے بحث نہیں ۔ تراشہ روانہ کر رہا ہوں ۔
یہاں پر اخباری مضامین سے زیادہ میگزینوں کے مضامین کی اہمیت ہوتی ہے ۔ اور اِس قسم کی سوشل میگزینوں میں
آنے کی نوبت بہت دیر میں آتی ہے ۔ تعجب ہے کہ اِس میں کیونکر ہے ۔ شاید اِسی کو غیب کی مدد کہتے ہیں ۔
یہ پیرس کا رسالہ ہے ۔ لاکھوں میں چھپتا ہے ۔ غیر ملکی ہے اور لاکھوں لوگ اِس کو پڑھتے ہیں ۔ اچھا ہے ۔
جو تصویریں اِس میں چھپی ہیں وہ وہ ہیں جو سال گذشتہ کراچی میں بنی تھیں ۔ ارشاد کو دکھا دینا ۔ بلکہ ترجمہ کرا کے اور
رسالے کا حوالہ دیکر کیونکہ مشہور و معروف رسالہ ہے چھپوا دینا اور شروع کا حصہ ایسا ہے جو ضروری نہیں ہے مگر باقی
نصف حصہ پاکستان کے لحاظ سے ٹھیک ہے ۔ کیونکہ شروع کا حصہ وہاں کے لوگ جانتے ہیں تو ضروری نہیں ۔

سوشل میگزین اور پیرس کی نوبت آتی نہیں ہے۔ سوشل میگزین سے مطلب ہے کہ خالص آرٹ کا رسالہ نہیں بلکہ ادب اور سیاست وغیرہ
اور تمدن سے متعلق ہو اور اس کے پڑھنے والے بہت ہیں۔ خیر۔ اس بات کو بھی چھوڑو۔ کام اچھا ہو رہا ہے۔ میں رات کو الونیو کیلبر پر اور
دن میں رُو دو رِلی لاگ پر کام کرتا ہوں۔ اور پیرس کے مہنگے کھانے اور پینے کی جھنجھٹ پر اپنا باقی وقت وغیرہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اچھا ہے۔
تم یہ کہ کام ٹھیک ہو رہا ہے اور حالات سازگار ہیں بلکہ زیادہ موزوں اور مناسب ہیں۔ بڑی بڑی تصویریں بن رہی ہیں۔ خود میں
ابھی نمائش دم لینے اپنا شوق نہیں رکھ رہا۔ گیلری میں ویسے اپنی ہی اپنی نمائش ہے اور گیلری میں اپنا پورا پورا عمل دخل ہے۔ نمائش
اعلیٰ پیمانے پر بہتر ہر قسم کی ہوگی۔ اطمینان رکھو۔ اور نمائش کے بعد یا دوران میں اخباروں وغیرہ میں کچھ آئے گا۔ ابھی تو کچھ ہو رہا
ہے اور اعلیٰ ترین معیار پر۔ آرٹ کی دنیا کے صاحبان لست و کشاد کا اپنے انداز کی دل چسپی اور ان کا اصرار کہ مستقل پیرس میں رہنا
چاہیے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس بات کی تاکید اور مجھے لحاظ تو آتا ہی ہے کہ اگر کمٹمنٹ کرتا رہوں تو پھر "مجھ حیرت ہو کر دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی"
قصہ مختصر یہ کہ یہاں ایک گیلری "شارپان تیئے" ہے۔ اس گیلری کا ۱۹ویں اور ۲۰ویں صدی کے آرٹ کی نشو و نما اور تدوین میں
بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس گیلری کا بزرگ ڈائرکٹر بھی اپنا پشت پناہ ہے اور اپنی گیلری پر تین لوگ میں صرف اپنا کام دکھانے دم لیتے ہیں۔ یہ حصہ
کوئی تین ہفتے کا گزرا آیا تھا اور بہت تعریف اور یہ تاکید کر گیا تھا کہ پیرس سے نہ جانا اور میں اپنی گیلری میں "اسکول آف پیرس" کی
نمائش جو اس سال کی ہوگی اس میں تمہاری تصویر کی نمائش بھی کروں گا۔ بہرکیف وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل شکل ہے۔ ممکنہ نامکمل ہے۔
نسو اور شکو میں سے کسی کو جو کھانا پکانا جانتی ہو، سوچ رہا ہوں کہ پیرس بلا لوں۔ پیرس میں اماں کی اطلاع کے لیے
لکھ رہا ہوں گا وا گوشت اور پالک کی چھلیاں مہنگی غذائیں ہیں۔ اور میں یہی کھاتا ہوں۔ مگر واقعی کھانا کھاتے کھاتے اکتا
سیر ہو چکا ہوں کہ یہاں آ گیا ہوں کہ نسو یا شکو میں سے کسی کو یہاں بلا لیا جائے کہ ذرا پکا کے دکھاؤ لہٰذا ان دونوں سے کہو کہ کھانا پکانا
سیکھیں۔ پیرس میں اُردو کی کھچڑی کھانے کا تصور کرو۔ کیا لطیفہ ہے۔ یا بیسنی روٹی یا چنے کی دال کے کریلے۔ مگر کریلے
یہاں ہوتے نہیں ہیں۔ خیر۔ اچھا اور کیا۔ ہاں اپنے ٹکٹ کے بیکار اور بے مصرف ہو جانے میں ایک ماہ اور باقی ہے۔ وہ کہتے
ہیں یعنی کمپنی والے کہ صرف میڈیکل وجوہ پر اس کی مدت بڑھ سکتی ہے ورنہ اور کوئی صورت نہیں۔ میں اس سلسلے میں کسی ڈاکٹر سے
کوئی ترکیب سرٹیفکیٹ تو لگا کہ یہ فی الحال ہوائی سفر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ اگر یہ نسخہ کام کر گیا تو پھر ایک
حکم ٹک جائے گا۔ ملوث اتنا ہوں کہ شاید یعنی پیرس میرا "تھا ان والوں" ملوث ہوں کہ چھوڑ دوں تو بہت سے کام [illegible]
ہو جاتے ہیں۔ پھر بھی دیکھا جائے گا۔ جو کچھ بھی ہوگا۔ ممکن ہے ٹکٹ بیکار ہی جائے۔

ہاں "پے تو روما" (امریکن سفارت خانے والا پرچہ) اور "دو منزدر لو" کی ایک ایک کاپی جلد روانہ کر دینا کیونکہ میں اپنی
گیلری کے مالک کو دینا چاہتا ہوں۔ فوراً اور ضرور۔ پتہ نہیں آخر الذکر میں کیا انداز ہے۔ خیر جو کچھ بھی ہو۔ مگر یہ کہ آخر الذکر
کی سرخی (عنوان) کی پشت پناہی اگر کرنی چاہو تو میں یہ جو تراشہ "لاشو ندا لے لاوی" کا روانہ کر رہا ہوں اس کا ترجمہ
کرا کے جلد دو تو دونوں کی ٹائمنگ مناسب ہو جائے گی۔

جگہ ختم ہو رہی ہے۔ گھر والوں کو یاد کر دینا۔ امید ہے کہ سب کی صحت اچھی ہوگی اور ہر طرح خیریت ہوگی اور بچے خوش ہوں گے
بھابی جی اور حسن اچھی طرح ہوں گی اور طبیعت اچھی ہوگی۔ اماں اور ابا کی صحت اچھی ہوگی۔ سلطان احمد پڑھ رہے ہوں گے۔
سلطان احمد گفتگو کر رہے ہوں گے اور عرفان احمد کچھ دنوں کے گھر آ رہے ہوں گے۔ سیمیں فاطمہ بات چیت کر رہی ہوں گی۔ شیریں فاطمہ
کھیل رہی ہوں گی اور نسرین فاطمہ کود رہی ہوں گی۔ اگرچہ اس وقت جبکہ میں خط لکھ رہا ہوں گھر پر صبح ہو رہی ہوگی۔
امید ہے کہ ہر طرح حالات ٹھیک ہوں گے۔ خط جلد ہی لکھنا۔

تمہارا صادقین

پیرس ۔ ۱۴ اپریل ۹۶ عیسوی

بھائی جان ۔

اُن کے اباجی کے خط سے معلوم ہوا کہ شمّوں آموں کی رکھوالی کر رہی ہیں ۔ اور نکھر بھی رہی ہیں ۔ بہرحال اُن کی بیٹھیاں تو اور شیریں فاطمہ کو مطلع کر دو کہ اُن کے خط کا جواب جلد از جلد یعنی ایک دو روز میں آنے والا ہے ۔ سوفان احمد کا بھی خط آیا تھا ۔ اُمید ہے کہ ٹکڑے ہو رہے ہوں گے اور چھوٹی ایّو کی جملہ خدمات میں وقت گذارتے ہوں گے ۔ نسرین فاطمہ کیا کہتی ہیں ۔ سلطان احمد کے کیا تیور ہیں؟ اور سلمان احمد کے کیا مشاغل اور مصروفیات ہیں ۔ بہرحال اِن لوگوں سے یہی کہدو کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے ۔ دیر آید درست آید ۔ کچھ نہ کچھ آ ہی جائے گا ۔ انوار صاحب تھوڑی دیر پیرس میں ٹھہرے اور پھر اپنے ہی مشاغل میں تھے تو اِس وجہ سے کچھ خریداری کرنے کی بن نہیں پڑی اور وہ خط جس میں تم نے نام لکھی تھیں وہ بھی جیب میں نہیں تھا ۔ ہڑبونگ اور آپا دھاپ میں کچھ لیا بھی جاتا تو وہ اچھا ہونے کے اتفاقی طور پر بہت کم امکانات تھے ۔ بہرکیف اور پھر اپنی افتادِ طبع اور انتہا پسندی اور اِس قسم کی اشیاء کے خریدنے میں اپنا اناڑی پن ۔ مثلاً مرحوم تائے شیرا سے اگر یہ کہا جاتا کہ عطر اور ریشم لادو تو یہ اُن کے بس کی بات نہیں تھی ۔ مزاجی افتاد اور روّیہ کی بات ہے ۔ آم ، امرود یا ارن خربوزہ تائے شیرا خریدنے کے لئے ایک روّیہ رکھتے تھے ایک ڈھنگ اور ایک مزاج رکھتے تھے ۔ ریشم اور عطر یا چنبیلی کا تیل خریدنے کے لئے جو روّیہ چاہئے وہ اُن کے برادرِ کلاں میں یقیناً ہوگا ۔ وہ رکیول جاؤ اپنے باوا ہی کو لے لو ۔ دکانوں میں جا کر مختلف کپڑوں کا جائزہ لے کر اُس میں سے ایک منتخب کرنے والا روّیہ اُن میں بھی نہیں ہے ۔ یا کہ بڑے کے کسی جولاہے نے جو کچھ دیدیا وہ ٹھیک ہے اب وہ اگر ماموں منصوری کو دیتے کہ بھائی میں آپ کی شیروانی کے لئے کپڑا لایا ہوں تو وہ یہ کہتے کہ بھیا میاں یہ کیا اُٹھا لائے ہو ۔ عطر ریشم خریدنے والا روّیہ مثلاً ماموں متقی حسن میں پایا جاتا ہے ۔ اُن سے اگر یہ کہو کہ ارن خربوزہ خرید کے لادو تو اُن سے نہیں لایا جائے گا ۔ میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو نہ تو ارن خربوزہ ہی ٹھیک خرید سکتا ہے اور نہ ریشم ہی ۔ روّیہ ہی نہیں ۔ جن میں روّیہ ہوتا ہے وہ خواہ مخواہ (چاہے خریدنا ہو کہ نہ ہو) پھر بھی جبلی طور پر ، غیر ارادی طور پر اِن چیزوں کو دیکھتے رہتے ہیں ۔ اور چیز نظر میں رہتی ہے کہ کونسی اچھی ہے اور جیسے ہی خریدنے کا وقت آتا ہے جھٹ سے فوراً خرید لیتے ہیں ۔ مزاجی افتاد کے اعتبار سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کوئی بھی چیز نہ ارن خربوزہ نہ کچھ بھی اچھا نہیں خرید سکتے ، اِن لوگوں میں باوا ہیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے بھائی سوز بھی اور چھوٹے ماموں اور میں ۔ جیسے تم دو مہینے کی چھٹیوں میں غازی آباد سے آئے ہیں تو بھائی سوز اُن کو قلفیاں کھلا رہے ہیں ۔ یا چھوٹے ماموں کے ساتھ ہم لوگ تب تھے اور وہی پھلکیاں کھلا رہے ہیں یا میں سوفان احمد کو آئس کریم کھلا رہا ہوں ۔ ہم لوگوں کا (بھائی سوز ، چھوٹے ماموں اور میں) یہ روّیہ اور یہ طریقہ ہے ۔ مزاجی افتاد کی بات ہے یہ ۔ اب اگر سلمان احمد اور اُن کے برادری کے لوگ یہاں ہوں تو آئس کریمیں کھا رہے ہوں وغیرہ وغیرہ ۔ میں یہاں شمّو کی عمر کی ایک بچی کو اکثر پیسے دیا کرتا ہوں اور نسرین شیریں کی ہم عمر بچیوں کو کبھی کبھی کینڈی (مٹھائی شوکولا) وغیرہ دلائی جاتی ہے ۔ بہرکیف سلمان احمد اور اُن کی بہنوں بھائیوں سے یہ کہدو کہ "دیر آید درست آید" چچا جان اپنے اندر روّیہ پیدا کر رہے ہیں اور کوئی اچھی ہی چیز آئے گی ۔

روّیہ اور جذبہ دو الگ چیزیں ہیں ۔ قوتِ خرید کے باوجود بھی اگر کچھ نہ خریدا جائے تو کرب ناک بات ہے اور میں اِس کرب سے دوچار ہوتا ہوں ۔ اِس کو تاویل یا معذرت سمجھنا ۔ بہرکیف ۔ ہرچہ باداباد ۔ کرسچیان ڈیور کے یہاں کی کچھ شیشیاں نظر میں ہیں اور دیگر وغیرہ ۔ اگرچہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تائے شیرا کا چنبیلی کا تیل خریدنا یا بھتیا بدرُل کا کوئی تجریدی آرٹ کا مجسمہ خریدنا اور پسند کرنا ۔ خیر ۔ اگر پسند نہ آئے تو اُس میں اپنا قصور نہیں ہوگا ۔ اناڑی پن پر محمول کرنا اور پھر یہ کہ اپنی اپنی آنکھ ہے ۔ کسی کو کچھ اچھا لگتا ہے اور کسی کو کچھ ۔

گذشتہ دنوں میں کوئی چیز نہ بھیج سکنے پر بچے مایوس ہوئے ہوں گے اور مجھے کوفت ہوئی ہوگی اور مجھے کرب۔ اگرچہ تم نے تو
کوئی ایسی فرمائش بھی نہیں کی۔ معمولی اور قلیل اپنا جذبہ۔ تو اُس سے کچھ زیادہ ہی لینے کا اور سکت بھی اور گنجائش بھی۔ پھر بھی نہیں
ہوسکا۔ کرب ناک بات ہے۔ خیر اماں سے کہو کہ سلطان احمد اور اُن کی برادری کو آج معمول سے زیادہ پیسے دیدیں اور چھوڑیں
کا کھلا ہوا لائسنس بھی۔ مگر یہ کہ حیرت سے آگے جانے کی ممانعت ہے۔ سلطان احمد نے لکھا تھا کہ وہ بینک میں تھی کچھ پیس انداز
کر رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ ہاں بینک پر یاد آیا کہ وہاں یونائیٹڈ بینک والوں کا جو یہاں خط آیا تو اُس سے معلوم ہوا کہ ابھی کچھ اور
بھی میزان وہاں باقی ہے اگر تمھیں تنخواہیں نہ مل رہی ہوں تو گنجائش ہے۔ ایک رقعہ اور لکھا جا سکتا ہے۔ اُن کے خط میں یہ بھی
لکھا تھا کہ اگر تم ۱۳ فرینک داخل کرو تو قانونی ضابطہ میں اُس کے ۲۰ روپیہ مانے جائیں گے۔ خیر دیکھا جائے گا۔

آج شام اپنی ایک چھوٹی سی تصویر کوئی دو فٹ لمبی اور ڈیڑھ فٹ چوڑی دو ہزار تین سو فرینک میں بکی۔ ایک
اور بھی بکنے والی۔ جو تصویر بکتی ہے اُس میں سے چالیس فی صدی گیلری کا ہوتا ہے۔ اپنی گیلری کا مالک انتہائی شفیق
اور مہربان اور خلیق اور رئیس و مہذب آدمی ہے۔ تصویر اگر بکتی ہے تو اِس میں تصویر میں تو تھوڑا بہت آرٹ
ہوتا ہی ہے لیکن اُس کے بیچنے میں اور بھی زیادہ آرٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ گیلری کی چابی میرے ہی پاس رہتی ہے۔
ہاں۔ جس مکان میں میں رہتا ہوں اِس کے زمین دوز حصے میں جس کے روشن دان سڑک پر ہیں بہت بڑے بڑے
کمرے اور کورائیڈر ہیں اور روشن جگہ ہے۔ کام کرنے کے لیے آئیڈیل۔ یہ جگہ تمام کی تمام اپنا اسٹوڈیو بن گئی ہے۔
اور یہ واحد مکان ہے جس میں باغ بھی ہے کیونکہ اِس علاقے کی زمین کا ہر انچ کارآمد ہے لہذا گارڈن کی لگژری غیر معمولی
چیز ہے اور پھر یہ کہ موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ پتیاں نکل پڑی ہیں اور اپنے پاس اتنی جگہ ہے اسٹوڈیو میں کہ میں ایک
پریس خریدنے کو سوچ رہا ہوں تاکہ کندہ کاریوں وغیرہ کے پرنٹ اپنے ہاتھ سے ہی نکال لیا کروں۔ کام کرنے کے لیے بہترین
صورتِ حال ہے۔ اور پھر یہ کہ یونہی ہے۔ یہ غیب کی بے حساب مدد ہے۔ ورنہ۔ آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک۔
بالائی حصے پر اپنی رہائش ہے۔ اور وہی پابندی اور قدغن (اپنی ہی طرف اور اپنی ہی طبیعت کی وجہ سے) ہے جو گھر
پر ہوا کرتی ہے۔ ایسی بزرگوں کے سامنے ترفار کے سامنے کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں ہو سکتی۔ کتنا شفیق اور خلیق
بزرگ ہے جس کے مکان میں ہوں۔ میں کہہ نہیں سکتا۔ یہ سب اپنے گیلریسٹ موسیو تراں فورتز کی مہربانی ہے۔ کاروباری
وجہ سے نہیں بلکہ رئیس الطبع ہونے کی وجہ سے۔ چشم سیر ہونے کی وجہ سے یہ شخص مہربان ہے۔ ورنہ مجھے پیرس میں کون جانتا
ہے۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ یہاں لوگ نام خریدتے ہیں۔ اور نام بنتا ہے عمر گذر جانے کے بعد وہ بھی اگر قسمت اور حالات ساتھ دیں۔
خلاصہ یہ کہ غیب کی لامحدود مہربانی ہے۔ مگر یہ مت سمجھو کہ زندگی بس تختۂ گل ہے۔ بستر گل بنی ہوئی ہے نہیں۔
محنت اور مشقت ہے۔ خلش اور جستجو ہے۔ ایک درد ہے۔ ایک عرق ریزی ہے۔ مگر یہ کہ حالات آئیڈیل ہیں۔
کوئی بیس دن کے بعد ٹکٹ بیکار ہو جائے گا۔ کشتیاں نذرِ آتش ہو جائیں گی۔ موقع کام کرنے کا ہے اور لاجواب ہے۔
اتنا اچھا ہے کہ سان گمان اور خواب میں بھی اِس کا تصور نہیں ہو سکتا تھا۔ پیرس ہے یہ۔ اور جو ہے سے بڑھ گیا ہے۔
کیا اسٹوڈیو ہے اور کیا موقع ہے اور کیا لوگ ہیں۔ چشم بددور۔

ہاں تو میں لکھ رہا تھا کہ زندگی ایک جہاد ہے۔ ایک تگاپوئے دمادم ہے۔ ایک فکر ہے۔ ایک جدو جہد ہے۔
بستر گل نہیں ہے۔ ورنہ غیر ملک۔ الاماں۔ امریکہ اور انگلستان ایسے غیر ملک نہیں ہیں کیونکہ وہاں کی زبان
تو آتی ہے۔ فرانس تو بالکل ہی غیر ملک ہے اور پیرس۔ یہاں پیسہ خرچ کرنا دنیا میں سب سے زیادہ آسان کام ہے

اور پھر کمانا سب سے زیادہ مشکل اور بیہودہ بھی آرٹ سے۔ تو تقریباً ناممکن کے قریب ہے۔ مگر یہ کہ گنبدِ فیروزہ طاق
کی گردش کچھ اِس انداز سے ہے کہ عید اور شب برات (شبرات) ہے اور زندگی ہے۔ مگر یہ کہ فکر تیر رہی ہے اُس کے درمیان
میں۔ گذشتہ اگست کے بعد سے نہ کوئی وظیفہ ہے نہ کچھ صرف چرخِ کہن کی مہربانی ہے کہ الٹے تلٹے کے ساتھ زندگی گزر رہی
ہے۔ مگر محنتی اور جفاکش آدمی ہوں۔ سخت جان ہوں۔ ورنہ جو اندازِ زندگی ہے اور جو اِس کی تیز رفتاری ہے وہ
ناگفتہ بہ ہے۔ آج اپنے اسٹوڈیو میں کچھ برو حکمنٹ لگائے گئے ہیں اور میں ایک عدد خوب بڑی ایش ٹرے خرید لایا ہوں۔
مگر یہ کہ آج کی رات کام نہیں کر رہا ہوں تمھیں خط لکھ رہا ہوں۔ یہاں مونپارناس میں ایک کیفے لا روتوند ہے جہاں
لینن اور ٹراٹسکی کا جلاوطنی کے زمانے میں ٹھکانہ تھا اور موڈگلیانی [illegible] وغیرہ کی جوانی بھی یہیں خراب ہوئی تھی۔
بہرکیف اِس کا مالک اپنا دوست ہو گیا ہے اور کبھی کبھی اپنی دعوت (ڈنر) بھی کرتا ہے۔ ایک دن مذاق مذاق میں ایک (اک)
اجنبی لڑکی کی وہاں تصویر بھی بنی۔ وہ اُس نے دیوار کے شیشے پر لگا رکھی ہے۔ اور مجھے پسند نہیں ہے۔ بہرکیف آج کی شام
وہیں گذری، کھانا بھی وہیں کھایا گیا اور کونیاک کا شغل بھی اُس کے اصرار پر وہیں ہوا۔ ردِ دعوت یہاں اخلاقی طور
پر اچھی بات نہیں سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا میں نے کج اخلاقی کا ثبوت نہیں دیا۔

ہاں۔ تین چار روز ہوئے کہ تمھارا خط ملا تھا۔ اور وہ تراشہ بھی اُس میں تھا۔ میرے خیال میں اب بہت ہو گیا
اور اب کچھ وقفہ اور تعطل کی ضرورت ہے ورنہ ساکنانِ شہر اُکتا جائیں گے۔ مگر یہ کہ بات ہی ٹھیک۔ اُمید ہے کہ اثر
اچھا ہی ہوا ہوگا۔ بہرکیف آئندہ کچھ تعطل ضروری ہے۔ اپنی نمائش اپریل میں نہیں ہو رہی۔ ویسے تو ہر روز ہی
ہو رہی ہے لیکن یہ کہ باقاعدہ طریقے پر مستقبل قریب میں نمائش ہوگی۔ گیلری اپنی ہی ہے۔ یعنی یہ کہ اپنی مرضی ہے۔
اصل میں کام ہونا چاہیے اور اُمید ہے کہ ہوگا۔ اچھا ہی ہوگا۔ کافی کچھ ہوا بھی ہے۔ اچھا ہوا ہے۔ نمائش اعلیٰ پیمانے پر
ہوگی۔ اور جب ہوگی تو مطلع کروں گا۔ (ویسے تو ہو ہی رہی مستقل)۔ میں اگر آرٹ کے بازار کی پیچیدگیاں تحریر
کروں تو خواہ مخواہ جمع بھی ہو جائیگی اور میں بھی تنگ آ جاؤں گا اور تم لوگوں کے لیے بھی اُس کا پڑھنا کچھ دلچسپ
نہیں ہوگا۔ مختصر یہ ہے کہ اسٹاک ایکسچینج۔ پیرس کا سٹہ بازار۔ وہاں مختلف کمپنیوں کے حصص کی قیمت کے اتار
اور چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اور یہ اتار چڑھاؤ بالواسطہ تصویروں کی خرید فروخت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حصص کی
قیمت اگر بڑھ رہی ہے تو لوگ تصویر خریدنے کے موڈ میں ہوتے ہیں۔ بہرحال۔ اور پھر میں بھی یہ اندازہ لگا رہا ہوں
کہ میں اب جو کام کرنے والا ہوں وہ گذشتہ کام کے مقابلے میں زیادہ اچھا ہوگا۔ لہٰذا وہ کام جو ہو رہا اور ہونے والا ہے
وہ بھی نمائش میں کیوں نہ شامل ہو تاکہ اور بھی زیادہ اچھی ہو۔ ورنہ یہ کہ گیلری میں اپنا کمرہ ہے، پورا اختیار
ہے جس وقت مرضی ہو نمائش ہو جائے اور پھر یہ کہ کاموں والی کتاب بھی اگر نمائش سے پہلے تیار ہو جائے تو اُس کا
فوراً نمائش کی کامیابی پر اثر پڑے گا۔ مختصر یہ ہے کہ نمائش اپریل میں نہیں ہو رہی۔ اچھا ہے۔
وہی بات جو میں سلطان احمد اور اُن کی برادری کو لکھ چکا ہوں کہ — "دیر آید درست آید"
اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ میں ابھی آ نہیں رہا۔ جب سردیاں یہاں گذر گئیں تو موسمِ بہار یہاں کیوں نہ گذارے۔
ٹکٹ دوسرا لے لوں گا۔ دیکھا جائے گا۔

تو پیڑوں میں پتیاں آ رہی ہیں، پھول کھل رہے ہیں اور گل فروشوں کی دکانیں رنگا رنگ ہیں، موسم خوشگوار ہونا
شروع ہو گیا ہے اور اپنے اسٹوڈیو میں کام کرنے کا بہترین ماحول ہے۔ سب کچھ ہے۔ رنگ روغن سے مطلب ہے۔
کینوس کہاں۔ بس کھڑکیوں کا جغرافیہ نہ پوچھو۔ عجیب ہے۔ یہ اپنے اسٹوڈیو کی بات ہے۔ واہ رے غیب۔
یونس آ ترس اتنی غیر جگہ نہیں ہے جتنا کہ پرس ہے مگر واہ رے غیب۔ ٹھاٹ ہی ہیں۔ الامان۔ اور کیا کہوں
بس یہ کہ — "ہر ایک رند کی ہوتی ہے غیب سے امداد" واقعی۔ یہ بات سچ ہے۔ رند سے مطلب یہ کہ
"ہرچہ بادا باد" والا جو زندگی کی طرف رویہ ہے وہ بھی اللہ میاں کی بڑی دین ہے۔ قناعت اور استغنا والا
رویہ اگر ہو تو "ستم منم" کھل جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی تجربہ ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سمعوں یاد آ رہی ہیں۔ انہیں پیار کر لو ذرا۔ ان کے چچا جان کی طرف سے۔

اور شیرین فاطمہ سے کہہ دو کہ ان کے خط کا جواب جلد از جلد یعنی دو اک روز میں دیا جائے گا۔

اور نسرین فاطمہ کو مطلع کر دو کہ الماری میں بہت سے ہینگر ہیں لیکن اپنا اوور کوٹ دروازہ کی چٹخنی پر
ٹنگا ہوا ہے۔ اور عرفان احمد کو بتاؤ کہ جب کبھی چچا جان آئیں گے تو تمہارے لیے برف بیٹریاں لائیں گے
اور سلطان احمد سے کہو کہ اے جامہ زیب تو تو اگر کاڑھا بھی پہنے تو تیرے جسم پر جا کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلک
ہے۔ ریشم ہے۔ بابات۔ کیا ہے۔ بہت کچھ اچھی چیز معلوم ہوتی ہے۔ اور سلمان احمد کو بتاؤ کہ تمہارے
مردانہ حسن کی داد سب سے زیادہ پیرس ہی میں مل سکتی ہے۔ کیا بات ہے۔ چشم بد دور۔ بقول بزرگاں:
اللہ اپنے حفظ و امان میں رکھے اور طاقت ور بنائے۔ تندرست کرے اور توانا کرے اور شعور دے
نیک و بد کی تمیز دے۔ ان کے ابا جی کے خط سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ پڑھنے لکھنے میں لگے ہوئے ہیں۔ امید ہے
کہ سب اچھے نمبروں سے پاس ہوں گے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ حسن بھی کافی محنت سے پڑھ رہی ہیں۔ اللہ اس کی
محنت کی راحت اور اجر دے اور سرخرو کرے اور کامیاب کرے۔ بھابی جی کیسی ہیں اور ان کی طبیعت
کیسی ہے۔ امید ہے کہ آرام کرتی ہوں گی اور طبیعت کے بندوانہ انداز کو برطرف کر کے کھانے پینے اور آرام
کی طرف توجہ کرتی ہوں گی۔ ورنہ تبلیغ کی ضرورت ہے کہ آرام کرو اور دودھ پیو۔ شو بزرگ تو ایک
طرف اب تو ماشاءاللہ اولاد بھی تبلیغ کر سکتی ہے۔ وہ تو وہ۔ ان کے اعزا کو بھی یاد کر لیا جاتا ہے۔
شرو شو ہی تو خیر مذاق کی بات ہے مگر اس میں ایک خلوص کی لہر شامل ہوتی ہے۔ وہ بھی ان ہی کی
خوشنودیٔ طبع کے لیے۔ اور کیا۔ امید ہے کہ ان کی صحت اچھی ہو گی اور خوش ہوں گی۔

سمعوں کو پیار کرو یعنی میٹھی کو اور شیرین فاطمہ کو بتاؤ کہ ان کو اپنے خط کے جواب کا دو تین روز
اور انتظار کرنا ہوگا اور پھر اس کے بعد وہ فوراً ہی خط لکھیں گی۔ اپو (نسرین فاطمہ) کے مزاج کے بارے
میں مطلع کریں گی اور عرفان احمد کی خیریت خاص طور سے لکھیں گی۔ اور سمین فاطمہ کے بالوں کی لمبائی
اور انداز آرائش بتائیں گی۔ بابا اور اماں کو سلام کہہ دینا۔ بچوں کو دعا و پیار۔ بھابی جی اور حسن کو سلام۔
میں خود تمہیں یاد کرتا ہوں اور تمہاری صحت و سلامتی کا اور جامہ زیبی کا مشتاق اور خواہش مند ہوں
آخر الذکر تو ماشاءاللہ ہے۔ فکر مت کرو۔ اطمینان رکھو اور بچوں کو پیار کرو۔

تمہارا
بھالطیف

پیرس - ۲۰ اپریل ۶۴ء

پیاری ـــ شیرین فاطمہ شہزادی

یہ بتاؤ کہ اِس وقت ممو کیا کر رہی ہے ۔ تم نے آج
ممو کے بال کس طرح بنانے کا ارادہ کیا ہے ۔ سُرمہ ضرور
لگا دینا ۔ اور ۔ عرفان احمد تمہارا اور تم اُن کا خیال رکھتی ہونگی ۔
نسرین فاطمہ کیا کرتی رہتی ہیں ۔ پڑھتی تو زیادہ نہیں ہیں
اگر زیادہ پڑھا کریں تو اُن سے کہا کرو کہ اپو چلو اب
کھیلیں ۔ اور تمہارے بھائی صاحبان سید سلمان احمد اور
سید سلطان احمد تمہارا خیال رکھتے ہوں گے ۔
اور اباجی کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ تمہاری امی
بہت محنت سے پڑھ رہی ہیں اور بقول اباجی کے کہ اللہ
اُس کی محنت کی راحت دے اور کامیاب کرے ۔
تم بھی پڑھ رہی ہو ۔ کھیلا بھی کرو ۔
باجی کی طبیعت کیسی ہے ۔ اُمید ہے کہ اُن کی صحت

اچھی ہو گی اور آرام کی طرف توجہ کرتی ہوں گی۔

اچھا۔ ممّو صاحب کو تین چار روز ہوئے خط لکھا تھا۔ اُمید ہے کہ ملا ہو گا۔ اُس میں یہ بھی وعدہ کیا گیا تھا کہ عنقریب شیریں فاطمہ کو خط لکھوں گا۔

سب گھر والوں کو۔ ابا جی اور اماں جی کو سلام کہہ دینا۔ ممّو صاحب۔ باجی اور امی کو سلام کہہ دینا اور یاد کر دینا اور اپنے بہنوں بھائیوں کو چچا جان کی طرف سے تم خود ہی پیار کر لو پیاری۔

آج پڑھنا کچھ نہیں۔ کھیلنا۔ اور اماں جی سے ایک دو آنی لیکر الو کے ساتھ کچھ چٹورپن کرنا اور سیمیں کو بھی کھلانا۔

یہ جگہ جہاں سے بیٹھ کر یہ خط تم کو لکھا جا رہا ہے بند ہو رہی ہے۔ اس لیئے خط بھی ختم ہو رہا ہے۔ اب اور کیا لکھا جائے بس یہ کہ چچا جان تمہیں اور تمھارے بہنوں اور بھائیوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

تمھارے۔ چچا جان

PARIS

21.4.64

بھائی جان ---!

میں صرف کام کر رہا ہوں - (رنگ سازی و لوق مثنی)
باقی کام بقول شخصے اُس نیلی چھتری والے "رب بے نیاز"
کی طرف سے ہو رہے ہیں - خود بخود -
ٹکٹ اگر بیکار جائے تو جائے -
میں پیرس نہیں چھوڑ سکتا ایسے حالات میں -
کفرانِ نعمت ہوگا -
اِس وقت پیرس کو نہ چھوڑنا عین عبادت ہے - پیرس میں قیام
کرنا -- عین نمازِ تہجد ہے - اُس "رب کارساز" کی
لامحدود مہربانی ہے - کرم ہے - عنایت ہے - نوازش ہے -
پیرس میں -
ابھی فرانسیسی زبان کا "الف" بھی نہیں آیا ہے ...
.... اگرچہ ایک شدید قسم کی بے ہنگم زندگی اور بود و باش کے
انداز کی وجہ سے اپنی اعصابی حالت خراب ہے ... مگر یہ کہ

کام خود بخود ہی ہو رہے ہیں ۔ اور تو اور جاپانی اخباروں
کے نمائندے بھی اپنا کام دیکھنے آ رہے ہیں ۔ سلسلہ چل رہا ہے ۔
... لکھ ہی چکا ہوں کہ اپنی مستقل نمائش ہے ۔ اور "اللہ"
رزاق ہے ۔
بقول "مٹھے ٹھاٹ ہیں" ۔
اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ زندگی ملائم ہے ۔ سخت نہیں ہے ۔
سخت ہے ۔ بستر گل نہیں ہے ۔ آزمائش ہے ۔
چند روز پیشتر ایک خط لکھ چکا ہوں جو کہ
کما حقہٗ تفصیلی خط تھا ۔ اُمید ہے کہ ملا ہو گا اور اُس
سے دیگر صورتِ حال معلوم ہو چکی ہو گی اور کل تقریباً اتنے
ہی وقت شیریں فاطمہ کو بھی اُن کے خط کا جواب لکھ چکا
ہوں ۔ اس خط سے پیشتر وہ بھی مل گیا ہو گا ۔
۔ دیکھ رہے ہو کہ پیرس سے کس پایہ کی ، کس حد کی
خط و کتابت ہو رہی ہے ۔ مگر قضا خطوط کی بالاقساط نہیں
بلکہ یکمشت ادائیگی ہو رہی ہے ۔
"کون اللہ کو کہتا ہے کہ رزاق نہیں"
رازق ہے ۔ کارساز ہے ۔ گذر اوقات اور بود و باش ہو رہی
ہے ۔ زندگی کے شدائد ایک طرف ۔ وہ بھی ہیں اپنی

جگہ پر۔ جہاد ہے۔

سلمان احمد سے پوچھو بلکہ پوچھو کیا وہ خود ہی
لکھدیں کہ یہ میرا کونسا خط ہے۔ خطوں کا اب تک
کتنا اسکور ہو چکا ہے۔

اور ثمین فاطمہ جن کی عرفیت بتول فرمان کے
اور شلو کے "ثمیما" اور بتول میرے "سموں" ہے
اُن کو پیار ــــ اس وقت سلطان احمد کریں گے
تو اچھا رہے گا۔

اور کیا۔ فی الحال اور کچھ نہیں۔ تمھارا خط آنے
کے بعد لکھوں گا۔ یہاں سے یہ خط ڈالتا ہوا کھانا
کھانے جاؤں گا اور اُس کے بعد کام جاری ہو جائیگا
اور صبح ہو جائیگی اور پھر بھی مجھے نیند نہیں آئیگی۔
میں صبح کے دس سے شام کے تین ساڑھے تین بجے
تک سوتا ہوں۔ اور یہ "پیٹرن" صرف پیرس ہی میں فٹ
ہو سکتا ہے۔ عابد شب زندہ دار ہونے کا پیٹرن۔
نسرین فاطمہ کیسی ہیں۔ اس وقت کیا کر رہی
ہیں۔ اور اُن کی ناک کا نشان، وہی تو اُنکی خوبصورتی ہے

A48

گھر والوں کو یاد کردو اور سلام کہہ دو اور بچوں کو دعا و پیار۔

اور اہلِ شہر کا کیا حال ہے۔

اُمید ہے کہ اہلِ محلہ بہ خیریت ہوں گے

اور اہلِ شہر میں لطف محمد ۔ سبطین صادق

(اِن کا ایک کام تھا جو میں نہیں کر سکا ہے۔ افسوس ہے)

اور کون ۔ بس ۔ اِن لوگوں کو یاد کر دینا۔

رضی کی خیریت اور صحت اور چھوٹے ماموں کے بارے میں لکھنا۔

آم پک گئے ہیں ؟ ابھی کہاں پکے ہونگے۔

اِس فصل میں اگر گرمی آم پکنے کی منزل تک قائم اور ثابت رہ گیا تو صرف شمو کھائے گی اُسے۔

یہ جگہ بند ہو رہی ہے۔ یہ کیفیت۔

تمہارا ۔ صادقین

PARIS

5/5/14

بھائی جان سلام

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

یہ رقعہ مصروفیات کے نرغے میں لکھا جا رہا ہے ہوں۔

یہ سوچ کر کہ کئی روز سے گھر کو خط نہیں لکھا ہے۔

کام خوب ہو رہا ہے۔ ذہن کے سوتے کھلے ہوئے ہیں۔

میں ایک بات نوٹ کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ بہتر کام کر رہا ہوں اور صرف یہی نہیں بلکہ پہلے کے مقابل اب اپنی رفتارِ کار میں اور بھی زیادہ تیزی آگئی ہے۔ انشو و نما کی بات ہے۔ اچھا ہی ہے۔

آج اپنا ایک کرم فرما خریدار جاتے جاتے یہ پوچھ رہا تھا کہ: "ہاؤ ڈو یو فیل اِن پیرس؟"

میں نے کہا۔ ایک ہی سانس میں کہا:

"وری ویل۔" "سم ٹائمز اِٹ اِز تھرلنگ۔ سم ٹائمز اکسائٹیڈ۔ سم ٹائمز نروس۔۔۔۔

سم ٹائمز وری کان فی ڈینٹ ۔ سم ٹائمز ڈیپ ڈپریسڈ ۔
سم ٹائمز لونلی ۔ سم ٹائمز وری ہیپی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔

پھر اس نے پوچھا : "ڈونٹ یو فیل ہوم سک"
تو میں نے کہا "یس ۔ سم ٹائمز ہوم سک"

بہرکیف ۔ ابھی کراچی چھوڑے ہوئے ایک سال نہیں ہوا ہے ۔ تمہیں یہ خط جب ملے گا تو اپنے آپ کو ایک سال کراچی چھوڑے ہوئے ہو جائیگا ۔ ابھی اڑتالیس گھنٹے اور ہیں ۔۔۔ سال ہونے میں ۔

مگر اس ایک سال کے عرصے میں ۔۔۔ بے حساب امکانات روشن ہوئے ہیں ۔ سم سم کا علم ہوا ہے ۔ اور دروازے پر جا کر ۔ "کھل جا سم سم" کا گر بھی معلوم ہو گیا ہے ۔ جہاں سم سم ہے وہیں کھل جا سم سم کہنا کوئی بات ہے ۔ اور کہیں کوئی معنی نہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ فی الحال "نمائش" نہیں ہو رہی ۔ کامیڈی کتاب کے مکمل ہونے کا اور جیسی کہ توقع ہے بعض کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں بڑھنے کا انتظار ہے ۔ نمائش کی

رسم ادا کرنی نہیں ہے بلکہ معنی اور مفہوم اور اثر اور
ردِ عمل سے مطلب ہے۔ ویسے تو دور ہی نمائش کا ہے۔
اب تو دو بال سفید (صرف دو) بھی ہو گئے ہیں۔
شوقِ نمائش سے اب مطلب نہیں ہے بلکہ نمائش
کے ردِ عمل سے مطلب ہے۔ اُس کے لئے فی الحال
نہ میری ہی مکمل تیاری ہے اور نہ ماحول کی حالت
موزوں ہے۔ اور کیا چاہیئے۔ بہترین اسٹوڈیو ہے۔
مہنگے رسٹاران ہیں۔ اسنابز اور دیناشیرز کی
سوسائٹی ہے۔ اور اپنے بوسیدہ اور پھٹے ہوئے
لباس کی جیبوں میں نمبر وار والیوم ہیں۔ کم عرض
والے نہیں بلکہ بڑے عرض والے۔
سیفٹی ریزر مثلاً چار روپئے کا ہے اور دوکان
حجام میں شیو کرانے کی قیمت آٹھ روپئے ہے۔
مجھے دوکانِ حجام میں شیو کرانا زیادہ سستا معلوم
ہوتا ہے اگرچہ ایک مرتبہ سیفٹی ریزر خرید کر ہمیشہ
اُسی سے شیو ہو جاتا ہے اور دوکانِ حجام میں صرف ایک
شیو کے آٹھ روپیہ ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ صورت سستی

معلوم ہوتی ہے۔ عجیب نفسیات ہے۔ اور یہ سیفٹی [illegible]
کی مثال ہر چیز پر چالو ہے۔ علاوہ ازیں [illegible] ایک دوسری طرح سے
یہ ہے مزاجی افتاد۔ دو دکان میوہ فروش میں سیب ایک روپیہ
کے چار۔ رستوراں میں ایک روپیہ کا ایک۔ مجھے لگتا رستوراں
والا سیب سستا معلوم ہوتا ہے اور میں وہاں جا کر سیب کھاتا
ہوں۔ اور یہ سلسلہ ہر بات پر لاگو ہے۔ مجھے دھلوانے کے
لئے دینا زیادہ مشکل ہے بہ نسبت جا کر نئی خرید لینے کے۔ مطلب
ہے کہ اپنے اخراجات بھی کم نہیں ہیں۔ سستی یا مناسب جگہ کی
نہیں بلکہ مہنگی جگہ کی تلاش ہوتی ہے۔ دیگر معاملات میں۔
موزہ اگر آٹھ آنے کا ہے تو مہنگا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن
لباس کے معاملہ میں ہر چیز گراں معلوم ہوتی ہے۔

مختصر سا رقعہ لکھنا چاہا تھا۔ اور طول پکڑ گیا اور کاغذ ختم ہو گیا۔
الوسیو ولز ہوٹل میں بیٹھا ہوا یہ خط لکھ رہا ہوں۔ [illegible]
ہاں۔ تو امید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔ یہ اپنا اس سال کا
۳۲ واں خط ہے۔ خط گھر سے جلد جلد آنا چاہیئے۔ اتنا عرصہ کبھی گھر
سے باہر گذرا نہیں تھا۔ خورد و کلاں میں سے کسی نے کبھی خط [illegible]
بلکہ اپنی ہر تنہائی جی کا خط آئے تو زیادہ اچھا رہیگا۔ تفصیلی خط۔
دو دیگر لوگوں کی خیریت لکھی ہوئی ہو۔ اور سیارہ کیا لکھوں۔ [illegible]
گھر والوں کو یاد کر دینا اور سلام دعا کہہ دینا۔ ایک سال ہو چکا ہے۔ کچھ
نہیں ہوا تھا۔ تمہارا

صادقین

[illegible]

[illegible]

پیرس - ۱۳ مئی ۱۹۶۴

بھائی جان۔

کل شام تمھارا خط ملا۔ اچھا رہے گا اگر جولائی میں آؤ۔
دوسرا لفافہ جو اِس لفافہ میں ہے تسنیم صاحب کے نام ہے وہ اُن کو ٹیلی فون
کرکے بتا دو کہ اُن کے نام ایک خط ہے۔ یہ بھی کہہ دینا کہ اِس وجہ سے ایک لفافے
میں دو خط نہیں ہیں کہ اُنہوں نے اِسطرح بھیجا تھا بلکہ یہ کہ اپنی دیگر خیریت
اِس خط سے تمھیں بھی بتا دیں گے۔
ہر طرح خیریت ہے۔ کام اچھا ہو رہا ہے۔ ایک آدھ دن میں گھر کے پتہ
پر خط لکھوں گا۔ ریڈیو کے دفتر میں انصاری صاحب، مدنی صاحب اور
حمید نسیم صاحب کو میرا سلام کہہ دینا۔

تمھارا — صادقین

پیرس - مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۶۶ء -

بھائی جان —!

کام کی یورش اور زندگی کی ہڑبونگ کی وجہ سے کئی روز سے
خط نہیں لکھ سکا اور روزانہ خط لکھنے کا ارادہ کل پر ملتوی ہوتا رہا -
یہ خط روا روی میں — صرف خیریت درج کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں -
فرصت اور موڈ ہوتے ہی تفصیلی خط لکھوں گا - حالات بہترین ہیں -
مختصر یہ ہے - اب سے کچھ دنوں پہلے شمیم احمد کو ایک خط لکھا تھا
جو پہلے تم ہی کو ملا ہوگا - اُس سے اپنی خیریت معلوم ہوئی ہوگی -
قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا گیا تھا - اُن کا ابھی جواب نہیں آیا ہے -
اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی - اور سب خوش و خرم
ہوں گے اور "کام" بہرحال چل رہا ہوگا - یعنی تم کو تنخواہیں ملنا شروع
ہو گئی ہوں گی اور اگر نہ ہوئی ہوں تو بہرکیف جمع ہو رہی ہیں ایسی صورت
میں اگر قباحت ہو رہی ہو تو پیرس سے کچھ روانہ کیا جا سکتا ہے - یہاں سے
۱۳ کے دہان ۲۰ ملتے ہیں -

خط جلد آنا چاہیئے - اگلا خط سیمین فاطمہ کے نام ہوگا - سیمین فاطمہ
کے نام تو برائے نام ہوگا ورنہ اُن کی اماں جی کے نام ہوگا -

اور زیادہ اسوقت کیا لکھوں - سر بازار بیٹھا ہوا یہ سطریں لکھ رہا ہوں -
اور وہ خط لکھنے والی جمعیت خاطر نہیں ہو رہی اور کہیں جانے کو بھی دیر ہو رہی
ہے - سلمان احمد اور اُن کی برادری کے افراد کے امتحانات کے نتائج سے
خوشی ہوئی اور یہ سن کر کہ سلطان احمد پڑھنے لکھنے پر مائل ہو رہے ہیں
— اللہ اللہ - اطمینان ہوا - بہرکیف
گھر والوں کو یاد کر دو — سلام و دعا -
اور اپنی خیریت سے جلد مطلع کرو -

تمہارا —— صادقین

NEW YORK G.P.O. 98

US POSTAGE

AIR MAIL

SYED KAZEMAN AHMAD SAHIB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD CHOWRANGI,
NAZIMABAD
KARACHI. (PAKISTAN)

A-22

FIRST FOLD

SECOND FOLD

AÉROGRAMME • PAR AVION

پیرس - مورخہ ۵ر جون ۶۴ء

بھائی جان - !

کل شام تمھارا منگلے سے لکھا ہوا خط ملا -

جواب اُسی وقت لکھتا لیکن لفافے وغیرہ اوپر تھے اور ہاتھ رنگ و روغن میں ملوث تھے - ویسے ایک سرسری سا رُقعہ پہلے تحریر کر چکا تھا جو کہ مل گیا ہوگا - سید علی کو بھی خط لکھوں گا - اُمید ہے کہ تم نے اُن کو دیگر صورتِ حال سے مطلع کر دیا ہوگا -

کچھ دنوں پہلے شمیم صاحب کو جو خط لکھا تھا اُس کی رسید تمھارے منگلے سے لکھے ہوئے خط سے ملی - ابھی اُن کا جواب نہیں آیا ہے - بہرکیف اِس بات سے اطمینان ہوا کہ خط کھو یا نہیں گیا - دیگر تفصیلِ حالات اُس خط سے معلوم ہو چکی ہوگی -

کام اچھا ہو رہا ہے -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی - وہ رُقعہ جس کا مضمون تم نے لکھا ہے نقل کر دیا ہے، روانہ کر رہا ہوں - اچھا ہی ہے - گھر کے جملہ حالات تفصیل سے لکھو - اور کیا لکھوں - عنقریب تفصیل سے لکھوں گا - گھر والوں کو یاد کر دو -

یہ خط یہیں ختم کر رہا ہوں - اگر اور لکھنے کا انتظار کرتا ہوں تو روانہ کرنے میں دیر لگے گی - بہرکیف - اِس وقت کہیں جانا بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ نیند بھی آ رہی ہے -

گھر والوں کو سلام و دعا -

تمھارا — سجاد حسین

پیرس - ۱۷ر جون ۶۲ء -

پیاری شمول - سیما - ثمین فاطمہ

اپنے بھائی جان سید سلطان احمد کو یہ جتنے ٹکٹ اِس لفافے میں ہیں دینے کے بعد بتاؤ کہ یہ اِس جرمانے میں روانہ کیئے جا رہے ہیں کہ لفافے پر ہمیشہ ایک ہی نمونے کا ٹکٹ روانہ کیا جاتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایک نئے فرینک کا ٹکٹ جو پاکستان خط روانہ کرنے کے لیئے ہونا چاہیئے اُس کا صرف ایک ہی نمونہ ہے اور اگر ایک فرینک کے کئی ٹکٹ لیئے جائیں یعنی جن کی مجموعی قیمت ایک فرینک ہو تو وہ چپکنے میں جگہ زیادہ گھیر لیتے ہیں اور پتہ لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور پھر مہریں بھی لگتی ہیں تو اور بھی گھنجلک ہو جاتا ہے۔ خیر یہ اِس بات کے جرمانے میں یہ ٹکٹ روانہ ہو رہے ہیں اور اگلے خط میں اور بھی روانہ کیئے جائیں گے۔

یہ ٹکٹ سید سلطان احمد کو دینے کے بعد اپنی اماں جی کو بتاؤ کہ وہ آخر کونسی شام ہے جس میں چچا جان کا کا عشرت کو نہ یاد کرتے ہوں۔

جب رکابیوں پر نیچے کی قلعی ہوتی تھی اور کبھی ڈال کر ساگ گوشت کھایا جاتا تھا تو پوری رکابی سپوٹنے کے بعد بھی رکابی کا رنگ سبز پنے کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ چمکتا ہوا سبز رنگ۔ یہاں تانبے کی رکابیاں نہیں ہوتیں چینی کی ہوتی ہیں۔ مگر اُن میں جو سالن ہوتا ہے اُس کو ختم کرنے کے بعد جو کیفیت اور رنگ ہوتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے جیسے کہ سالن کا کا عشرت کا پکایا ہوا تھا اور پھر سالن کا ذائقہ —— اور بوٹیوں کی خستگی اور تری اور معاملہ اور اُٹھتی ہوئی بھاپ حکیم آغو کے والد اگر خواب میں بھی دیکھ لیتے تو اُڑ کے پیرس آگئے ہوتے۔ اور جو خاتون کھانا میز پر رکھتی ہے اپنے انداز اور مزاج اور صورت میں ممانی تلو سے ملتی ہوئی ہے۔ یہ جگہ ہے تو بہت مہنگی اور ہے بھی اپنی ہی گلی میں مگر کھانا بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور تمھارے چچا جان کھانے جاتے ہیں اور کا کا عشرت کو یاد کرتے ہیں اور ممانی تلو کو بھی یاد کرتے ہیں۔ بوٹیاں یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کہ گلاب کا تازہ تازہ کھلا ہوا پھول ہے۔ پھول کیا ہے پورا گلدستہ ہے۔ اور اُن کی تری، خستگی اور گداز اور آب و نمک اور درجہ حرارت اور خوب صورتی۔ اور اِس سے بیشتر تمھارے چچا جان اپنی اماں جی کو بتاؤ کہ شوروا بھی پیتے ہیں اور کبھی کبھی اُس میں ٹکڑے بھی ڈالتے ہیں۔ اُس وقت بھی کا کا عشرت کو یاد کرتے ہیں۔

مگر کھانے میں کاہلی کی اور کام کی زیادتی کی وجہ سے فرصت نہ ہونے کے باعث کھاتے شام میں ہی ہیں اور دن میں گول کر جاتے ہیں۔ کام کرتے رہتے ہیں مگر رات کو خوب کھاتے ہیں۔ کھاتے کیا ہیں۔ کھانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ بھوک کم ہی لگتی ہے ——

یہ خط چاہ رہا تھا کہ مکمل ہو جائے اِسی طریقے پر لیکن موقع نہ ملنے کے باعث رہ گیا اور اب پھر

روا روی میں لکھا جائے گا ورنہ اگر ہو گیا تو رہ گیا اور پوسٹ نہیں ہو سکیگا۔

۱۰ / جون [illegible]

ے بابا صاحب کو مطلع کر دو کہ اُن کو اس سے بیشتر ایک رقعہ اور ایک کاغذ تحریر کیا جا چکا ہے، اُمید
ہ مل گیا ہوگا اور یہ بھی بتاؤ کہ چچا جان ان دنوں کامیو کے ناول پر کام کر رہے ہیں اور اس کی اشاعت
بعد نمائش ہوگی تو پیرس کے اسٹاک ایکسچینج میں متولیان برگزیدہ کا مشورہ یہ ہے کہ اُس وقت
یادہ سونا اور چاندی آئے گا کیونکہ کتاب کی اشاعت کرنے والا کلب فرانس میں مالدار ترین
گوں پر مشتمل ہے اور وہ لوگ نمائش میں تصویریں بھی خریدینگے۔ یہ اُسی صورت میں ہوگا جب
کتاب چھپ جائیگی۔ اُس میں چھپنے میں صرف اپنی ہی طرف سے دیر ہے۔ مختصر طریقے پر یہ کہدو
معاملات اعلیٰ ترین سطح پر ہیں۔

اور اپنے بہنوں اور بھائیوں سے کہو کہ پڑھا کریں اور مجھے پیار زیادہ کیا کریں اور
جو چیز کھائیں اُس میں سے زیادہ مجھے کھلایا کریں —— اور اپنی اماں جی سے ابھی ابھی ایک
دو آنی لے لو۔

ابا جی اور اماں جی کو یاد کر دو اور سلام کہدو اور بابا صاحب۔ باجی اور چچا جان کو بھی۔

اور سید سلمان احمد۔ سید سلطان احمد۔ نسرین فاطمہ۔ شیریں فاطمہ اور

عرفان احمد کو دعا و پیار ——

کھڑے کھڑے خط لکھا جا رہا ہے۔

یہ ٹکٹیں سید سلطان احمد کو دیدو اور اُن سے کہو کہ چچا جان کو تمہارے اس خط کا
جواب وہ لکھیں گے تو اور بھی ٹکٹ روانہ کیے جائیں گے۔

تمہارے
چچا جان

PARIS · 17th June 64

مورخہ ۱۷؍ جون ۶۴ء

بھائی جان۔!

جیسے ہی تمھارا منفگلا سے لکھا ہوا خط ملا تھا اُس کا جواب اور رُقعہ جس کی نقل کر کے روانہ کرنے کو تم نے لکھا تھا اُس کی ایک نقل اُس کے ساتھ روانہ کر دی گئی تھی۔ لیکن تمھارے کل کے آئے ہوئے خط سے پتہ چلا کہ وہ رُقعہ تمھیں نہیں ملا۔ ممکن ہے خط لکھنے کے بعد دوسرے دن مل گیا ہو۔ بہرکیف مل جانا چاہیئے۔ لیکن میں حفظِ ماتقدم میں اُس رُقعہ کی ایک اور نقل کر کے روانہ کر رہا ہوں مبادا کہ پہلا والا نہ ملے تو یہ مل جائے۔ پھر اُس کے بعد ایک اور لفافہ روانہ کیا تھا جس پر سیمیں فاطمہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ اُمید ہے کہ یہ دونوں خط مل چکے ہوں گے۔

تمھارا کل شام جو خط ملا تھا وہ نیچے اسٹوڈیو میں ہے لہذا اُس کو سامنے رکھ کر جواب جیسے کہ تم نے تاکید کی ہے نہیں لکھا جا سکتا کیونکہ اگر صرف اُس کو لینے کے لئے جاتا ہوں تو اِس لمحہ آخر شب میں — خیر مجھے سب یاد ہے اور اُس میں صرف ایک ہی تو نکتہ ہے جس کا — یعنی اُن صاحب کی "کوٹھی"۔ معاذ اللہ۔ پانچ ہزار پانچ سو پونڈ کی تو گیارہ شیورلیٹ کاریں ہوتی ہیں۔ اور پھر وہ صاحب اگر دس شلنگ میں بھی دیں تو سودا مہنگا ہے۔ اور پھر یہ کہ سودا اگر بہت سستا بھی ہو تو ذرا معاملہ کس کے پاس ہے۔ پیرس، شہزادہ علی خان مرحوم کا شہر ہے جن کو پسند بھی تھا۔ مہنگا شہر ہے۔ انتہائی محنت کر کے جو پیسے آتے ہیں وہ خرچ ہو جاتے ہیں کیونکہ یہاں کی بود و باش ایسی ہے۔ گذر اوقات ہو رہی ہے۔ محنتِ شاقہ اور خوبیٔ قسمت کی بات ہے اور پھر اپنی زاہدانہ طبیعت کا مقتضا کہ جو کچھ آتا ہے خرچ ہو جاتا ہے۔

درمیان میں اور بھی پیسے ملے۔ شروع کے مہینے میں تو ۵۰۰ فرانک ملنے پر بھی میں نے تمھیں مطلع کیا تھا کیونکہ اُس وقت یہ ایک خوش خبری تھی اب اگر پیسے آتے ہیں تو لکھتا نہیں ہوں اِس لئے کہ وہ کوئی خاص بات نہیں ہے اور وہ بود و باش پر صرف ہو جاتے ہیں۔ رنگ، روغن، برش، کاغذ وغیرہ پر۔ یہ وہ شہر ہے جہاں اچھے اچھوں کو پانی نہیں ملا اور عمریں کٹ گئیں۔ اپنی اگر گذر اوقات اچھی طرح ہو رہی ہے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔ معجزے سے کم نہیں ہے۔ پیرس فرانس ہے۔ امریکہ نہیں ہے۔ ویسے اِس میں شک نہیں ہے کہ میں اپنی بود و باش پر جتنے پیسے خرچ کر دیتا ہوں اُس سے ایک تہائی میں بھی اور پھر اور بھی زیادہ آرام کے ساتھ رہا جا سکتا ہے مگر اپنی طبیعت اور اُفتاد اور معیادی پھوڑپن کی وجہ سے جو کام ایک روپیہ میں ہوتا ہے وہ اپنے یہاں اوسطاً پانچ روپیہ میں ہوتا ہے۔ اِس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کام کرتے کرتے رات کے چار بج گئے ہیں اور بھوک کا احساس ہو رہا ہے اور کوئی سینڈوچ کھانا ہے یا چائے پینی ہے تو باہر نکلے، دُور دراز جگہ پر کوئی رات اور دن کھلا رہنے والے کیفے میں گئے، ٹیکسی والے کو دس بارہ فرانک دیئے، اُس کے بعد جو چائے گھر پر دو آنے میں تیار ہوتی ہے اگر خود کی جائے تو وہ کیفے میں دو تین روپیہ کی پی گئی اور پھر واپسی دوسری ٹیکسی پر ہوئی، دس بارہ فرانک ٹیکسی کے پھر ہو گئے۔ یعنی جو چائے سمجھدار آدمی دو آنے میں پی سکتا ہے وہ اپنے آپ کو اگر ۲۵ روپیہ کی پڑتی ہے اور پھر رحمتِ اللہ کہ اُس وقت پہر کو رات میں ٹیکسی نہیں مل رہی تو انتظار کیا جا رہا ہے۔ اِس میں کوئی بس نہیں ہے۔ پھوڑپن کی بات ہے اور اِس پر اپنا کوئی بس نہیں ہے اور یہ مثال ہر چیز پر لاگو ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اِس پھوڑپن کی وجہ سے اخراجات وسیع ہیں اور کچھ پس انداز کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ کہ طبیعت بھی پس انداز کرنے والی نہیں ہے۔ زاہدانہ ہے

ویسے توقعات ہیں کہ نمائش کے بعد کوئی بڑی رقم آئے گی۔ اِسی لیے نمائش میں تاخیر ہے۔ یعنی مجھ وقت کا انتظار ہے
اِس کی تفصیل پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ اُس وقت سے اُمیدوں کے مطابق اگر آگئے تو پھر تحریر کروں گا کہ اپنے لیے کوئی
فرمائش کرو۔ یورپ کے سِکوں سے پاکستانی سکوں سے جو چیز مل سکتی ہے وہ خریدنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اُن صاحب نے بھی
حد کر دی ہے۔ ابھی پرچہ فارین ایکسچینج میں۔ یعنی پاکستانی سکہ کی کوئی قدر ہی نہیں ہے اُن کو۔ ویسے اُن کی طبیعت
میں سادھو کارانہ صفائی پائی جاتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک جملہ کسی کی غیبت میں لکھنا پڑا۔ خیر جانے دو۔ کہہ یہ
رہا تھا کہ پیسے آگئے تو تمہارے ہی ہیں۔ جو چاہنا کرنا۔ مگر یہ کہ پیسے آتے آتے بھی وقت لگتا ہے۔ میں ابھی پیرس میں نیا ہوں۔
جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ مگر یہ کہ قدرت اپنا کرشمہ دکھا رہی ہے اور زندگی آگے بڑھ رہی ہے اور کام ہو رہا ہے اگرچہ اپنی صحت
بے ہنگم ہی اور بھونڈے پن کی وجہ سے کچھ یونہی سی ہے۔ نہ کھانے کا کوئی وقت، نہ سونے کا۔

مگر یہ کہ قانع ہوں۔ فقیر منش۔ آج میں کچھ اپنی تعریف زیادہ ہی لکھ رہا ہوں۔ اپنے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے۔ ایک
ڈھنگ کا کوئی کپڑا ہے بھی تو وہی جو کراچی میں لیا تھا۔ سوائے چند کاغذات کے، ایک آدھ فرانسیسی سنگ تراشی کی کتاب، کچھ
رنگ، برش وغیرہ۔ مگر اپنے اسٹوڈیو میں بیسیوں ایسے فریم اپنی تصویروں کے لیے رکھے ہوئے ہیں جو میوزیم میں
ہوتے ہیں۔ یعنی اتنے اچھے فریموں کا اسٹاک اپنے پاس ہے۔ پنسلیں اور قلم بھی ہیں اور تمہیں تعجب ہوگا کہ ایک
ریڈیو بھی ہے جس میں گھڑی بھی لگی ہوئی ہے۔ چھوٹا سا ہے اور بہت اچھا ہے۔ یہ ایک بزرگ کرم فرما نے تحفے کے
طور پر دیا تھا۔ جب کوئی ایک مہینہ ہوا میں پیرس سے دو دن کے لیے کسی گاؤں میں چلا گیا تھا اور وہاں کسی بچی
کی یونہی ایک تصویر بھی بنا دی تھی وہ لوگ مجھ سے پوچھتے تھے کہ اِس کی کیا قیمت ہے، میں نے کہا کہ یہ تو یونہی ہے،
اِس میں قیمت کیا۔ کچھ دنوں کے بعد یہ ریڈیو تحفے میں مل گیا تھا جو اپنے یہاں صرف گھڑی کا کام دیتا ہے۔ اِس میں
الارم بھی ہے۔ موسیقی والا۔ بہرکیف یہ بود و باش ہے۔

اپنی گیلری کا مالک بھی رئیسانہ انداز کا آدمی ہے۔ کبھی اُس سے یہ کہنے کا موقع نہیں ملا کہ پیسوں کی ضرورت
ہے۔ جیسے اُس نے چار دن پہلے دو ہزار روپیہ دیئے تو وہ پھر خود ہی دریافت کرے گا کہ پیسے اور لے لو۔ پھر میں یہ
کہوں گا کہ نہیں ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اور کھانا کھانے، حتیٰ کہ بال کٹانے کے لیے بھی مہنگی جگہ کی تجویز کرے گا۔ پچھلی
مرتبہ اتفاق سے کہیں اُس سے میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ میں بال کٹانے جا رہا ہوں تو اُس نے کہا کہ میں ساتھ چل رہا ہوں
تمہیں دوکان بتانے کے لیے۔ مالک میرا جاننے والا ہے اور اچھی دوکان ہے۔ ۵۵ روپیہ میں اپنی حجامت ہوئی۔
بڑے بڑے بینکوئیٹوں میں اُس کے ساتھ جانا ہوتا ہے جہاں یہ اعلان بھی ہوتا ہے کہ فلاں صاحب بھی یہاں موجود
ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور انتہائی محبت اور مروت کا آدمی ہے۔ کوئی حد نہیں اتنا خیال رکھتا ہے اور میں اگر
کام کر رہا ہوتا ہوں تو وہ یہ کہتا ہے کہ آرام کرو چلو میں تمہیں سیر کرانے لے چلوں۔ پیارا آدمی ہے۔

(نامکمل)

نوٹ: خط مکمل کیئے بغیر روانہ کر رہا ہوں تاکہ یہ دوسرا ادھورا رقعہ تمہیں جلد ہی مل جائے۔ خط کو مکمل کرنے کے لیے فرصت کے
انتظار میں دیر لگنے کا امکان دیکھتے ہوئے یہ صفحہ آج ہی روانہ کیا جا رہا ہے۔ تمہارا صادقین

PARIS

30.6.64

بھائی جان -!

کئی روز کے انتظار کے بعد تمھارا خط مل کر اطمینان ہوا۔
اپنے اخراجات کی زیادتی میں اپنے پھوہڑپن کو دخل ہے،
اِس میں کوئی ملال کی بات نہیں ہے۔ یا یوں کہو کہ پھوہڑپن
کا جو نشاط ہے اُس کی بھی قیمت ہوتی ہے۔ دراصل بہت
سے کام مَردوں پر جچتے نہیں ہیں۔ مثلاً چھالیاں کترنا۔ بہرحال
بود و باش ہو رہی ہے اور اچھی طرح ہو رہی ہے۔ یہ وہ جملہ
ہے جو ہر خط میں ہی لکھا جاتا ہے۔ لہٰذا اِس میں بھی شامل
ہو رہا ہے۔ آج کل میں ایک بہت بڑے پریس (چھاپہ خانے)
میں کام کر رہا ہوں جو کہ پتھروں پر ہو رہا ہے بالواسطہ۔
یہ کامیو کی کتاب کی لیتھوگرافی ہو رہی ہے اور ایک نئے
قسم کا کام کرنے کا یعنی رنگین لیتھوگرافی کا اعلیٰ پیمانے پر
تجربہ ہو رہا ہے۔ اِس کام کے نمٹتے نمٹتے کئی مہینے لگ جائیں
گے۔ اِس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ کوئی بہت طولانی کام

ہے بلکہ پریس کے اپنے ڈزپوزل پر ہونے میں انتظار کرنا پڑتا ہے
کیونکہ اور چیزیں بھی چھپ رہی ہوتی ہیں - بہرکیف اچھا ہے -
اور معاملات اعلیٰ پیمانے پر ہیں - اور تصویریں بکتی رہتی ہیں -
مکرانی؟ اپنی کمائی ایک دن کی، سورج کے غروب سے پہلے پہلے
خرچ کر دیتے ہیں اور میں سورج کے غروب کے بعد سے خرچ
کرنی شروع کرتا ہوں -

اور کیا حالات ہیں -

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خوش اور
تندرست ہوں گے - اور سید سلمان احمد اور اُن کے بہن
بھائی - اچھی طرح ہوں گے - بڑھتے بھی ہوں گے - سید سلطان اح
نے اُن ٹکٹوں کی رسید روانہ نہیں کی - ورنہ اُن کو اور بھی ٹکٹ
روانہ کر دیئے جاتے - خیر جلد ہی اُن کو اور ٹکٹ روانہ بھیجے
جائینگے - گھر سے جلد جلد خط آنا چاہیئے - اور کوئی بھی بات ہو
تو بلا تردد و تکلف لکھو -

گھر والوں کو یاد کردو - خورد و کلاں کو دعا و سلام -

تمہارا صادقین

پیرس - ۱۶ جولائی - ۶۶ء

پیارے سلمان احمد!

وارے نیارے ہیں اور رنگ رلیوں کا سلسلہ جاری ہے۔
کئی روز ہوئے کہ تمھارا خط ملا تھا اور امروز و فردا ہوتے ہوتے
آج کا دن آگیا کہ جواب نہ لکھا جاسکا۔ اور اس وقت بھی جس
رواروی میں یہ رقعہ لکھا جا رہا ہے، کچھ نہ پوچھو۔ اُدھر تمھاری
اماں جی کو خط نہ آنے سے تعلقِ خاطر پیدا ہو رہا ہوگا اور اِدھر
تمھارے چچا جان کو رنگ رلیوں سے اور رت جگوں سے فرصت
نہیں مل رہی۔ اِس اجمال کی تھوڑی سی تفصیل اگر نہ لکھی
جائے تو تمھاری اماں جی کو خواہ مخواہ میں دُبدھا کہ ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ کاروبار اور فکر و کاوش کا سلسلہ جاری ہے
اور اطمینان اور سکون کے ساتھ (ذہنی طور سے نہیں)
فراغت اور آسودگی کے ساتھ بود و باش ہو رہی ہے۔ اور
کوئی موقع کبھی ایسا نہیں آتا جہاں کسمپرسی کا احساس
یا بے بضاعتی کی کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ اور تو اور بڑے
بڑے امریکن اور جرمن رئیسوں کی بھی خاطر مدارات کر دی
جاتی ہے۔

"بُوندا باندی ہو رہی ہے" یہ وہ محاورہ ہے جو تقریباً ہر خط میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۴ / جولائی کو پیرس شہر میں چراغاں ہوتا ہے اور بڑی زبردست قسم کی آتش بازیاں چھوٹتی ہیں۔ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے دوران میں تم لوگوں کو یاد کیا گیا خاص طور سے شمّوں کو۔

اب تو تم لوگوں کے امتحان کے نتیجے معلوم ہو گئے ہوں گے۔ تحریر کرو۔ اور اگلے سال پیرس آنے کی تیاری ابھی سے شروع کردو۔ اور پھر یہیں تعلیم کا سلسلہ جاری کرنا۔ انگلستان، تمھاری لائن کے لیئے یورپ کے مقابلہ میں پس ماندہ ملک ہے۔ اور پھر یہ کہ وہاں جانا کوئی خاص بات بھی نہیں ہے۔

اِس بات کی تفصیل لکھو کہ تمھارے بھائیوں اور بہنوں کے کیا مشاغل رہتے ہیں۔

اچھا۔

کامو کی کتاب پر کام ہو رہا ہے۔ یہ کام پتھروں پر ہو رہا ہے اور ہر رنگ کے لیئے ایک الگ پتھر پر کام۔ اگر ایک تصویر میں پانچ رنگ ہیں تو پانچ پتھروں پر وہ بنائی ہوتی ہے اور

وہ پانچوں پتھر جب ایک ہی کاغذ پر چھپ جاتے ہیں تو
چیز مکمل ہو جاتی ہے۔ داب دستی پریس میں ہوتی ہے اور
پیرس کا بہت مشہور اور اہم چھاپہ خانہ اپنی آماجگاہ بنا ہوا
ہے۔ اِس طریقے کو لیتھوگرافی کہتے ہیں۔ کتاب کے کچھ اوراق
چھپ کر تیار ہو گئے ہیں لیکن اُن کا قد و قامت اتنا ہے کہ وہ
آسانی سے پوسٹ نہیں کیے جا سکتے۔ خاص قسم کا لفافہ چاہیے۔
کتاب کی دو کاپیاں مجھے بھی ملینگی اور ابھی سے لوگ اُن کا بھی
مجھ سے سودا کر رہے ہیں۔ یعنی ایک ایک کتاب کے ایک ایک ہزار
فرینک کا آفر ہو چکا ہے۔ یہ کتاب اُس قسم کی نہیں ہے جیسی
بازار میں ہوتی ہیں۔ اور جب مکمل ہو جائیگی تب نمائش ہوگی۔
کتاب کو چھاپنے والا ادارہ حد درجہ خوش ہے اور مطمئن
ہے۔ اور بہت داد ملتی رہتی ہے۔ اور پھر یہ کہ راستے بھی کھلتے
رہتے ہیں۔

پرسوں صبح ایک بہت چھوٹی سی تصویر بکی تھی جس کا
قد اِس ورق کی برابر تھا جس پر تحریر شدہ حصہ ہے اِس
خط کا۔ اور پھر کل ایک اور تصویر جو بڑی تھی اور دو
سال پہلے پیرس ہی میں بنی تھی معلوم ہوا کہ وہ بھی بک گئی
اور پرسوں یعنی پیر کے دن اُس کے تین ہزار روپیہ مل جائینگے۔

یہاں کے ۱۳ روپیہ کے اپنی یہاں کی گورنمنٹ ہمیں یا ۲۲ روپئے
دیتی ہے اور چور بازار میں تو اور بھی زیادہ ۔ اب سمجھ لو کہ یہاں
کے تین ہزار وہاں کے کتنے ہوئے ۔ مگر یہ کہ کھلے ہوئے ہاتھ کے لوگ ہیں
اور صرف مہنگی ہی جگہیں پسند آتی ہیں ۔ تم جب آجاؤ گے تو پھر
کوئی قاعدے کی صورت کی جائیگی ۔

کوئی مصرعہ موزوں کرنا چاہتا ہوں ۔ تمہارے سندھ میں
"انبہ و بیضہ و مرغ و ماہی" کے سلسلے میں مگر اس وقت ہو نہیں
رہا ۔ ویسے ایک بات ہے ہب ندی کا وجود اور تجربہ دیکھتے ہوئے
ہب ندی کا سیلاب گنگا کے سیلاب سے بڑھ کر ہے ۔
مصرعہ نہیں ہو رہا ۔ اصل میں یہ مصرعے زبانی ہی اچھے ہوتے
ہیں ۔ میرے پیارے اور جب کہ تمہاری باجی بھی دور سے سن رہی ہوں
اور ہنس بھی رہی ہوں ۔

اچھا ۔ اور کیا ۔ بس گھر والوں کو یاد کر دو اور یہ تسلی
بھی دو کہ ستمبر کے آخر میں جلد سے جلد دس بارہ دن کے لیئے
کراچی آنے کی اگر ممکن ہو سکا تو پوری کوشش کی جائیگی ۔
کیونکہ کام ادھورے ہیں تو آنا مشکل ہے ۔ کاروباری طور پر
پیرس میں اتنا ملوث ہوں کہ ایک دو دن کے لیے بھی پیرس
چھوڑنا مشکل ہے ۔ ورنہ قریب میں اور بھی ملک ہیں جہاں سے

لوگ بلاتے بھی ہیں لیکن جانا نہیں ہو سکتا کیونکہ کام کا حرج ہوتا ہے۔

ابا جی - اماں جی - بابا صاحب - باجی اور چچا جانی کو سلام کہہ دو اور یاد کرو۔ اور تم کو، سلطان احمد کو، نسرین فاطمہ و شیرین فاطمہ کو، اور عرفان احمد و سیمین فاطمہ کو دعا اور پیار۔

اور اماں جی سے کہو کہ محمود کو ایک اکنی دیدیں۔

اور سلطان احمد سے کہو کہ خط لکھیں۔

[illegible] کید

تمھارے

چچا جان

US POSTAGE
11¢
AIR MAIL

SYED KAZ-E-MAN AHMAD SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD, CHOWRANGI.
NAZIMABAD - KARACHI (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

Galerie PRESBOURG
20, Avenue Kleber,
PARIS 16e

مورخہ ۲۸ر جولائی ۶۴ء -

بھائی جان سلام - کئی روز ہوئے کہ پیرس کے ایک گراں نائٹ کلب* میں رات ہم کوئی پونے دو بجے تمھارا اور سید علی کا خط ملا تھا - سید علی نے اپنے بچوں کی تصویریں بھی روانہ کی تھیں جو اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو بہت پسند آئیں اور اِس دوران میں، جو چند منٹ ہم لیے وقفہ ہوا تھا تمھارا اور سید علی کا خط پڑھا اور سید علی کے بچوں کی تصویریں پتہ نہیں کہاں سے کہاں پہنچ گئیں اور پھر اُس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی "۔

میں تمھارا خط ملنے سے پیشتر کیونکہ سلمان احمد کے نام ایک خط لکھ چکا تھا تو اِس وجہ سے فوراً جواب نہ دیا - ابھی سید علی کے خط کا بھی جواب نہیں دیا ہے - بہر کیف - آج کل میں صرف کامیو کے ناول پر کام کر رہا ہوں اور کچھ نہیں - تمام خاکے مکمل ہو چکے ہیں صرف "ایک زنی کیوشن" باقی ہے - طولانی کام ہے - یہ صرف اِس لیئے ہو رہا ہے کہ اِس کے بعد نتائج اور حالات اچھے ہو جائیں گے اور تصویریں بکنے کے لیئے امکانات وسیع ہو جائینگے - دیر لگے گی - بہر کیف - میں نے سلمان کے خط میں لکھا تھا کہ ستمبر کے آخر میں آنے کی کوشش کروں گا تاکہ تمھاری اماں کو تسلی ہو جائے لیکن امکان کم ہی نظر آتا ہے

پرسوں بھٹو صاحب اپنے اسٹوڈیو آئے تھے اُن کے ہمراہ پاکستان کے سفیر بھی تھے - اُسی روز دوپہر کے بعد وہ پیرس سے جا رہے تھے - کیونکہ اتوار کا دن تھا اور اِس گیلری کا مالک موسیو ژاں فورژ بھی اُس روز پیرس سے باہر گیا ہوا تھا تو گیلری نہیں دکھا سکا - اگر پتہ ہوتا تو گیلری کی چابی اپنے ہی پاس رکھتا - چلو خیر - اچھا ہوا -

کل صبح کے نو بجے کامیو کی کتاب کی اشاعت کرنے والے ادارے کے صدر، سکریٹری اور خزانچی وغیرہ آئینگے - اُمید ہے کہ کچھ رقم مل جائیگی - ابھی چند روز ہوئے جو تصویر بکی تھی وہ فنگارو کے ڈائرکٹر نے خریدی تھی - لافگارو کے ڈائرکٹر کے گھر کی دیوار اچھا شوکیس رہیگی - یہ تصویر ۳ ہزار فرینک میں بکی تھی -

(یہاں تک خط لکھتے لکھتے رہ گیا تھا - ۲۹ر اور ۳۰ر جولائی کی رات میں یہ خط لکھنے کی پھر کوشش کر رہا ہوں -) کچھ تھکن ہے - ذہنی طور سے - خواہ مخواہ - خیر - آج صبح ۹ بجے آٹو موبیل ایسوسی ایشن میں ہم ارباب لسبت و کشاد آئے تھے اور کتاب (لا ترانژے) کے جملہ ۲۵ - ۲۷ رنگین خاکے مکمل ہو چکے ہیں - یعنی جتنا کام بحیثیت آرٹسٹ ہم کرنا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب صرف لیتھو گرافی کا کام کرنا ہے یعنی اکزی کوشن - مگر وہ بھی طولانی کام ہے - اچھا ہے اِس کا تجربہ ہو جائیگا - آج صبح ایک ہزار فرینک اور بھی ملے یہ کامو کے سلسلے میں ملے - اُمید ہے کہ کتاب کا پہلا حصہ ستمبر تک مکمل ہو جائیگا - دن میں کتاب پر کام ہوگا

* گیلرسٹ نے دعوت دی تھی اور وہاں ملاقات ہونے پر خطوط بھی دیئے تھے

اور رات میں تصویر کشی ہوگی۔ اپنی گیلری ماہِ اگست میں بند رہیگی کیونکہ اِن دنوں میں پیرس کے لوگ پیرس سے باہر چلے جاتے ہیں۔ ویسے خط مجھے گیلری ہی کے پتہ پر لکھنا۔ اپنی گیلری کا مالک بھی کل جاکر یکم ستمبر کو واپس آئے گا۔ میں کاموکی کتاب کے کام کے سلسلے میں پیرس ہی رہوں گا۔ اُس کے بعد ہالیڈے کرنے کراچی آؤں گا۔ اُمید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔ اور جب کتاب چھپ جائیگی یعنی مکمل ہوجائے گی تو ایک رقم آئے گی اور معاملہ ویسے بھی اعلیٰ سطح پر اچھا ہوجائے گا۔ یہ سب سلسلے بھرپور قسم کی نمائش کے لیئے ہیں۔ کتاب، نمائش اور اگلی نمائشوں کی بنیاد کا کام کرے گی۔ ویسے یوں کہ بسر اوقات اچھی ہو رہی ہے۔ بہرکیف قبل اِس کے کہ صفحہ بھرنے لگے میں دیگر معاملات کی تفصیل سے درگذر کر رہا ہوں۔ یہ تحریر کرو کہ بچوں کے نتائج آگئے اور کیا آئے۔ اور چھٹیوں میں اِن لوگوں کے کیا مشاغل ہیں۔ کیا نقشے ہیں۔ گھر کے جملہ لوگوں کی صحت کیسی ہے۔ سیمین فاطمہ کی نوراللغات پر قدرت اِس دوران میں کس حد تک اور زیادہ ہوئی۔ اب تو وہ سلطان احمد کی مسر کر آرا شیردانی عرفان احمد پر فٹ ہوتی ہے کہ نہیں۔ مگر ابھی کہاں ہوگی تاہم کیونکہ مجالس میں ذاکری بھی کرتے ہیں تو یہی شیردانی زیب دے گی۔ سلطان احمد کے کیا تیور ہیں۔ نسرین فاطمہ اور شیرین فاطمہ کے قد میں کیا اضافہ ہوا۔ سلطان احمد کرکٹ وغیرہ نہیں کھیلتے۔ چھٹیوں کے زمانے میں اُن کی کیا دلچسپیاں ہیں۔ اچھا ہے وہاں میں نہیں ہوں ورنہ اُن کو تضیع اوقاتی کے زیادہ امکانات تھے اور بجائے فرسٹ ڈویژن کے سکنڈ بھی آتی تو بڑی بات ہوتی۔ مگر خط دلچسپ اور لوچ دار لکھتے ہیں۔

اور کیا۔ ہاں اماں کو بتاؤ کہ پیرس میں کھانا اچھا مل رہا ہے۔ رات کو ضرور کھانا کھاتا ہوں۔ دن میں یوں ہی۔ اچھا ہے بہرحال۔ اور سب ٹھیک ہے۔ اور اللہ بڑا کارساز ہے۔

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی اور سب اچھے ہوں گے۔ بچوں کو دعا و پیار۔

اور بھائی جی کیسے ہیں۔ طبیعت کیسی ہے۔ حسن کے امتحان کا نتیجہ آیا کہ نہیں۔ پاس ہو جائیں تو تعجب کی بات ہے۔ بابا اور اماں کی صحت اور مشاغل کیا ہیں۔ گھر پر کوئی ملازم ہے کہ نہیں بہرکیف۔ سب کو دعا و سلام سے یاد کرو۔ اور اپنی خیریت تحریر کرو۔ اور دیگر اعزائے نزدیک کے حالات بھی تحریر کرو۔

اور کوئی فکر مت کرو۔

تمہارا

صادقین

Galerie PRESBOURG
20, Avenue KLEBER.
PARIS 16

مورخہ ۳۱ر جولائی ۷۷ء

پیارے سلمان احمد ! یوں سمجھو کہ یہ تمھارے خط کے جواب کی دوسری قسط ہے۔
تقریباً ہر خط میں ہی کاموکی کتاب کا ذکر ہوا ہے۔ بقول شخصے اتنی کاموکاموہوئی کہ اب سیمیں فاطمہ کے ذخیرۂ الفاظ میں کاموکا لفظ بھی شامل ہوگیا ہوگا۔ آج پھر ذکر ہو رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم سوچتے ہوگے کہ جب شیروانی نہیں پہنی جا رہی تو چچا جان کا حلیہ کیا ہوگا۔ خلش ہوگی۔ ہے نا ؟ جب کاموکی کتاب دیکھوگے تو یہ اندازہ ہوجائے گا کہ تمھارے چچا جان کی پیرس میں دھج کیا ہے کیونکہ اِس کی جلد ۲۵ رنگین تصویریں دراصل سب کی سب ہو بہو سیلف پورٹریٹ ہیں۔ کوئی فرق نہیں ہے۔ کتاب کا جو مرکزی کردار ہے اُس کو شیروانی نہیں پہنائی جا سکتی تھی کیونکہ جس علاقے کا ماحول اِس میں ہے اُس میں کسی نے شیروانی دیکھی بھی نہیں ہوگی۔ بہرکیف تمھاری خلش کہ چچا جان کا کیا نقشہ ہوگا اِس کتاب کو دیکھ کر دور ہو جائے گی۔ خود کامو نے اِس ناول میں شاید اپنا ہی خاکہ بنایا ہے کسی حد تک۔
کتاب چھپنی شروع ہو گئی ہے۔ سرورق چھپ چکا ہے۔ اپنا نام ذرا زیادہ نمایاں چھپا ہے کیونکہ کتاب بنانے والوں کی خواہش یہ تھی کہ تمھارے دستخطوں کا بلاک بنا کر سرورق پر چھاپا جائے اور نیلے رنگ میں۔ میں نے انکار بھی کیا کہ کیونکہ میرے دستخطوں سے لوگ واقف نہیں ہیں تو ٹائپ میں ہی موزوں رہیگا لیکن یہ کہ وہ نہیں مانے اور اپنا اور مؤلف کا نام نیلا چھپنے کی تجویز ہوئی اور کتاب کا نام اور ادارے کا نام سیاہ۔ بہرحال۔ ابھی طولانی کام ہے۔ یوں سمجھو کہ ابھی بلو پرنٹ تیار ہوا ہے۔ کتاب کا سائز ۳۵ سنٹی میٹر ضرب ۲۵ سنٹی میٹر ہے۔
آج تمھارے بابا صاحب کا بھی مختصر سا خط ایک اور صاحب کے خط کی پشت پر لکھا ہوا ملا ہے۔ اُمید ہے کہ اِس دوران میں میرے خط مل گئے ہوں گے۔ ابھی

کل ہی خط لکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ ملے گا۔ کتاب مکمل ہونے کے بعد میں کچھ دنوں کے لیئے آنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر واپسی پر نمائش کی جائیگی۔ ورنہ آنے میں اور بھی دن لگیں گے۔

اچھا۔ اور کیا صورت ہے۔ کیونکہ گھر والے بھی اِس خط کو دیکھیں گے تو ہنسی مذاق کی زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ کم عمر لڑکیوں سے گفتگو کے دوران یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ دیکھو ہم تمھارے بزرگ ہیں دراصل ہمارے بھتیجے سے دوستی کرنے کی عمر ہے تمھاری۔

آج کل تو وہاں گرمی بہت ہوگی۔ تم لوگ کرتے پہن رہے ہوگے۔ آج کل اماں جی کا چوچلا سب سے زیادہ کس پر ہے۔

بابا صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ چچا جانی صرف انگریزی میں فیل ہوئیں۔ تعجب ہوا۔ اِس پر تعجب ہوا کہ صرف انگریزی میں ورنہ اور مضمونوں میں بھی فیل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ بہرحال بہت غنیمت بات ہے۔ ضمنی امتحان میں پاس ہونے کا امکان ہے۔

تم لوگوں کے نیچے نہیں لکھے۔ تم خود ہی لکھو۔ باجی سے کہو کہ جلد ہی ایک "غزل"[۵] آئے گی۔ سید سلطان احمد کیوں خاموشی اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ اُن سے کہو کہ خط لکھیں تو اُن کو جواب میں ٹکٹ روانہ کیئے جائیں۔ سب نے خط لکھے۔ نسرین فاطمہ گول کر گئیں۔ شیرین فاطمہ۔ عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کا بھی خط آیا تھا۔

اباجی۔ اماں جی۔ بابا صاحب۔ باجی اور چچا جانی کو سلام کہدو اور یاد کردو اور تم کو، سید سلطان احمد۔ نسرین فاطمہ۔ شیرین فاطمہ۔ سید عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کو دعا اور پیار۔

اور کیا لکھوں۔ نقشے ٹھیک ہیں۔

تمھارے چچا جان

(۵) غزل آموں سے متعلق ہوگی اور اِس کا مضمون مسلسل یہ ہوگا کہ اوّل کے لیئے جو بہترین تیار چوسنے کے آم ہیں قدرت نے بنائے اور دوئم (کوچک) کے واسطے کوئل پیدا کی ہے اور کھٹا آم پیدا کیا ہے۔ کوئل اِس لیئے پیدا کی ہے کہ وہ کھٹا آم پر اپنا ریح کا اخراج کرے۔ صنعت لف و نشر ہوگی۔

PARIS -

10.8.64

بھائی جالب

اُمید ہے کہ ہر طرح خیر و عافیت، اطمینان اور آسودگی کے ساتھ وقت گذر رہا ہوگا۔

تمہارا خط ملا تھا۔ بھائی استیم حسین کے صاحبزادے کے متعلق خبر سُن کر شدید افسوس ہوا۔ آج رات کو اُن کو خط لکھونگا۔ یہ سطریں "تیوناٹ" پریس ایک گھنٹے کے لیے دن میں کھانا کھانے کے وقت بند ہوتی ہے، اُس وقت میں کسی کیفے میں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ اور دراصل تمہارے خط کی رسید کے طور پر ہیں۔

اِس سے پیشتر میرے اور بھی خط ملے ہونگے۔ اور خیریت معلوم ہو گئی ہوگی۔ یہ سطریں اِس تھوڑی سی مہلت میں لکھی جا رہی ہیں۔ کام باقاعدہ اور باضابطہ ہو رہا ہے۔ اور غالباً ٹھیک ہی ہو رہا ہے۔

جلال الدین آئے ہوئے تھے۔ کل چلے گئے۔ کوئی ہفتے بھر کے بعد، پھر آئیں گے اور یہاں کوئی ہفتہ بھر رہیں گے۔ کل رات بھائی استیم حسین کو خط لکھا تھا جو آج صبح اُن کو پوسٹ کر دیا تھا۔ اُمید ہے کہ مل جائے گا۔ بڑی سخت بات ہے۔ اور دیگر صورتِ حال کیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہو گی۔ جہاں تک خسارۂ ماہانہ کا تعلق ہے، کسی نہ کسی طرح معاملہ چلتا رہنا چاہیے۔ بہرکیف کوئی نہ کوئی انتظام کیا جائے گا۔ فکر مت کرنا۔

گھر والوں کا مزاج کیسا ہے۔

PARIS

26.8.64

بھائی جان سلام

شدید روا روی میں یہ سطریں صرف اس خیال سے لکھ رہا
ہوں کہ کئی روز سے خط لکھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔ ہر طرح خیریت و عافیت
ہے اور کام ہو رہا ہے اور خوب ہو رہا ہے اور اچھا ہو رہا ہے۔
اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب اچھی طرح
ہوں گے — جلد ہی مفصل خط لکھوں گا۔ اپنی اور گھر والوں کی
خیریت سے جلد مطلع کرنا۔

تمہارا — صادقین

PARIS

28.8.64.

بھائی جان -

آج صبح اپنے ایک انتہائی شفیق بزرگ کا انتقال ہو گیا ہے،
طبیعت متاثر ہے - وہ تو ابھی ابھی جو تمھارا خط ملا ہے اور
اُس میں جو عرفان احمد کا تاریخی اور کلاسیکی جملہ تم نے تحریر کیا
ہے اُس کی وجہ سے کچھ تلافیٔ مافات ہو گئی ہے -

اپنے ستمبر میں آنے کے امکانات کم ہی ہیں - کامیو کی کتاب کے
دس السٹریشن چھپ چکے ہیں یعنی کوئی ۴۰ فی صدی کام
ایگزی کیوشن کا مکمل ہو چکا ہے -

جلال الدین احمد یہاں آئے ہوئے تھے، وہ کل کراچی پہنچینگے،
ممکن ہے تم سے ملاقات ہو تو خیریت معلوم ہو -

اور زیادہ اس وقت کیا لکھوں - آج کام نہیں کر رہا ہوں -

بزرگ کا سوگ منا رہا ہوں ۔ بڑی گمبھیرتا کا مالک تھا،
اور کسی وجہ سے نہیں، بزرگ کی شفقت اور اخلاق اور محبت
سے محرومی کا افسوس ہے ۔ خاص طور سے ۔
باقی حالات بدستور ہیں ۔ وہ فراوانی ہے کہ کوئی حد نہیں،
کاہے کی ۔ سیم و زر کی روانی کی ۔ مزے ہیں ۔ طبیعت میں
مگر سوز و گداز ہے ۔ اور قناعت بھی ہے ۔
اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خوش و خرم و
تندرست ہونگے ۔ جوان احمد کے جملے کی داد ایک مرتبہ اور ۔
کیا ظرافت ہے ۔ چشمِ بد دُور ۔
دو چار دن ہوئے کہ میں کسی سے کہہ رہا تھا، جب کسی نے
سوال کیا کہ آرزو کیا ہے ؟ میرا جواب یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ
قیمت میں تصویر فروخت کرنے کی آرزو ہے جو کہ پوری بھی ہوگی،
اِس لیے نہیں کہ پیسے کی ضرورت ہے بلکہ اِس لیے کہ تم لوگ اُتنی ہی
کسی چیز کی قدر کرتے ہو جتنا کہ اُس پر پیسہ لگاتے ہو، اِس لیے ۔
۔ کیونکہ تم مجھے پیسے کی ایسی لالچ نہیں ہے، پھر بھی تمھیں زیادہ سے

زیادہ بیسوں میں تصویر کھینچنے کا شوق ہے — یہ الگ بات ہے کہ وہ بیسے تم سے لیکر دریائے سین میں ڈالدوں۔

اور ایسا ہو بھی رہا ہے۔

اور آئندہ کے لئے حالات روشن نظر آتے ہیں۔ بس کام ہوتا رہنا چاہیئے۔ ویسے یہ کہ جو سیل پر لیسے ہوئے مصالحہ کی بات ہے وہ کچھ اور ہی ہے۔ مٹی کے گھڑے میں ٹھنڈے پانی کا سوندھا پن کوئی اور ہی چیز ہے — فرانس کی ایک مایۂ ناز دانشور خاتون کا کہنا ہے کہ گیس اور بجلی نے کھانے پکانے کے تمام حُسن کو یکسر غارت کر دیا ہے۔ لکڑیوں سے سلگتی ہوئی اور پھر روشن ہوتی ہوئی آگ میں ایک زندگی ہوتی ہے۔ اُس کی لو اور ضو بذاتِ خود زندگی ہے اور اُس زندہ آنچ کے ذریعہ جب کوئی عورت 'اشیائے خام کو' غذا میں تبدیل کر دیتی ہے تو اس میں ایک عجیب جادو ہوتا ہے اور پھر وہ غذا جسم میں شامل ہو کر زندگی اور زندگی کی بقا بن جاتی ہے اور کھانا پکانا ایک فن، ایک الہام اور ایک تخلیق کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اُس میں دل کی دھڑکنیں شامل ہو جاتی ہیں اور یہی منزلِ مقصود ہے اور یہ زندہ آگ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی پتھر کی سِل، مٹی کا گھڑا یا صراحی سمجھ لو۔ یہ زندگی کو آگے بڑھانے کا ذریعہ ہے، یعنی لکڑیوں میں سے نکلتی ہوئی زندہ آگ اور اس کے تمام حُسن اور رنگینی اور زندگی کو گیس اور بجلی نے کچل کے رکھ دیا ہے۔

آخر تمھاری اماں جو مٹی کے تیل کے چولھے کو پسند نہیں کرتیں تو اُس کی کوئی نہ کوئی
جبلی اور قدرتی وجہ تو ہے — اور وہ یہی ہے — یہ شاعری آگ ہی کے لئے اسوقت
گردی گئی ہے — گیس اور بجلی کے چولھے میں درجۂ حرارت تو ہوتا ہے لیکن وہ آگ جو
زندگی سے عبارت ہے اور بذاتِ خود ایک جادو ہے، لکڑیاں آگ اور آنچ میں
تبدیل ہو جاتی ہیں — یہ عمل اور اس عمل کو انجام دینے والا لاشعوری طور پر
زندگی کے مقصد کو حاصل کرتا ہوا محسوس کرتا ہے۔

سِل پر جو مصالحہ پستا ہے، اُسے پستے پستے، پیسنے والے کا دل اور
خون اور اُنس بھی اُس میں شامل ہو جاتا ہے، یہ وہ اجزائے تجریدی ہیں جو
دھنیے اور نمک اور سیاہ مرچوں سے کہیں بالا ہیں اور اسی وجہ سے اُس میں ذائقہ
اور توجہ زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ میکانوی طریقے سے صرف مصالحہ ہے۔ اور
سِل کے طریقے سے مصالحہ میں دل بھی شامل ہو جاتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ مشین کے ذریعہ، مشین میں سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے،
لیکن اُس میں وہ سوز و گداز اور وہ انسانیت نہیں ہوگی جو قدرتی طریقے سے
رحمِ مادر سے برآمد ہوئے بچے میں ہوتی ہے — یہی حساب مصالحہ کا، غذا کا،
اور پانی کا بھی ہے۔

یہ سب تمھاری اماں کے تصورات زندگی کی پشت پناہی ہو رہی ہے آج۔
— اور بھی ہوتی لیکن اب کاغذ میں جگہ زیادہ نہیں معلوم ہو رہی۔ اور میرے خیال
میں کافی ہے — مکمل ہے یہ۔

اور زیادہ کیا لکھوں — امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا — اور سلام و دعا۔

PARIS

مورخہ ۲۸ اگست ۶۲ء

[illegible]

بھائی جان —

اگرچہ ابھی ابھی ایک بے ربط سا خط لکھ چکا ہوں — ایک اور سہی — مولانا احمد(?) کے جملے کی داد میں —
"ان کے جملے میں بین السطور یہ بھی تیور ہیں کہ "ایسے اللہ والے لوگ ہیں" —
مال و متاعِ دنیا کو ہیچ و پست(?) سمجھنے والے — ہے نا —؟

— آج اگست کی ۲۸ویں تاریخ ہے — تیسری یا چوتھی اگست کو اپنی بوسیدہ جیب میں ۶ اور ۷ ہزار کے درمیان میں نقدی تھی — اور آج کوئی دو سو فرینک سے کچھ زیادہ میری جیب میں ہیں — جتنے میں مال و متاعِ دنیا کی جو قیمت ہوتی ہے وہ نام اللہ برروز خرچ کر دی جاتی ہے — اور یوں ہی — درمیان میں ملتے ہوئے شمیم وزیر(?) کے لیے انکار کر دیا گیا تھا کہ ابھی ضرورت نہیں ہے۔ بینک کے توازن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ تیسرے(?) پہلے ہفتے میں ایک رقم آنے والی ہے اور پھر یہ کام کوئی تب بھی مکمل ہو رہا ہے — یہ — ہر ایک زندگی ہوتی ہے غیب سے امداد —

— ہاں تو آج طبیعت کچھ ہمکاری(?) اعمال پر ماکف(?) پالش کی طرف مائل ہے — واپس ہیں — جو پوشاک مشینوں سے سلی ہوئی ہوتی ہے اس کے مقابلے میں ہاتھ سے سلی ہوئی پوشاک کی قیمت کوئی دس گنی زیادہ ہوتی ہے — کیونکہ مشین میں لوہے کا عمل کام کرتا ہے اور ہاتھ سے سینے میں شخص کی چمک اور دل کی حرکت شامل ہو جاتی ہے۔

بڑھانے میں، دل کی دھڑکن بھی لگ جاتی ہے ۔

ورنہ کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ہاتھ سے سِلے ہوئے لباس کی اتنی زیادہ کیوں قیمت ہے اگر وہ اتنا صاف نہیں ہوتا ۔

صُراحی کا پانی کوئی اور ہی چیز ہے ۔ لوہے کے ٹینکس میں سے نکلے ہوئے پانی کی ٹھنڈک ایک مصنوعی اور بے رُوح سی چیز ہے ۔ وہ جسم کو تو لگتی ہے مگر رُوح کو نہیں لگتی ۔ گھڑونچی پر رکھے ہوئے کورے گھڑے کی بات ہی کچھ اور ہے ۔ وہ زندہ اور بولتا ہوا ۔ جیتا جاگتا پانی ہوتا ہے جو صرف معدے ہی میں نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں میں جا کر اُتر جاتا ہے ۔

تہذیب و تمدن کی بات ہے ۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ابھی تک گھڑے کے پانی کے سوندھے پن سے آشنا اور اُس کی لذت حاصل کر رہے ہیں ۔ اور اگر وہ نصیب نہ ہو ۔ تو پھر ٹھیک ہے ۔ لوہے کے ٹینکس کا پانی موجود ہے ۔ مگر یہ صرف مجبوری اور کسمپرسی کی بات ہے ۔

— یعنی اگر آدمی ہاتھ سے سِلا ہوا لباس خریدنے کی سکت اور اِس عیاشی اور فضول خرچی کی طاقت اور رسائی نہ رکھتا ہو ۔۔۔ تو وہ بھی مشین سے سِلا ہوا لباس لیتا ہے ۔ "ہینڈ میڈ" یہ بڑی بھاری اسنابری ہے یہاں کی فیشن کی دنیا میں ۔ "ماڈرن ہونے" کا ایک عجیب تضاد ہے ۔ اور اِس تضاد کے تکلیف دہ پہلو سے صرف وہی لوگ امریکہ اور یورپ میں واقف ہیں جو مجبوراً ، حالات سے تنگ آ کر ۔ ماڈرن تو بن گئے ہیں ۔ اُنہیں مجبور کر دیا گیا ہے ۔ لیکن اگر کوئلوں پر پکا ہوا کھانا اُن کو نصیب ہو جاتا ہے تو کتنے خوش ہوتے ہیں ۔ جیسے کہ شاخِ طوبیٰ اُن کے ہاتھ آ گئی ہو ۔

مشین سے لگی ہوئی تصویر کی قیمت ؟ مونا لیزا ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر کی قیمت کوئی دس ہزار گنی زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں؟ یعنی یہ کہ مونالیزا کی مشین سے بنی ہوئی تصویر اگر ایک روپیہ میں مل سکتی ہے تو ہاتھ سے بنی ہوئی اصل تصویر مہاسنکھ کی بھی نہیں ملے گی۔

اب جب گھڑے کا اصلی ٹھنڈا پانی پینے کا عیش نصیب ہے تو اس کے ڈبے کا نقلی ٹھنڈا پانی کیا معنی رکھتا ہے۔ مگر یہ کہ کٹورے پر اگر قلعی ہو تو کیا کہنے ہیں۔

گھڑے میں اور ڈبے میں وہی فرق ہے جو مثلاً امام ابوحنیفہ اور کوئٹے کے وہ حافظ جی جو شاعر بھی تھے اور کسی لڑکی کو قرآن بھی پڑھایا کرتے تھے ——— ان دونوں حضرات میں جو آپس میں فرق تھا۔

اب اگر کوئی یہ کہے امام ابوحنیفہ کے قرب اور سایے میں کہ میں حافظ ذاکر سے نیاز حاصل کرنے جاتا ہوں ۔ کیا آدمی ہیں ۔ ان بزرگ کی صحبت میں بور ہو کر تنگ آ چکا ہوں تو کیسا معلوم ہوگا۔

— ایک قاعدے کی گھڑونچی — چند کورے گھڑے۔ چند جا بجا پیالے اور چند کٹورے ——— کیا بات ہے اور کیا ٹھاٹ ہے اُن کا۔

تم تو فریج کی بات کر رہے ہو۔

وہ فریج مجبوری کی بات ہے۔ یورپ اور امریکہ والے مجبوری کا نام صبر ہے کہ مسئلہ پر عمل کر رہے ہیں۔ جب تک گھڑے کا پانی پی سکو اپنی قسمت پر رشک کرو۔ ورنہ جب مجبوری ہوگی تو دیکھا جائے گا۔

مگر بات یوں ہے کہ یہاں پر گھڑا اسمارٹی ہے اور ہمارے یہاں ڈبہ

—— مرغ آنے والی بات سمجھ میں آئی ہے۔ پاکستان آنے میں اُمید ہ
دن ضائع سست کیا جائے گا۔ اور بالکل اطمینان رکھو۔ موجودہ زندگی کے نظام میں
جلد بازی کی زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ پورا احساس ہے۔ اطمینان رکھنا۔
وقت آنے کی دیر ہے —— مگر اندازہ نہیں کہ کب آتا ہے۔
اُمید ہے کہ آج کا مکمن پالیسی تمہاری اخلاق کے حق میں آبِ حیات کا کام
کرے گا۔ مطلع کرنا۔ اگرچہ بچوں کی دل شکنی ہو رہی ہوگی۔ تو اُن سے یہ کہنا
کہ تمہارے چچا جان کا عذر تو یہ ہے کہ کسی صورت سے پورا برس ہی مستطیع منزل
میں پہنچ جائے۔ اب اس سے کم پر وہ خود مصالحت پر آمادہ نہیں ہیں اور
اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ آئندہ آپ خود ہی یہاں آ رہیں گے اور بجائے تشنیدہ نظر
پرند تماشہ تماشہ دیکھنے کے سوتے دے اندر اور تماشہ گاہ میں رنگ رلیاں
کریں گے۔

گزشتہ دنوں ایک صاحب یہاں آئے۔ اُن کو وقت کی کراچی تک بہ ایں
رسالہ کا اُن کیوں نہیں ملتا۔ میں نے اُن سے کہا کہ ہمارا تجربہ یہی ہے کہ ہم
بیدار ہیں —— یہ حضرت علی کی تعلیم کا اثر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ
اس تعلیم کے اثر میں آئی لوگ اپنی دن کی کمائی کو سورج غروب ہونے
سے پیشتر خرچ کر دیتے ہیں اور میں سورج غروب ہونے کے بعد اور طلوع ہونے
سے پیشتر خرچ کر دیتا ہوں۔ مگر بہر طور کوئی فرق نہیں پڑتا۔
وہ مالک بڑا کارساز ہے

—— دراصل آج میں اُس بزرگ کا غم منا رہا ہوں۔ اور کام کرنے کی
بجائے بیٹھا رہا ہوں جس کے دھبے اس آخری صفحہ پر بھی لگ گئے
ہیں —— اپنی اماں سے کہنا کہ یہ خط صادقین کے خون سے نہیں لکھا اس میں
نشے مل ہی گئی۔ میں نے لکھا ہے تو وہ خوش ہو کر یہ لکھوائیں گی کہ

32.8

پیرس ۔ مورخہ ۱۰ ستمبر

بھائی جان سلام

کل رات جب کوئی رات کے پونے تین بجے گھر پہنچا تو تمھارا خط میز پر رکھا ہوا ملا ۔
اور اِس وقت لیتھو گرافی کے کارخانے میں بیٹھا ہوا اُس کی رسید لکھ رہا ہوں ۔
تمھارے خط سے بیشتر بھابی جی کا بھی خط ملا تھا اور اُس کے جواب لکھنے کی ذہنی کیفیت
کا منتظر تھا ۔ بہر کیف ابھی تک جواب نہیں لکھا جا سکا ۔ کہہ دینا کہ اُن کے خط سے راحت
ہوئی اور گھر کے ماحول کی کیفیت کا تمھارے خطوط کی بہ نسبت زیادہ اندازہ ہوا ۔

یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ تمھیں میرے وہ دونوں خطوط مل گئے جو میں نے ۲۸ اگست
کو لکھے تھے ۔ یہ تم نے نہیں لکھا کہ کورے گھڑے کی نفسیات اور کیمیاوی صفات کا ردِ عمل
بالخصوص تمھاری اماں پر کیا ہوا ۔ میں اِس گفتگو کو اور جاری نہیں کروں گا کہ چکی
تو چاولوں کے پوڈر سے جو کھیر تیار ہوتی ہے اُس میں وہ لوچ اور چکنوٹ نہیں
آتی جو ہاتھ سے دیگچی میں گھٹتی ہوئی کھیر میں آتی ہے ۔ اِس اجمال کی تفصیل اب
خود ہی سمجھ لو ۔ کہاں اصلی ٹھنڈا پانی اور کہاں مصنوعی ٹھنڈا پانی ۔ کہاں مشین
اور کہاں دِل ۔ کہاں پٹرول یا بجلی اور کہاں رگوں میں دوڑتا ہوا خون ۔

ذائقہ کی نفسیات پر کبھی آئیندہ گفتگو ہوگی ۔

گھر کی دال، ہوٹل مٹرو پول میں کاری گر باورچیوں کے ہاتھ سے پکے ہوئے مرغ و ماہی
کے مقابلہ میں کیوں زیادہ مزے کی ہوتی ہے ۔؟ اگر یہ گفتگو، دلچسپ معلوم ہو تو لکھنا،
آئیندہ خط میں بہ شرطِ فرصت چھیڑی جائیگی ۔ اور اِس کے علت اور معلول سے متعلق
خیال آرائی کی جائے گی ۔ اِس وقت بھی ہو سکتی ہے مگر چونکہ تم نے اپنے خط میں،
کورے گھڑے کا صرف حوالہ ہی دیا اور اُس پر گھر والوں کی رائے نہیں لکھی ۔ لہذا
اِس وقت یہ گفتگو ملتوی ہو رہی ہے ۔

بات دراصل یوں ہے کہ کتاب کے تین مدارج تھے ۔ اب تیسری منزل کا
۵۵ فی صدی کام مکمل ہو چکا ہے اور آج صرف کاریگر لوگ کام کر رہے ہیں اور
میں خود کام نہیں کر رہا ہوں ۔ صرف یہ دیکھنا ہے کہ رنگ حسبِ منشا آ رہے
ہیں کہ نہیں اور اِس دوران میں تمھیں یہ خط لکھا جا رہا ہے ۔ یعنی تھوڑی فرصت ہے

19th letter
since April 1.64

31st since
11.12.63
[illegible]
was first
from Paris
in the
series.

46th 4
[illegible] 1963-64
[illegible]

بھی ہے اور ذالقہ کی لغویات پر گفتگو بھی ہو سکتی ہے لیکن ملتوی ہو رہی ہے ۔

تم نے اپنے اُس بزرگ کے بارے میں دریافت کیا ہے ۔ با اثر و با رسوخ ، لامحدود پیمانے پر ، صاحبِ ثروت و جاہ اور حد درجہ عاقبت اور مستقبل شناس ، اور اس کے علاوہ انتہائی مسکین و خلیق و شفیق ۔۔ اور یہ کہ اپنا چاہنے والا ۔ لامحدود پیمانے پر ۔ بے حد محبت کے ساتھ ۔ شاہجہاں کی تاج محل میں وہ دلچسپی نہیں ہوگی جو اُس کی اپنے مستقبل میں تھی ۔ اور اپنے آرٹ میں تھی ۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو پامپی ڈو سے لیکر آرٹ کے نقادوں تک ، درمیان میں سب ہی لوگ آ گئے ، اخباروں کے ایڈیٹر ، گیلریوں کے مالک ، بڑے بڑے بینکر اور تاجر وغیرہ وغیرہ ۔ ان میں ، اپنی گفتگو تھی ۔ سیم و زر کے علاوہ بزرگ کی شفقت اور پیار زیادہ اہم تھا ۔ میں کافی لحاظ بھی کرتا تھا ۔ میری گیلری کا مالک موسیو [illegible] اُس کا متبنہ فرزند ہے جس کی تعریف و توصیف میں کبھی پہلے لکھ ہی چکا ہوں اور اپنا بہترین دوست ہے ۔ بزرگ خود بقول مستحق اولاد یعنی اُس کے اپنے کوئی اولاد نہیں تھی ۔ میرا اور اُس کا پاکستان آنے کا ارادہ تھا اور وہ اپنے "وصال" ([illegible]) استعمال نہیں کرتے ہیں ۔ [illegible] سے کچھ دن پہلے وہ ہسپتال میں کسی اور سے یہ بھی کہہ رہا تھا کہ اب میں نہیں جا سکوں گا ۔ میں نے اُس سے کہا کہ نہیں جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے تو چلیں گے تو وہ خالی مسکرا دیا ۔ بہرکیف اپنا ایک چاہنے والا تھا کہ کوئی حد نہیں ہے ۔

میں اس ورق کے بعد دوسرے پر خط کو پہنچانا نہیں چاہ رہا ہوں ۔ اصل میں کھانے کا ٹائم آ گیا ہے اور یہ لوگ کام چھوڑ چکے ہیں میں تھوڑی دیر کے لیے چہل قدمی کرنے کے لیے اس وقت جا رہا ہوں ، اُسی کے دوران یہ خط بھی پوسٹ کر دوں گا ۔ شاعری ۔۔ صرف کھانے کی میز پر ہی بیٹھ کر ہو سکتی ہے ۔ لہذا اس قسم کی غزل یہاں نہیں ہو سکتی ۔ فانی کا ایک شعر یاد آ رہا ہے جو اسی زمین میں ہے ہر سعادت علاوہ

"علاوہ یار کا بھکاری ہوں ۔۔۔ جس جہت کا سنا گدائی ہے" بہرکیف اگر کچھ شعر ہوئے تو لکھوں گا ۔

باقی ہر طرح خیریت ہے اور حالات اچھے ہیں ۔ اور ماحول سازگار ہے ۔ کل رات دو بجے ایک پاکستانی صاحب کو سیر کرانے کے دوران جب مونپارناس کے کیفے لاروتوند سے نکل رہا تھا تو اُس کا مالک اپنی پیچ کیفے میں مٹھائی لے رہا تھا ۔ یہ فرانسیسی کا عمدہ اخلاق و شفقت ہے ۔ وہاں اپنی تصویریں بھی لگنے والی ہیں ۔

PARIS

۲۷ نومبر سنہ ۶۴ء

بھائی جان۔

منگل کی صبح کو پیرس پہنچا۔ اور یہاں آتے ہی اب محسوس ہوا
جیسے کہ پیرس سے گیا ہی نہیں تھا۔ سفر انتہائی دلچسپ گزرا۔
آج سے ہی کام شروع ہو جائے گا۔ اُمید ہے کہ صورتِ حال
اچھی رہے گی۔ اہلِ پیرس گرم جوشی سے پیش آ رہے ہیں۔
ویسے سردی ہے مگر اتنی بھی نہیں جتنی کہ میں سمجھ رہا تھا۔
بقول شخصے موسم خوش گوار ہے۔ طبیعت میں نہ جانے کیوں
ایک بے نام قسم کی اُداسی ہے۔ غالباً کراچی چھوڑنے کی وجہ
سے ہے۔ خیر۔

کام شروع کرتے ہی اطمینان ہو جائے گا۔ کاغذات پریس میں

جانے کے لیے سنبھال لیے ہیں۔ یہ خط تمھیں پوسٹ کرتا ہوا پریس

روانہ ہو جاؤں گا۔ کتاب باضابطگی سے چھپنی شروع ہو گئی ہے۔

اُمید ہے کہ شمیم صاحب نے وہ پروف واپس کر دیے ہوں گے۔ انھیں

اپنے ہی پاس رکھنا۔

اور کیا لکھوں۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ گیا ہی نہیں تھا۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔ اور سلام و دعا کہہ دینا۔

اُمید ہے کہ ایرپورٹ سے بخیر و خوبی واپسی ہوئی ہو گی۔

گھر والوں کے آ جانے سے ذرا رونق ہو گئی تھی۔

تمھارا صادق

بروز جمعہ (تاریخ یاد نہیں)
27.11.64

PARIS

9th December '64

بھائی جان ۔ !

تمھارا خط ملا تھا ۔ جواب اُسی دن لکھنا شروع کیا تھا لیکن
نامکمل رہ گیا تھا ۔ اب اُسے اگر مکمل کروں تو جواب میں دیر کا امکان
پیدا ہو جاتا ہے ۔ لہذا یہ چند سطریں اِس کیفے میں بیٹھ کر لکھ رہا
ہوں تاکہ لکھتے ہی اِن کو پوسٹ بھی کر دیا جائے ۔

ہر طرح خیریت ہے اور عافیت ہے ۔ کام جاری ہو گیا ہے ۔
صحت بھی اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ کراچی میں میں اپنے شام و سحر
سے مطمئن نہیں تھا ۔ ایک بیکار ۔ بے مصرف اور "بے ہنگم" افتاد
تھی ۔ آج کل یہاں بھوک بھی زیادہ لگتی ہے ۔ سردی ہو رہی ہے ۔
اور اچھی خاصی ہو رہی ہے ۔ زندگی کا انداز زاہدانہ ہے ۔
نیک لوگوں کے ساتھ بود و باش ہو رہی ہے ۔

یہاں کے ایک مشہور کیفے میں "لا روتوند" جو موپارناس میں ہے
اپنی دو بڑی بڑی تصویریں لگ گئی ہیں ۔ بہت اچھی معلوم ہو رہی ہیں ۔
یہ پیرس کے "آواں گارد" اور مشہور آرٹسٹوں کا علاقہ ہے

اور یہ کیفے اپنی روایات کے لیے بہت مشہور ہے۔ اچھا ہے۔
میری کتاب پر کام جاری ہے۔ رات کو اپنا اسٹوڈیو ذرا سرد
ہوتا ہے۔ اِس وجہ سے پینٹنگ نہیں ہو رہی۔ مگر عنقریب شروع
ہونے والی ہے۔ آج صبح آٹوموبیل کلب کے لوگوں سے ملاقات ہوئی
تھی۔ ویسے آج کچھ آمدنی نہیں ہوئی۔ کوئی ڈیڑھ ہزار۔ مگر
اللہ رے اخراجات — اور مہنگائی — اور خصلت۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب اچھی طرح ہونگے۔
اور سہیل احمد اور اُن کے بھائی — اب چچا جان کے جانے کے بعد
وقت خراب نہیں کر رہے ہوں گے اور پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ توجہ
دے رہے ہوں گے۔ گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام
دعا کے ساتھ — یاد کرتا رہتا ہوں۔

خط جلد جلد لکھا جائے گا۔

یہ روا روی میں لکھا ہے — بلکہ لکھ دیا ہے تاکہ ذہن پر
یہ گرانی نہیں رہے کہ ابھی تک خط کا جواب نہیں لکھا۔ بس —
یوں سمجھو کہ خانہ پُری کر دی ہے — فرصت؟ فرصت کیا بلکہ
ذہنی کیفیت ہوتے ہی خط لکھوں گا۔ بہرکیف — خیریت سے جلد مطلع
کرنا۔ اُمید ہے کہ سب کی صحت ٹھیک ہوگی۔

تمہارا — صادقین

١٩٦٥

PARIS
20th January '65

بھائی جان — !

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہو گی۔

اِس سے بیشتر، کئی روز ہوئے ایک خط تحریر کر چکا ہوں، اُمید ہے کہ مِل گیا ہو گا، اُس کے بعد تمھارے دو خط ملے تھے، جن سے خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا تھا۔

کام جاری ہے۔ تین چار لیتھوگراف اور باقی رہ گئے ہیں۔ اُس کے بعد اِس کتاب کے سلسلے میں، اپنا کام ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ چھپائی ہاتھ کی مشین سے ہوتی ہے، اِس لیے چھپتے چھپتے کافی وقت لگ جائے گا۔ مگر یہ کہ اپنا کام، توقع ہے کہ آٹھ یا دس روز میں مکمل ہو جائے گا۔ اُس کے بعد کچھ اور کام ہو گا، یا چند روز کے لیے اسپین وغیرہ چلا جاؤں گا۔ بہت جم کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

دیگر حالات ٹھیک ہیں۔ ویسے فراغت ہے۔

اور کیا لکھوں۔ گھر والوں کو بہت بہت یاد کردو۔

Galerie PRESBOURG
20, Avenue Kleber,
PARIS .16

۳۰ جنوری ۶۵ء

بھائی جان ،

اس سے پیشتر ایک رقعہ اور بھی لکھ چکا ہوں - اُمید ہے کہ ملا ہوگا -

وہ جو کامو کی کتاب کی آخری تین تصویریں رہ گئی تھیں اور جن میں کچھ بنیادی تبدیلیاں میں نے کر دی تھیں — وہ میری مرضی کے مطابق بن رہی ہیں — متولیانِ ادارۂ متعلق نے اس سلسلے میں اپنا ایماء دیدیا ہے — ان میں سے، جو دو صفحے پر مشتمل ایک بڑی تصویر ہے، وہ خود اپنے تجرباتِ دنیا کا نچوڑ ہے اور اس میں سوسائٹی کی طرف اپنا ہی ایک خاص طنز ہے — اگلے ہفتے میں یہ کام مکمل ہو جانے کی توقعات ہیں — اس کے علاوہ، کتاب میں گیارہ باب ہیں — ہر باب کے بعد جو صفحے میں کچھ جگہ رہ جاتی ہے اُس میں صرف سیاہ و سفید میں، اپنے مخصوص اسٹائل میں کچھ بنایا جائے گا — یہ سب سلسلہ، توقع کے مطابق اگلے ہفتے کے بعد والے ہفتہ کے درمیان تک ختم ہو جائیگا — اور پھر کچھ سیر و سیاحی ہوگی — کام ہوگا —

منگل کے دن، شام کو پانچ بجے چار اعداد میں ایک رقم ملیگی —

جہاں سے پرسوں کچھ کام بننے والا تھا — فردِ متعلق کو کسی کے استقبال کے لیے عین وقت پر ایرپورٹ جانا پڑ گیا اور اُس کی بجائے اُس کا یہ پیغام ملا — اگلے ہفتے میں اُس کو بھی رجوع کیا جائیگا —

قصہ یوں ہے کہ اپنا معیارِ زندگی کچھ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے — معیارِ زندگی سے مراد اخراجات سے ہے، موزہ اور میز اور پلیٹ سے نہیں — تعلقات کے ساتھ ساتھ — مصارف بھی بڑھ جاتے ہیں — بہرنو — اللے تللے ہیں —

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی —

کراچی کے حالات معمول پر آ گئے ہوں گے ۔ اسکول وغیرہ باضابطہ کھل گئے ہوں گے
اور خاص طور سے سید سلطان احمد باقاعدگی اور وقت کی پابندی سے اپنے مدرسہ جاتے
ہوں گے ۔ اور پوری توجہ سے سبق پڑھتے ہوں گے ۔ اُمید ہے کہ سب کی صحت اچھی ہوگی ۔
اور سب ہر طرح خوش و خرم ہوں گے اور ہر طرح آسودگی ہوگی ۔

۔ شدید طریقے سے خضوع و خشوع و رجوع کے ساتھ مسلسل کام کرنے کی طبیعت
بن رہی ہے ۔ ایک بھرپور ہلہ اور یلغار اور پھر اس کی تیار شدہ فصل سے کاروبار ۔
لکھ ہی چکا ہوں کہ انڈر گراؤنڈ جانا چاہتا ہوں ۔ بہرکیف ! اُمید ہے کہ منصوبے
اور حوصلے کے مطابق کارروائی ہوگی ۔ ہر طرح اطمینان رکھو ۔

دیگر حالات سے مطلع کرنا ۔
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام اور دعا کہہ دینا ۔

صادقین

Paris
4th February '65

بھائی جان سلام

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت عافیت اور آسودگی ہوگی۔
سب اچھے ہوں گے اور تندرستی ہوگی۔
پرسوں کچھ آمدنی ہوئی تھی۔ اچھا چل رہا ہے۔
کام بھی خوب ہو رہا ہے۔ اُمید ہے کہ معاملات اچھے رہیں گے۔
اِس سے قبل بھی خطوط لکھ چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ ملے ہوں گے۔
— دانت ہل رہے ہیں۔ اور شدید تکلیف دے رہے ہیں۔ جھیل رہا ہوں۔
دندان ساز کو دکھانے کی توفیق نہیں ہوتی اگرچہ اپنے دوستوں میں ایک دندان ساز بھی ہے۔ چاہتا ہوں کہ خود "درد درمانِ درد" ہو جائے۔
ورنہ نکلوانے تو ہیں ہی۔

باقی حالات بدستور ہیں۔ یعنی ہر طرح ٹھیک۔ اور اُمید ہے ٹھیک ہیں۔ پرسوں چار اعداد میں آمد ہوئی تھی۔ لکھتا ہی رہتا ہوں کہ معیارِ اخراجات پست نہیں ہے۔ کوئی ایک ہفتہ ہوا موسیو فورژ نے بتایا کہ اُنہوں نے میری چھ تصویریں فروخت کرنے کے بعد مجھے جان بوجھ کر اِسلئے اطلاع نہیں دی کہ کہیں میں اپنے ہاتھ کو بہت زیادہ کھول نہ دوں۔ بہرحال اگر ذرا بھی تنگی کا تصور ہوتا ہے تو اِس مردِ خدا سے فوراً پیسے ملتے ہیں — کیا آدمی ہے — اور کیا محبت ہے اِس کی۔ اور پھر کیا رشک آمیز طبیعت ہے۔
— بہرحال — یہ کتاب کا سلسلہ ختم ہو جائے جو کہ اُمید ہے کہ اگلے ہفتے ختم ہو جائے گا تو دنیا دیکھی جائیگی اور نئے کام کیے جائیں گے۔ ہر طرح اطمینان رکھو ۴۵ کا ہونے کے بعد آدمی فوراً ۵۰ کا ہو جاتا ہے۔ یعنی چند سال کے بعد سِن لعنت ہو جائے گا۔ وقت خراب کرنا نہیں ہے۔ کام کا وقت ہے۔

اور یہ کہ اگر اب بھی کام نہ ہوا تو پھر کب ہوگا۔ کام کے سلسلے میں حال کا اور باقی اور چیزوں کے سلسلے میں مستقبل کا قائل ہوں۔ اور آگے کو ہمیشہ روشنی ہی دیکھتا ہوں اور طبعاً ایڈونچر کو پسند کرتا ہوں۔

گذشتہ دنوں میں، خدانہ خواستہ تنگی نہیں تھی، دراصل غیر متوقع اور اچانک طور سے ایک غیر متعین مدت تک مصارف میں اضافہ ہوگیا تھا ورنہ اور کوئی بات نہیں تھی۔ افسوس اس کا ہے کہ کچھ روانہ نہ کیا جاسکا اور کچھ نہیں۔ بہرکیف

اور کیا۔ ؏ فی الحال۔ اپنے یہ حالات ہیں۔

خیریت سے مطلع کرو۔

اُمید ہے کہ گھر والے ہر طرح اچھے ہوں گے۔

سلام و دعا کہدینا اور بہت بہت یاد کردینا۔ باوا اور اماں کی صحت کی طرف سے بھی تعلقِ خاطر رہتا ہے۔ ورنہ تو یہ کہ ؏

ہر چیز کو ہوتا ہے بُرا ہائے بڑھاپا۔

مگر صحت ہو تو کیا کہنے ہیں اور خدانہ خواستہ اگر نہ بھی ہو تو اس بات کے تصور سے کتنی تقویت ہوتی ہے کہ اپنی ہر اچھی اور ہر بری بات کو سراہنے۔ اور ہر اُلٹی سیدھی کو گوارا کرنے والے دل تو موجود ہیں۔ چاہنے والوں کا سایہ بڑی چیز ہوتا ہے۔

خورد و کلاں کو دعا و سلام۔

خیریت سے مطلع کرو۔ یا کسی بچے سے کہو کہ خط لکھدو۔

تمہارا۔

صادقین

PARIS

مورخہ ۱۶ فروری ۶۵ء

بھائی جان سلام

کئی روز سے کوئی نامہ و پیام نہیں ہے۔ روزانہ گیری اِس خیال سے شام کو جاتا ہوں کہ آج کوئی خط آیا ہو گا لیکن نہیں۔ اور اتنے دنوں سے کوئی خط نہ آنے کی وجہ سے فکر ہے۔ بہرکیف۔ اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت اور عافیت ہو گی اور خورد و کلاں ہشاش بشاش ہوں گے۔

اپنے حالات اچھے ہیں۔ پیرس مہربان ہے اور اللہ مہربان ہے۔ ہر طرح فراوانی اور آسودگی ہے۔ رنگینی و رعنائی ہے۔ مگر یہ کہ طبیعت میں ایک اُداسی کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ شدید یکسوئی کا ماحول چاہتا ہوں۔ تہذیب و تمدن سے دور۔ اور انہماک سے کام کا ایک ریلہ۔
کل جس خوب صورت یہودی لڑکی کی تصویر بنا رہا تھا اُس کے مہربان باپ نے وسطی فرانس میں ایک مکان دینے کا وعدہ کیا ہے جو کہ بالکل خالی ہے۔ اور جہاں میں جب تک بھی چاہوں رہ سکتا ہوں۔ یہ ایک چھوٹے سے شہر میں ہے۔ یہ یہودی لڑکی خود اور اِس کا خوب صورت شوہر اور اِس کا باپ اِس تصویر سے بہت خوش ہیں۔

کبھی کبھی یہ بھی سوچتا ہوں کہ خالی سیر کرنے کے لئے کسی دوسری جگہ ہو آؤں۔ شاید ارادہ جلد ہی پورا ہو جائے۔

بہرکیف صورتِ حال ٹھیک ہے ۔ اور کام ہو رہا ہے ۔ اگرچہ دردِ دنداں
کی شدت میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے ۔ اکھڑوانے کے علاوہ کوئی دوسری صورت
نہیں ہے ۔

جلد از جلد ۔ خیریت کی تفصیل کا خط آنا چاہیئے ۔ انتظار کروں گا ۔
امید ہے کہ سب ٹھیک ہوں گے اور خوش ہوں گے ۔

درجہ بہ درجہ سلام و دعا ۔

تمھارا ۔ صادقین

PARIS

مورخہ ۲۲ فروری ۶۵ء

بھائی جان ۔!

میں تو میں ۔ اب موسیو ژاں فورژ کو بھی فکر اور تشویش ہے کہ اتنے دنوں سے گھر سے کوئی خط کیوں نہیں آیا۔ روزانہ انتظار رہتا ہے ۔ اور شدید تعلقِ خاطر پیدا ہو چلا ہے ۔ تکلیف دہ حد تک ۔ لہٰذا جلد از جلد خیریت سے مطلع کرو ۔

اپنے حالات پیرس فی الحال پیرس میں

۱۔ تمہارا خط اتنے دنوں سے نہ آنے کی وجہ سے فکر اور تکلیف

۲۔ آمدنی پہلے کی بہ نسبت زیادہ مگر اتنے دنوں پیرس میں رہنے کے بعد تعلقات بڑھنے کی وجہ سے اخراجات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے ۔ پہلے رقمیں بستر میں غنودگی کے عالم میں مل جایا کرتی تھیں اور اُن کا شمار کرنا بھی ٹوٹی ہوئی نیند کی کیفیت میں گراں گذرتا تھا، اب کوشش سے رقمیں ملتی ہیں مگر یہ کہ آمدنی بڑھ گئی ہے ۔

۳۔ کامیو کی کتاب کی ۳۸ تصویروں میں سے ۳۲ مکمل ہو چکی ہیں ۔

۴۔ پیرس میں سردی ان دنوں عروج پر ہے ۔

۵۔ دانت ۔ ایک دندان ساز کے ایک رسالے کے مطالعہ کے دوران جس میں مئی ۱۹۴۵ء کے برلن کی شکست و ریخت کے حالات اور تصویریں تھیں ۔ جب اُس نے مجھے دکھانی چاہیں تو میں نے یہ کہا کہ میرے منہ کی حالت برلن سے بھی بدتر ہے ۔ چٹنی اور مچھلی پر گذارا ہے ۔

۶۔ کام ہو رہا ہے ۔ ہلکا ہلکا کام ۔ ہلکے سے مطلب یہ کہ وزن کم ۔ معنی کے اعتبار سے بھاری اور صورت کے لحاظ سے ہلکا ۔ بذریعہ ہوائی ڈاک ۔

۷۔ خیریت کا خط آ گیا تو اِدھر اُدھر کا چکر لگا آؤں گا ۔ ہالینڈ ۔ لندن ۔ روم کے درمیان کہیں ہوں ۔

۸۔ گذشتہ بیس روز میں کوئی ۳۵۰۰ فرانک آئے جن میں سے اس وقت ۷۵۰ جیب میں ہیں ۔ اُمید ہے کہ پرسوں ایک رقم اور ملے گی ۔

۹۔ کل ایک جگہ دعوت کے دوران ایک آدھ کو دو چھوٹی چھوٹی میورلوں کے کمیشن ملے ہیں ۔ کتنے فرانک ملیں گے ؟ یہ جب مل جائیں گے تو اطلاع دوں گا ۔

۱۰۔ شام کو موسیو ژاں فورژ کے ہاں دعوت کے سلسلے میں جانا ہے اُمید ہے کہ اُن سے تمہارا خط ملے گا ۔ اگر آج دن میں آ گیا ہو گا ۔ تو ۔

۱۱۔ موسیو ژاں فورژ نے گیلری بزرگ کی وفات کی وجہ سے فروخت کر دی ہے ۔ اب گیلری کی جگہ غالباً میخانہ بن جائے گا ۔

ویسے زندگی کا نقشہ یہ ہے کہ اللے تللے ہیں۔ اسباب جگہوں میں ملاقاتیں اور اخراجات ہیں۔ کام ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ حالات خوشگوار تر ہیں۔ لیکن صرف گھر سے اتنے دنوں سے خیریت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے
فکر شدید ہے۔ اس کے علاوہ سب ٹھیک ٹھاک ہے۔

امید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی اور سب خورد و کلاں خوش و خرم و تندرست ہوں گے۔

درجہ بدرجہ دعا و سلام۔

تمہارا ——— صادقین

!67

نوٹ: اسپین کے ساحلوں پر ایک خوبصورت جزیرہ 'میورکا' نامی ہے۔ کچھ دنوں کے لئے
وہاں جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ دلچسپ مقام ہے لیکن سیر سپاٹا کرنے والے رئیس لوگوں نے
اس کو بھی مہنگا مقام بنا دیا ہے۔ بہر کیف۔ تمہارا خط آئے تو مطمئن ہو کر وہاں جایا جائے
اور کچھ وہیں پر کام کیا جائے اور بعدہٗ پیرس پلٹ آؤں ——— بہ مع کام کے۔ کیا شہر ہے پیرس

PARIS

مورخہ ۲۴ فروری ۶۵ء

بھائی جان سلام!

بالآخر آج تمھارا خط ملا۔ شدید انتظار کے بعد۔ ٹیلی فون کرنے کو سوچ رہا تھا۔ ویسے تو دنیائے حادثات ہی ہے مگر یہ کہ حادثۂ بد کی خبر بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ خطوط کی آمد و شد کی رفتار میں اگر یک گونہ سستی پیدا ہو جائے تو فکر کی باعث ہوتی ہے۔ بہرکیف، تمھارا خط ملنے سے اطمینان ہوا۔ اور ذہنی فضا صاف ہو گئی۔

بسر اوقات اچھی ہو رہی ہے۔ فراغت و آسودگی کے ساتھ۔ پو بارے ہیں۔ کل دوپہر کو بھی چار اعداد میں آمد ہو گی۔ اصل میں تو اس اوقت ہونا چاہیے تھا لیکن کل دوپہر پر ملتوی ہو گئی ہے۔ دانتوں میں تکلیف ہی اور اس وجہ کی کر تمام روحانیت ختم ہو گئی ہے۔ روحانیت کے لیے بھی صحت و سکون کی ضرورت ہوتا ہے۔ دانتوں کی وہ کیفیت ہے جو جرمنی کے ہتھیار ڈالنے سے ایک دن پہلے برلن شہر کی عمارات کا حال تھا۔ ابھی تک دندان ساز سے رجوع کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔

کامیو کی کتاب آج ختم ہو گئی ہوتی لیکن پریس سے کام کرتے کرتے قبل از وقت
اِس خیال سے چلا آیا تھا کہ شاید کوئی خط آیا ہو۔ صرف صفحہ اوّل کی تصویر میں
کچھ ردوبدل کرنا باقی رہ گیا ہے۔ کیونکہ طویل کام تھا اور اپنی حدود میں
پیچیدہ بھی تھا لہذا اِس کو ختم کرنے کے آخری مدارج میں اطمینان بھی ہو رہا
ہے۔ یہ اپنا ۱۹۶۶ کا اہم ترین کام ہے۔ بہرکیف نمٹ گیا ہے۔
اب چھاپنے والوں پر ہے کہ وہ کب تک مکمل کرتے ہیں۔ میں نے خود کوئی
ڈیڑھ سو یا پونے دو سو تصویر مکمل کر دیئے ہیں۔ یعنی میرا جو کام تھا
وہ پورا ہو چکا ہے۔ اور پریس والوں کا کام ایک تہائی مکمل ہوا ہے۔
جب وہ نمٹ جائیگا تو کتاب ہاتھ میں آئیگی۔

تصویریں بن رہی ہیں۔ ہلکی پھلکی۔ کاغذی تصویریں۔
لیکن پھر بھی قدآور ہیں اور آبی رنگوں سے بنی ہیں۔ یہ ایک یورپ و
دیگر ممالک کی سیروسیاحی کا بندوبست ہو رہا ہے۔ ہلکی تصویریں کہیں
بھی لیجا کر دکھا سکتا ہوں۔

عنقریب کچھ میورلز کرنے والا ہوں۔ کمیشن پر ہے۔

اور فی الحال کیا لکھوں۔ تمہارا خط آج ملنے سے مجھے ہی کیا
موسیو فورژ کو بھی اطمینان ہوا۔ میں نے گذشتہ دنوں جو خط لکھے ہیں
اُمید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔

گھر والوں کو بہت یاد کر دینا اور سلام و دعا کہہ دینا۔
عنقریب پھر خط لکھوں گا۔ تمہارا
صادقین

PARIS

مورخہ ۱۰ مارچ ۶۵ عیسوی۔

بھائی جان!

لندن چلا گیا تھا۔ ایک ہفتہ وہاں آوارہ گردی کی۔
آوارہ گردی سے مطلب ہے کہ بالکل یونہی چلا گیا تھا۔ کوئی کام
دام بالکل نہیں تھا۔ صرف چکر لگانے کے خیال سے۔ کچھ لوگوں سے ملاقات
بھی ہوئی۔ بلال صاحب سے ایک مبلغ بارہ سو روپیہ کا کراس چیک بھی
لے آیا ہوں جو میرے نام ہے وہ جیب میں پڑا ہوا ہے اور تمھیں روانہ کر رہا
ہوں۔ اس کام کے لیے ڈاک خانے جانا پڑے گا جس کی مہلت نہیں مل رہی
ہے۔ کیونکہ رجسٹری شدہ لفافے میں روانہ کیا جائے گا۔ تمھارا اکاؤنٹ
غالباً اُسی بینک میں ہے جو اپنے گھر کے سامنے ہے۔ لہٰذا میں اس چیک کی
پشت پر یہ تحریر کر دوں گا کہ یہ تمھارے اکاؤنٹ میں داخل کر دیا جائے۔
لندن سے آنے کے بعد تمھارا خط ملا۔ اطمینان ہوا۔ راولپنڈی سے
سید قدیر علی کا بھی خط موصول ہوا ہے۔
حالات ہر طرح اطمینان بخش ہیں۔ اعلیٰ پیمانے پر مصارف ہیں۔
دانتوں کی تکلیف نے اور بھی شدت اختیار کر لی ہے۔ کام و دہن کی
حالت ناگفتہ بہ ہے۔ ابھی تک ڈاکٹر کو دکھانے کی توفیق نہیں ہوئی ہے۔
میں نے گزشتہ زمانے میں۔ متعدد خطوط لکھے۔ لندن کے قیام کے دوران
کوئی خط نہیں لکھا یہ سوچ کر کہ پیرس جا کر ہی خط لکھوں گا۔ اُمید ہے کہ جملہ
خطوط اب تک مل گئے ہوں گے۔ تمھارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ آج کل
سلمان احمد اور سلطان احمد اور اُن دو بھائی بہن مطالعہ کر رہے ہیں

اور کتب بینی میں مشغول رہتے ہیں، خوشی ہوئی۔ امید ہے کہ جلد حالات
اطمینان بخش ہوں گے۔ اور گھر والوں کی صحت اچھی ہوگی۔

میں نے ابھی تک یورپ نہیں دیکھا۔ یعنی یہاں کے اور ممالک سوائے اٹلی کے۔
سوچ رہا ہوں کہ ایک چکر بحرِ روم کے ممالک کا لگایا جائے۔ چند ضروری کام
اور دانتوں کی تکلیف مانع ہو رہی ہے۔ بہرکیف پہلے اسپین جانے کا ارادہ
ہے۔ پیرس دامن نہیں چھوڑتا۔ عجیب شہر ہے۔ اور لوگ بھی خوب ہیں۔
دیگر شہر۔ پیرس کے مقابلہ میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ انجمن کے مقابلہ
میں اصطبل ہوتا ہے۔ انجمن بھی وہ جو کسی شیش محل میں ہو رہی ہو۔

خط مجھے گیلری ہی کے پتہ پر لکھنا۔ یہ لکھ ہی چکا ہوں کہ موسیو ژاں فورژ
کو گیلری فروخت کرنی پڑ گئی ہے۔ مگر میں وہاں کے دربانوں سے خط لے لوں گا۔
بہرحال کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ آمدنی بڑھ گئی ہے۔ اور حالات اچھے ہیں۔
کاموکی کتاب کا کام بھی نمٹ گیا ہے۔ اچھا ہی ہوا ہے۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا اور سلام و دعا کہہ دینا۔ امید ہے کہ
سب تندرست و توانا ہوں گے اور خوش و خرم ہوں گے۔ اور جلد ہی خط
لکھنا۔ باقی آئندہ لکھوں گا۔ دانتوں کی تکلیف کیوجہ سے اچھی طرح
خط بھی نہیں لکھ سکتا ہوں۔ روحانیت پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ بہرکیف
معالج کے پاس جایا ہی جائے گا۔

باقی سب ٹھیک ہے۔ الٹے تلے ہیں۔ اپنے اسٹوڈیو میں بہت رونق
ہے۔

تمہارا صادقین

پیرس۔

۱۶ر مارچ ۶۵ عیسوی۔

بھائی جان سلام!

امید ہے کہ گھر پہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

ایک خط لندن سے آنے کے بعد لکھ چکا ہوں امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔

زندگی تیز رفتار گذر رہی ہے ـ شدید تیز رفتاری کے ساتھ ـ فراغت و فراوانی ہے۔
فی زمانہ کام کم ہو رہا ہے ـ یہ لکھ ہی چکا ہوں کہ کاموں کی کتاب کی جلد لیتھوگرافی مکمل ہو چکی ہے۔ یعنی جو میرے کرنے کا کام تھا وہ تمام مکمل ہو چکا ہے ـ اب چھاپہ خانوں کا کام اور باقی رہ گیا ہے ـ سوچ رہا ہوں کہ پیرس کی تیز رفتار زندگی سے نکل کر اِدھر اُدھر ہو آؤں اور ایک بھرپور کام کا سلسلہ جاری کیا جائے ـ پوری توجہ کے ساتھ ـ زندگی کی تیز رفتاری نے صحت پر بھی ظاہر ہے کہ اچھا اثر نہیں ڈالا ہے۔ آرام اور کام ـ دو چیزوں کی ضرورت ہے۔
اِدھر مجھے پیرس میں کچھ نمائش بھی منعقد ہونے ہیں ـ وہ بعد میں ہو جایا کرتی ہیں۔

ٹھاٹ ہیں ـ اور بنی اسرائیل کی مہربانیاں شاملِ حال ہیں ـ فراغت اور آسودگی ہے ـ
صحت یونہی ہے ـ ہرچہ بادا باد۔
گھر والوں کو بہت بہت یاد کردو ـ چاہیے یہ بھی کہدو کہ بیسنی روٹی کھا کر قیلولہ کرنے کے

لیے ۔ ممکن ہے اپنا کراچی ہی آنا ہوجائے اور
کام کا ایک پلندہ وہاں تیار کر کے پھر پیرس واپس
آجاؤں ۔ جیٹ کا زمانہ ہے ۔
یا اسپین چلا جاؤں ۔
ریوڈی جنیرو جانے کی بھی ایک اسکیم ہے
اور وہاں کا ٹکٹ اپنی جیب میں ہے ۔
زندگی کی تیز رفتاری میں کچھ عرصے کے لیے
تعطل کی ضرورت ہے ۔ اُس کے یہ معنی نہیں
ہوں گے کہ کام تیز رفتاری سے نہیں ہوگا ۔
اُمید یہی ہے کہ ہر منصوبہ کا نقشہ حسبِ منشا
و اُمید مرتب ہوگا ۔ اور سب ٹھیک رہیگا ۔
گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا ۔
اور سلام و دعا ۔
اور خیریت سے جلد مطلع کرنا ۔
تمھارا
صادقین

کل دن میں ایک اور خط لکھوں گا ۔
میٹریل گھر پر ہے ۔ فی الحال ایک کیفے سے
خط لکھ رہا ہوں ۔

پیرس - مورخہ ۱۷ مارچ ۶۵ عیسوی ۔

بھائی جان !

کل ایک رقعہ روانہ کر چکا ہوں ۔ اُس کے بعد تمھارا
لفافہ مِلا ۔ ماسکو جانے کا ہو جائے تو بہت اچھا رہیگا ۔
۔ لیکن خود میرا پروگرام غیر واضح اور غیر مرتب ہے ۔
اگلے ہفتہ ۔ روسی علاقے کے ممالک کی طرف جانے کا
ارادہ کر رہا ہوں ۔ اسپین وغیرہ ۔

ستارے ساتھ دے رہے ہیں ۔ فراوانی اور فراغت
کی وجہ سے تیز رفتار زندگی کا انداز ہے ۔ جو تھکا دینے
والا ہے ۔ کچھ دنوں کا ریٹائرمنٹ ۔ کام اور آرام
کے خیال سے ۔ پیشِ نظر ہے ۔ ممکن ہے کہ اِس مقصد
کی خاطر کراچی ہی آؤں ۔ اور وہاں سے کسی اور چھوٹی
جگہ چلا جاؤں ۔ اور صحت بنا کے اور کام کا پلندہ
تیار کر کے ۔ پھر یہاں واپس آجاؤں ۔ جب تک کتاب
بھی چھپ جائیگی ۔ بہرکیف میرا کام کتاب کی حالت میں
نمٹ چکا ہے ۔

کچھ اطلاعات روانہ کرنے کا ارادہ تھا ۔ مگر
اُن کا مواد بکھرا پڑا ہے ۔ میں حسبِ معمول کسر کر دینے

میں بیٹھا ہوا یہ سطریں لکھ رہا ہوں - بہر کیف
کل دن دیکھا جائے گا -

پیرس میں ایک زبردست قسم کا میورل یہاں
کی ایک مشہور پبلک بلڈنگ میں کرنے کی بات چیت
ہو رہی ہے - سونے اور چاندی کے لحاظ سے
انتہائی آسودگی ہے - اور ہاتھ کھلا ہوا ہے -

گھر والوں کو یاد کر دو -

تمھارے خط سے یہ پڑھ کر اطمینان ہوا کہ بچے
آج کل خوب پڑھائی کر رہے ہیں -

اور زیادہ کیا لکھوں -

کل دن میں پھر خط لکھوں گا -

تمھارا — صادقین

١٩٦٦

LOS ANGELES
JUL 25
PM
1963
CALIF

HELP GOODWILL INDU...
HELP THE HANDICA...

US POSTAGE
11¢
AIR MAIL

SYED KAZ-E-MAN AHMED SAHAB,
SIBTAIN MANZIL,
B. ROAD. 1ST CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI. (PAKISTAN)

AÉROGRAMME • PAR AVION

SECOND FOLD

HOTEL Pension SELECT,
10, Rue Des Terreoux,
LAUSANNE,
(Switzerland)

مورخہ ۱۰/اگست ۶۶ء

پیارے سلطان احمد۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی۔

میں نے پیرس سے چلتے وقت تم کو اپنی خیریت کا خط تحریر کر دیا تھا اُمید ہے کہ مل گیا ہوگا۔
راولپنڈی کو باوا صاحب کو خط لکھو تو میری خیریت لکھ دینا۔ میں خود خط لکھتا مگر پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں لکھ سکا ہوں۔ بہرحال یہ خط ملتے ہی خیریت کا خط تحریر کرو اور اپنے نتیجے اور دیگر حالات سے مطلع کرو۔ سلمان احمد میرے خیال میں ابھی پنڈی ہی میں ہیں۔ کب تک آ رہے ہیں؟ اگر آ گئے ہوں تو اوپر لکھے ہوئے پتہ پر وہ بھی خط لکھیں۔

ہاں تو میں آج کل سوئٹزرلینڈ میں ہوں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑھ کر خوبصورت علاقہ مانا جاتا ہے۔ پہاڑ، سبزہ زار، آبشار، جھرنے، جھیلیں، وادیاں، پھول، ہریالی اور بڑے خوبصورت شہر اور بڑے اخلاق والے یہاں کے لوگ ہیں۔ اماں جی کو خبر کرنا کہ چچا جان کی صحت بھی اچھی ہو رہی ہے۔ اور اور بھی اچھی ہو جانے کی اُمید ہے۔ رنگ نکھر آیا ہے۔ اگرچہ جیب تنگ کر رہی ہے۔ کھانے میں دقت بھی ہے اور اوپر سے بھوک بھی لگتی ہے۔ وقت فی الحال سیر میں ہی کٹ رہا ہے۔ کاموں کے راستے تلاش ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ تصویر اچھی بن جائیگی۔

اور فی الحال کیا لکھوں۔ اب تم دیگر احوال سے مطلع کرو۔

گھر پر سب کو سلام اور دعا کہہ دو۔ خط اباجی بھی لکھیں۔ جملہ حالات۔ مفصل طریقے سے۔
اور پنڈی کو اگر خط لکھو تو میری خیریت لکھ دینا۔ فقط۔

تمہارا
چچا جان

Hotel Pension Select
10, Rue des Terreaux
LAUSANNE (Suisse)

مورخہ ۳۱ر اگست ۷۶ء — کام کی شدید مصروفیات کیوجہ سے خط لکھنے میں کوتاہی ہوتی چلی گئی۔ یہ مختصر
خیریت سے مطلع کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ اگلے پانچ چھ روز میں یہ اہم شبیہہ تصویر مکمل ہو جائیگی
کے بعد مکمل اور مفصل خط لکھوں گا۔ باقی حالات بالکل ٹھیک ہیں۔ گھر سے خیریت کا تفصیلی خط آنا چاہیئے
جس میں جملہ معاشی اور مقامی صورت حال درج ہو۔ کراچی اور پنڈی کے بارے میں۔
اور اسوقت کیا لکھوں۔ ڈاکخانے میں یہ رقعہ لکھ رہا ہوں۔
تمام گھر والوں کو سلام۔ بچوں کو دعا۔

صادقین

COMPTOIR SUISSE

Hotel Pension Select,
10, Rue des Terreaux,
LAUSANNE, Switzerland.

مورخہ ۷؍ستمبر ۶۶ء۔

بھائی جان ـــ!

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت سے ہو گے۔

شبانہ روز کام ہو رہا تھا ـــ وقت کم تھا۔ تمام وقت اور طمانیت کام کی نذر ہو رہی تھی ـــ اب اور بھی کچھ نئے کام نکل آئے ہیں ـــ اور ادھر سے تمہارا یقینی پتہ بھی نہیں معلوم ـــ یہ خط راولپنڈی میں منسٹری کے پتہ پر روانہ کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ مل جائے گا۔

گھر سے کوئی خیریت نہیں معلوم ہوئی۔ تشویش رہی ہے ـــ میں یہاں سے کوئی دو ہفتے میں پیرس چلا جاؤں گا۔ اگر فوراً جواب لکھو گے تو یہاں مل جائے گا۔ جملہ حالات "گھر کے، باہر کے اور دفتر کے" تفصیل کے ساتھ تحریر کرو۔ ویسے پنڈی صحت و سکون و تعلقات کیلئے اچھی جگہ ہے۔

اُمید ہے کہ لوزان میں اپنی دو نمائشیں ہوں گی۔ اب اُن کے لیئے کام کر رہا ہوں۔ کیونکہ میرے پاس یہاں کام ہے نہیں ـــ لیکن بہرکیف اِس بہانے سے کچھ اور کام ہو جائیگا ـــ اور اُمید ہے کہ اچھا ہوگا۔ اُس کے بعد حالات کی کوئی خاص نشو نما ہوئی تو مطلع کروں گا۔

ـــ یہاں پاویلین کے لیئے جو تصویر بنی ہے ـــ کل مکمل ہو گئی تھی۔ اب دیوار میں جام کر دی گئی ہے ۳۶ فٹ لمبی اور ۹ فٹ چوڑی ہے ـــ باریک کام کیا گیا ہے ـــ تمام وقت اسکی نذر ہوا۔ اچھی معلوم ہو رہی ہے۔

کراچی میں گھر والوں کو لکھ دیا کہ میرا خط آیا تھا۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت سے ہو گے۔
خیریت سے جلد مطلع کرنا ـــ سب کو سلام اور دعا۔

تمہارا ـــ صادقین

LAUSANNE

۲۰ ستمبر ۶۶ء۔ پیارے سلمان احمد! تمہارا دلچسپ خط ملے ہوئے بھی دو اک دن ہو چکے ہیں۔ مفصل تھا اور میں نے
دو مرتبہ پڑھا۔ اصل میں دوسری مرتبہ اپنے ایک دوست کو سنانے کے لیئے پڑھا۔ اُن دوست نے بھی تمہارا اسٹائل اور ڈکشن پسند کیا۔
اُمید ہے کہ تمہارا نتیجہ آگیا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ ٹھیک ہی آیا ہوگا۔ سلطان احمد کے سلسلے میں یہ ہے کہ اگر محنت کر جائے تو ٹھیک رہیگا
میں تو یہ کہتا تھا کہ اگر کورس کے جملہ مضامین میں سے ایک میں بھی پاس ہو جائے تو بھی بڑی بات ہے۔ یعنی یہ کہ اگر فیل بھی ہو تو
بڑا تیر لگ جائیگا۔ بہرکیف کمال ہو گیا۔ مگر آئندہ محنت کرنیکی شدید ضرورت ہے۔ بھائی تصویر کے کالج میں اُمید ہے کہ سلسلہ
ٹھیک رہیگا۔ نسرین، شیرین کے نتیجوں کی تفصیل سے اباجی نے مطلع کیا تھا۔ بہت اچھے نمبر تھے۔ اُدھر پنڈی میں عرفان احمد
اور سیما کا دل نہیں لگ رہا ہے۔ اپنے نتیجے سے مطلع کرنا۔ ظاہر ہے کہ اچھا ہی ہوگا۔ مگر میں عنقریب پیرس جانیوالا
ہوں۔ وہاں میرا پتہ کیا ہوگا؟ خود مجھے بھی نہیں معلوم۔ لیکن یہ کہ وہاں جانے کے بعد اپنے پتہ سے مطلع کروں گا۔
ویسے یہاں اپنے جملہ حالات اچھے ہیں۔ دو اک دن ہوئے موسیو ژاں فورژ بھی پیرس سے یہاں آئے تھے۔
میری ہی دعوت پر آئے تھے۔ اب باقاعدہ اور باضابطہ کام پیرس ہی میں کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ حالات اچھے رہیں گے۔
اُمید ہے کہ گھر پر جملہ صورتِ حال ٹھیک ہوگی اور سب خیریت سے ہوں گے۔
تمام گھر والوں کو یاد کر دینا اور چچا جان کا سلام اور دعا کہہ دینا۔
باقی پیرس جا کر تفصیل سے لکھوں گا۔ تمہارا — مہدیتن

Absender – Expéditeur
Mittente

SCHWEIZ SUISSE SVIZZERA

Darf keinerlei Gegenstände enthalten – Ne doit contenir aucun objet
Non deve contenere nessun oggetto

Die Frankatur von 65 Rp. ist für alle Länder gültig.
L'affranchissement de 65 c. est valable pour tous les pays.
L'affrancazione di 65 ct. è valevole per tutti gli Stati.

Verkaufspreis – Prix de vente – Prezzo di vendita Fr. –.70

Erster Falz – Premier pli – Prima piega

Zweiter Falz – Deuxième pli

AEROGRAMM LUFTPOST
AÉROGRAMME PAR AVION
AEROGRAMMA VIA AEREA

HELVETIA 65

LAUSANNE SUISSE

SYED SALMAN AHMAD SAHAB
= SIBTAIN MANZIL" = B. ROAD,
CHOWRANGI –
= NAZIMABAD = KARACHI.
PAKISTAN.

PARIS

6th October. 66

بھائی جان! اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت ہوگی۔

مجھے پیرس آئے ہوئے کوئی چھ روز ہو رہے ہیں۔
ابھی کوئی مستقل پتہ نہیں ہے۔ از سرِ نو شروعات
کی جائے گی۔ ویسے حالات کو، کماحقہٗ اپنے حق
میں پا رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ رُخ بہتری کی طرف
رہے گا۔ وہ اپنا مرحوم بزرگ یاد آتا ہے۔
بہرکیف۔ کامو والی کتاب کوئی چودہ روز میں
اپنی جملہ تکمیل کے مدارج سے گذر کر خوبصورت
ڈبوں میں ورق در ورق آجائیگی۔ دراصل
دوبارہ چھاپی گئی ہے۔ کیونکہ پہلے جو چھپی تھی
وہ اعلیٰ سے اعلیٰ کاغذ پر نہیں تھی اور اُس کو
"ڈسٹرائے" کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی اچھا ہی ہوا۔

ورنہ اُس کی جملہ تقریب اپنی عدم موجودگی میں ہوگئی ہوتی۔
ایک دو روز میں کتاب کے ارباب کسبت وکشاد سے ملوں گا۔
اور صورتِ حال میں اگر ترقی کی صورت ہوگی تو مطلع کروں گا۔
چلتے وقت میں اپنے پیرس کے بینک میں مبلغ ۵۵۳ فرینک
چھوڑ گیا تھا آنے پر معلوم ہوا کہ وہ بھی اب ۲۰۰۱ ہوگئے
ہیں۔ دراصل اماں نے ایک تین سو ڈالر کا چیک رکھ لیا
تھا۔ اور میں بھول گیا تھا۔ چلتے وقت اُنہوں نے دیا۔
میں جان رہا تھا کہ پرانا ہو کر بے کار ہوگیا ہوگا۔ بہرحال
وہ کارگر ہوگیا۔

میں یہاں فی الحال تو پی آئی اے کے دفتر میں جو
شانزی لیزے کے بہترین مقام پر واقع ہے کوئی سات
گز لمبی تصویر بنا رہا ہوں۔ اگلے تین ہفتے میں مکمل
ہوجانی چاہیئے۔ بہترین موقع کی جگہ ہے۔ اس کام کو
کرنے کے بعد جملہ صورتِ حال کو دیکھا جائے گا۔

اُمید ہے کہ گھر پر ہر طرح خیریت ہوگی اور سب کی
صحت ٹھیک ہوگی اور سب خوش و خرّم ہوں گے۔
یہ خط میں کراچی کے پتہ پر روانہ کروں گا اور پھر
گھر والے تم کو پنڈی روانہ کر دیں گے۔
اگر اِس خط کا جواب لکھنا ہی چاہو تو اِس پتہ
پر لکھنا۔ مگر میں اِس پتہ پر زیادہ دن رکنے کا
نہیں ہوں۔ لہٰذا فوراً لکھ دو تو خط مل جائے گا

Hotel d' Europe,
20, Rue Roquépine
PARIS.

کراچی کے اور پنڈی میں تمھارے جملہ حالات سے
مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ اور زیادہ کیا لکھوں۔
تمام خورد و کلاں کو یاد کرتا ہوں۔

سلمان احمد کا خط لوزان میں ملا تھا۔ بڑا دلچسپ تھا۔
دیگر حالات، گھر کے بھی اور باہر کے بھی اُن کے خط سے
معلوم ہوئے تھے۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت رہیگی۔
رضی کو بھی یاد کرتا ہوں اور اُس کے جملہ اہل وعیال
کو بھی۔ صاحبزادیوں کو خاص طور سے۔ یہ پڑھکر
کہ چھوٹے ماموں، سبطین منزل تک آجاتے ہیں،
رضی کو داد اور مبارکباد دینے کا موقع ملے۔
ورنہ تو کام کبھی کا ہوگیا ہوتا۔ باقی آدمی کی قدرت
سے باہر ہے۔

جملہ گھر والوں کو بہت یاد کرتا ہوں۔
سلام اور دعا۔

تمھارا۔ صادقین

PARIS.

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۶۶ء

پیارے سید سلمان احمد -

مدت سے گھر سے کوئی خیریت نہیں معلوم ہوئی - فکر ہے - اُمید ہے ہر طرح خیریت ہوگی - اور تم لوگ پڑھنے میں اور ساتھ ہی ساتھ کھیل کود میں مشغول ہوگے، اباجی اور اماں جی اپنی دلچسپیوں میں وقت گذار رہے ہوں گے - مختصر یہ ہے کہ سب کی بود و باش، اپنی اپنی طرح، اچھی ہو رہی ہوگی -

اِس سے پیشتر ایک خط لکھ چکا ہوں - اب تک اُس کا جواب آجانا چاہیے تھا - ابھی اپنا پیرس میں مستقل پتہ طے نہیں پایا ہے - دوست کوشش میں ہیں - بہرکیف میں ابھی تک اُسی ہوٹل میں ہوں جس کا پتہ گذشتہ خط میں لکھ چکا ہوں - یا اُس ہوٹل کے یا موسیو ژاں فوزر کے پتہ پر خط فوراً لکھو - تاکہ خیریت معلوم ہو -

آج سے پورے ایک ہفتہ کے بعد، بروز جمعرات بتاریخ ۲۷ اکتوبر کامو والی کتاب "لا اتر انثرے" کا جشن خاص بوقت شام منعقد ہوگا - پلاس ڈی لا کانکورڈ کے نمبر ۶ میں - پیرس کی سب سے زیادہ پرشکوہ جگہ ہے - میڈام کامو بھی آئیں گی - اُمید ہے کہ اپنی ایک روا روی میں نمائش بھی ہو جائے - بہرکیف کتاب بڑی ہی شاندار چھپی ہے - اِس جشن تقسیم کتاب کے بعد کچھ آثار اچھے نظر آئیں گے - ویسے اب بھی بہت اچھے ہیں - اُس میں بیشتر بنی اسرائیل کی مہربانیاں شامل ہیں - کام ہو رہا ہے - اور عجیب و غریب قسم کا -

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں - خیریت سے جلد مطلع کرو - اور سب کو یاد کردو -

تمہارا - صادقین

SAN FRANCISCO, CALIF. 20
MAY 17
7 PM
1963

PRAY FOR PEACE

US POSTAGE
11¢
AIR MAIL

A100

SYED SALMAN AHMAD SAHAB,
SIBTAIN MANZIL, B. ROAD, CHOWRANGI,
NAZIMABAD,
KARACHI • (PAKISTAN)

AEROGRAMME • PAR AVION

FIRST FOLD

SECOND FOLD

PARIS. 29.X.66.

بھائی جان سلام

بہت دن ہو گئے اور گھر سے کوئی خیریت نہیں معلوم ہوئی۔
فکر ہے۔ اُمید ہے کہ دو ایک روز میں اپنے آپکو یہاں کوئی
اپارٹ منٹ مل جائیگا تو پھر مستقل پتہ ہو جائے گا اور باضابطہ
نامہ و پیام کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ میں خود دو تین مرتبہ اپنی
خیریت سے مطلع کر چکا ہوں۔

" لا انترانٹرے " چھپ کر آ چکی ہے۔ اور ۲۷ ، اکتوبر
کو ۶ ، پلاس ڈی لا کانکورڈ میں ، آٹو موبیل کلب آف فرانس
کی تولیت میں اُس کا شمپین اور کیویار قسم کا جشن رنگیں
بنکویٹ کی شکل میں ہو چکا۔ اور وہاں بنکویٹ کے فوراً
بعد جو کتاب کے لیے بنیادی خاکے بنائے گئے تھے اُن کا

نیلام ہوا۔ لوگوں نے بڑھ بڑھ کے بولیاں لگائیں۔
میں دستخط کرنے میں اتنا مشغول رہا کہ صورت حال کا
جائزہ لینے کی فرصت ہی نہیں ملی۔ بہرکیف جتنے بھی
خاکے تھے وہ بک گئے۔ یہ سب آٹوموبیل کلب آف فرانس
کے محکمۂ کتب کی ملکیت تھے۔ فرانس کے بڑے بڑے
رئیس موقع پر موجود تھے۔ اِس کے علاوہ انی
کچھ ڈرائنگز بھی تھیں۔ وہ بھی سب فروخت ہوگئیں
اور اِن کے کمیشن کٹنے کے بعد جو دام ہوں گے وہ اپنے
آپ کو ۲ر نومبر کے بعد مل جائیں گے۔ ڈنر سے پیشتر
کلب کے صدر نے تقریر میں اپنے بارے میں بہت
سے کلمات نیک کہے۔ بہرحال بعد میں معلوم ہوا کہ
جشن بہت کامیاب رہا۔ رئیسوں نے اپنے آپ کو
کافی مبارکبادیں دیں۔

Champ-Elysees

پی۔ آئی۔ اے کو شانزی لیزے پر بہترین قسم کا دفتر مل گیا ہے۔ میں اب اُس میں کوئی ساٹھ گز لمبی تصویر بنانی شروع کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ اچھی بن جائیگی۔ اِس کے علاوہ اور بھی اپنے لئے کچھ کام کیا ہے۔ خاکوں کی صورت میں ہے۔ قلمی کام۔ کچھ دنوں کے بعد موسیو تراں فورتز کے توسّل سے کسی تصویروں کے تاجر سے رجوع کیا جائے گا۔ ویسے حالات اچھے ہیں۔ بنی اسرائیل کی مہربانیاں شاملِ حال ہیں۔ زبانِ شعر میں جیسے آمد کہتے ہیں۔ وہ ہے۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ ہی اُمید و بیم کا لطیف امتزاج بھی ہے جو اِک کیف پیدا کرتا ہے۔

گھر سے کوئی خط نہ آنے کی وجہ سے فکر ہے۔ کافی دن ہو گئے کہ کوئی خیریت نہیں معلوم ہوئی۔ یہ خط میں کراچی روانہ کروں گا۔ اور پھر گھر والے تم کو ڈھونڈ ہی

روانہ کر دینگے۔ مجھے فی الحال موسیو ژاں فورژ کے پتہ
ہی پر خط لکھو۔ ویسے اُمید ہے کہ جلد کوئی باقاعدہ رہنے
کی جگہ ہو جائیگی۔ فوراً مطلع کروں گا۔

اُمید ہے کہ سب بہ خیریت ہوں گے۔ سلام اور دعا۔

تمہارا۔ عمادمتین

— یہ خط لفافے میں بند کرتے ہی موسیو ژاں فورژ کے ہاں رات (ہ)
کھانے پر گیا تو ابا جی کا خط ملا۔ خیریت معلوم ہو کر اور دیگر حالات
معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اور "نیاز" (●) کرا گئی۔ یہاں سے آپ سمجھ ہی
سکتا ہے کہ کاہے پر۔
اطمینان اور سکون کامل ہوا۔ اور اب ذہنی شوتے
کام سے متعلق پیچ و خم کی طرف رواں ہیں۔

C/o Mr. Jean FORGES
16, rue Madeline Michellis,
Neuilly - PARIS.

— الکحل زدہ فرزند —

(●) میں یہ سمجھ رہا تھا کہ خط سلیمانی احمد کے نام
لکھ رہا ہوں۔ اُن کے بڑے شاندار لمبے آتے ہیں۔

16, Boulevard MAILLOT,
PARIS. 16.

مورخہ ۱۴ر دسمبر ۶۶ء ۔

بھائی جان صاحب! السلام علیکم ۔ امید ہے کہ ہر طرح بہ خیریت ہوں گے
اور گھر پر ہر طرح سب بہ خیر و عافیت و صحت ۔ خوش و خرم ہوں گے۔

اپنے حالات کی بابت مختصر خلاصہ یہ ہے کہ ٹھاٹ ہیں ۔ فراوانی ہے ۔ آسودگی کا
معیار روزمرہ، پہلے کے مقابلے میں ارفع ہی نہیں اعلیٰ ہے ۔ اس کی وجہ شاید ذرائع نہیں ہیں
بلکہ تقاضائے طبیعت ہی ہے ۔

حضرت موسیٰ کی قوم کی مہربانیاں شاملِ حال ہیں ۔ انہیں اخلاص، محبت اور
ایمان دار ہیں ۔ زرِ فرانسیسی ۔ یہ بولوں تو باغات، اور ان میں اپنی رہائش ۔
اور پھر ۔ آسودگی ۔ یہ سب مہربانیاں بنی اسرائیل کی ہیں ۔ یہاں آئے ہوئے کوئی
دو تین ہفتے ہو گئے لیکن خط لکھنے کی توفیق ہی کبھی آج رات تک نہیں ہوئی ۔ اب ہوٹل ہی اپنا ہے
تو خالی خانہ پُری کیسی ۔ دراصل پہلے معمولی باتوں سے بھی تحیر پیدا ہوتا تھا ۔
اب غیر معمولی باتوں کو بھی حسبِ معمول ہی سمجھا جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
اب صورتِ حال کی تفصیل تو تفصیل ۔ اُن کا اجمال بھی نہیں لکھا جاتا ۔

میں نے ۔ سماجی کتاب کا نسخہ ارشاد صاحب کے ہاتھ کراچی روانہ کر دیا تھا ۔
امید ہے کہ انہوں نے گھر والوں کو دکھا دیا ہوگا ۔ اگر نہ دکھایا ہو تو گھر والے اُن کو
فون کر دیں ۔ اُن کا نمبر ۲۳۹۱۸۳ ہے ۔ دفتر کا ۔ مجھے صرف دو ہی نسخے ملے تھے ۔

۔ صورتِ حال ہر لحاظ سے ٹھیک ہے ۔ تم نے سفیر صاحب کے متعلق ہمارے بارے میں
پوچھا ہے ۔ مختصر یہ ہے کہ بہت اچھے ہیں اور غیر معمولی طور سے اچھے ہیں ۔ ثقافتی خیال
کرتے ہیں ۔ اور سب ہی ۔ ایئر مارشل اصغر خان صاحب بھی اپنا خیال اعلیٰ پیمانے
پر کرنے والوں میں سے ہیں ۔ میں نے یہاں شان زی لیزے جو دنیا کی سب سے زیادہ

رنگین شاہراہ ہے اور اس پر بہت ہی موقع کی جگہ پر پی آئی اے کو دفتر مل گیا ہے اس میں پچھلے دنوں بڑی محنت سے ایک کوئی سات فٹ لمبی تصویر بنا رہا ہے ۔ ایک آدھ دن میں مکمل ہو جائے گی ۔ شاہراہ کے مختلف زاویوں سے مکمل اور مجسم نظر آتی ہے ۔ اور بقول منشی چمک رہی ہے ۔ اچھی بنی ہے ۔ اس کا پی آئی اے کے ارباب بست و کشاد باقاعدہ طریقے سے پیرس میں جشن منانے کا پروگرام بنا رہے ہیں ۔ بہر کیف ۔ اس کام کو فرض سمجھتے ہوئے انجام دیا گیا ہے ۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں کچھ رقم بھی ملنے والی ہے ۔ پاکستان ہی میں ملے گی اور پانچ ہزار کے ٹکٹ اس کے علاوہ ملیں گے ۔ کیونکہ ٹکٹ تو ہیں ہی اور نہ بھی ہوں تو کوئی خاص بات نہیں بہر کیف میں سوچ رہا ہوں کہ سلمان احمد کو خط لکھ دوں کہ اباجی کو پیرس آنے کی تیاری کرنے کے لئے کہہ دیں ۔ ناناصاحب پاسپورٹ آفیسر ہیں میرے کرم فرما ہیں ۔ ان کے پاس جا کر پاسپورٹ میں اس سلسلے میں ضروری اندراج کرالیں اور ٹکٹ پی آئی اے والے پہنچا دیں گے ۔ رہنے کی یہاں کوئی پریشانی نہیں ہے ۔ بہر حال ۔ یہ اپنا پرانا وعدہ ہے اور پورا ہو جانا چاہیئے ۔ مگر یہاں پان کی تکلیف ہوگی ۔

اور کیا لکھوں ۔ طبیعت میں راحت طلبی آ رہی ہے ۔ اچھی علامت نہیں ہے ۔ تن آسانی اور کاہلی ۔ لکھ ہی چکا ہوں کہ معیار اعلیٰ ہے پہلے سے ۔ اس کے معنی ہیں کہ اخراجات زیادہ ہیں ۔ پیسے آتے ہیں ۔ اور اسی طرح خرچ بھی ہو جاتے ہیں ۔ تفصیل کیا لکھوں ۔

یہ خط گھر کے پتہ پر روانہ کروں گا ۔ پھر گھر والے تم کو بھیج دیں گے ۔ ویسے گھر کے سب لوگوں کو بہت یاد کرتا ہوں ۔ اور خرم کا مشتاق رہتا ہوں ۔

امید ہے ۔ کہ صورت حال ہر طرح اچھی رہے گی ۔ کام ہوتا چلا جانا چاہیئے ۔ وقت ہے کہ گذرتا ہی چلا جاتا ہے ۔ اور میں اب یہ بھی سوچتا ہوں کہ اپنے شیڈول یا پروگرام میں کافی پیچھے رہ گیا ہوں ۔ خیر ۔ بہر کیف ۔ ۔ ۔

تمہارا ۔ صادقین

16, Boulevard MAILLOT,
PARIS, 16.

۱۵/ دسمبر ۶۴ عیسوی۔

بھائی جان! السلام علیکم۔

امید ہے کہ ہر طرح خیریت سے ہو گے۔ اور گھر پر بھی سب خوش و خرم ہوں گے۔

تمہارے تازہ ترین خط سے معلوم ہوا کہ فروری میں آسٹریلیا جاؤ گے۔ اچھا ہے ذرا سیر ہو جائیگی۔

میں نے کئی روز ہوئے یہاں پیرس کی خاص شاہراہ کے بڑے نمایاں زاویے پر پی آئی اے کے دفتر میں ایک میورل بھی مکمل کر لی ہے۔ جو اپنی امید سے غالباً کچھ زیادہ ہی اچھی بن گئی ہے۔ محنت اور شوق سے یہ کام کیا گیا۔ بہرحال تصویر لوگوں کی توجہ کا مرکز بن رہی ہے۔ پی آئی اے کی طرف سے ۲۵ ہزار کی پیشکش ہے۔ جس میں سے مبلغ پانچ ہزار ٹکٹ کی شکل میں، پندرہ ہزار پاکستانی روپیوں میں اور ۵ ہزار زرِ فرانسیسی میں دیئے جائینگے۔ میں نے اپنے ردِ عمل کو محفوظ رکھا ہے۔ دیگر اور بھی کام ہو رہے ہیں۔

(مورخہ ۲۱/ دسمبر۔ یہ خط لکھنا شروع کیا تھا کہ رہ گیا تھا۔ اب اِسی پر لکھ رہا ہوں۔)

پرسوں پی آئی اے کے دفتر سے اطلاع ملی ہے کہ روپیہ تیار ہے اور میں اُس کو وصول کر لوں۔

پیرس کے بینک میں صورتِ حال اطمینان بخش ہے۔

اور وہاں کراچی میں یونائیٹڈ بینک میں، کوئی ایک ہفتہ ہوا مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا کراس چیک اپنے نام کا شامل ہو چکا ہے۔ میں کراچی سے چلتے وقت ۷۳ ہزار روپیہ کا مقروض تھا۔

اِس کے معنی ہیں کہ یہ ۵۰ ہزار روپیہ اپنے قرضے کی ادائیگی کی طرف ایک قدم نیک کی حیثیت رکھیں گے۔

بقیہ رقم پی آئی اے سے پوری کرادی جائے گی۔ ویسے یہ ہے کہ ۱۵ ہزار، اُن کے دفتر میں جا کر گھر سے کوئی بھی وصول کر سکتا ہے۔ مگر میں بینک کے قرضے سے سبکدوش ہو جانا چاہتا ہوں۔

اور زیادہ فی الحال کیا لکھوں۔ ابھی حالات نشر نما پا رہے ہیں۔ امید ہے کہ صورتِ حال اچھی رہیگی۔ یہ رقعہ میں ڈائریکٹ تمہارے پتہ پر روانہ کر رہا ہوں۔ گھر بھیج دینا۔ گھر والوں کو اپنے قرضوں سے سبکدوش ہو جانے پر اطمینان ہو جائے گا۔

ویسے یہاں اکیلے تکلے ہیں۔ تقاضائے عمر بھی غالباً یہی ہے۔ یعنی آرام طلبی۔ میٹرو کی بجائے ٹیکسی۔ اور کما حقہٗ ہر چیز میں یہی رعایت۔

بھابی جی کو سلام کہہ دینا اور پیار کر دینا۔ عرفان احمد اور سیمین فاطمہ کو دعائیں اور پیار۔

الطاف سے کہہ دو کہ جی لگا کر ٹھیک کام کیے جائے۔

— گھر کو بھی خط لکھنا ہے۔ اُمید ہے کہ فراغت ہو گی۔

تمھارا — صادقین

۱۹۶۷

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS

یکم جنوری ۶۷ء

پیارے -! آج پہلی جنوری ہو چکی ہے -
تمھیں اور تمام گھر والوں کو یہ نیا سال مبارک ہو -
- یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا ہوگا کہ تمھارے
چچا جان - کراچی سے چلتے وقت کوئی
اکیاسی ہزار روپئے کے مقروض تھے - ایک
تصویر لوزان میں اور ایک پیرس میں آکر بنائی
اور یہ تمام قرضے اُتر گئے - اب سبکدوش ہیں -
ادائیگی کر دی گئی ہے - اس بات پر اماں جی
سے کہو کہ دراز یادہ مٹھائی پر نیاز کرادیں -
اور کیا صورت ہے - پڑھائیاں کیسی ہو رہی ہیں -
اباجی کے خط سے مفصل خیریت معلوم ہوتی رہتی ہے -
- اپنے معاملات یہاں ٹھیک ہیں -
گھر والوں کو بہت بہت یاد کردینا اور سلام کہہ دینا -
خط لکھو اور ذرا تفصیل کے ساتھ - اپنی اور
اپنے بہنوں بھائیوں کی خیریت اور دلچسپیاں
تحریر کرو - اباجی - اماں جی اور چچا جانی کو
سلام کہہ دو اور یاد کردو - سلطان احمد -
نسرین اور شیرین کو دعا اور پیار -
عرفان اور شمو بھی آنے ہی والے ہوں گے -
اور زیادہ کیا لکھوں - تمھارا - چچا جان

16. Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS.

۲۱ جنوری ۶۷

بھائی جان ۔۔! یہ معلوم ہو کر کہ تمھارا آسٹریلیا کا جانا طے ہو گیا ہے اطمینان
ہوا ۔ اِس کے معنی ہیں کہ یہ خط تمھیں کراچی ہی میں ملیگا کیونکہ جب تک کراچی
آجاؤ گے ۔ اچھا ہے ذرا سیر و سیاحی مشاہدہ و مطالعہ رہے گا ۔

باوا کے ٹکٹ کے بارے میں یہ ہے کہ میں پی آئی اے والوں کو خط لکھ رہا ہوں ۔
وہاں ایک مسٹر اے ۔ ایچ ۔ قریشی صاحب ہیں جو پی آئی اے کے ورکس منیجر ہیں ۔
اُن کے ذریعہ ٹکٹ مل جائے گا ۔ کراچی سے پیرس تک اور پھر پیرس سے واپس کراچی ۔
اور درمیان میں جو جگہیں ہیں وہ بھی ۔ اِس ٹکٹ کی قیمت تین ہزار تین سو کچھ روپے
ہوگی ۔ جو اُن ۵ ہزار روپیوں میں سے منہا ہو جائیگی جو ٹرانسپورٹ کی شکل میں
مذکورہ کمپنی دے رہی ہے ۔ کچھ اسٹیٹ بنک کی اجازت وغیرہ بھی لینی ہوگی ،
چونکہ کسی قسم کا زرِ مبادلہ نہیں طلب کیا جائے گا اِسلیئے اسٹیٹ بنک والوں کو
پی فارم میں دینے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوگی ۔ پیرس سے واپسی میں بغداد
کا شہر ہے اور وہاں پی آئی اے کا جہاز رُکتا ہے ۔ یہاں سے واپسی میں بغداد
اور قرب و جوار کے علاقوں میں جو اخراجات ہوں گے اُن کیلئے زرِ مبادلہ
ممکن ہو جائے گا ۔

بہرحال ٹکٹ کیلئے میں پی آئی اے والوں کو لکھ رہا ہوں۔ اِس سلسلے میں
عطاء اللہ خان، جو پی آئی اے میں کام کرتے ہیں، وہ بھی اچھی طرح وکالت کر سکتے
ہیں اور بروقت سفر بھی سہولت پیدا کر سکتے ہیں۔ یعنی کہ جہاز کے عملے والوں
سے کہہ سکتے ہیں کہ خیال اور توجہ رکھیں۔ وہ پی آئی اے کے مارکیٹ ریسرچ سیکشن
میں کام کرتے ہیں اُنہیں ٹیلی فون کر کے مطلع کر دیا جائے تو اچھا رہیگا۔ اور وہاں کے
ورکس منیجر مسٹر اے ایچ قریشی سے بھی ٹکٹ کی گفت و شنید کر سکتے ہیں۔ اُن کے
گھر کا پتہ ۱۶۴ لارنس کوارٹرز ہے (پاکستان کوارٹرز) لارنس روڈ۔

اُمید کے مطابق، یہ خط گھر پہنچنے کے کوئی دس روز کے عرصے میں ٹکٹ مل جانا
چاہیئے۔ اور آنے کی تاریخ وغیرہ سے مجھے مطلع کر دیں تاکہ اورلی کے اڈے پر
آجاؤں۔ ویسے اُمید ہے کہ پی آئی اے والے خود بھی بہت خیال رکھیں گے۔
کیونکہ تم بھی آسٹریلیا میں ہوگے اور وہ یہاں آجائیں گے تو گھر پر بچے ہی رہ
جائیں گے۔ اِس کے پیشِ نظر یورپ میں مختصر قیام اچھا رہے گا۔ کیونکہ وہاں
کوئی تکلیف نہ ہو۔ ویسے یہ کہ دیگر چھیڑے ہوئے کام جو ہیں اُن میں وقتی تعطل
سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔ مثلاً یہ کہ فیڈرل ایریا والا مکان۔ اُس کو پلنتھ تک
بنا کر، اگر روپے ہوں تو کسی اور چیز میں نہ لگائیں۔ بلکہ یہ کہ اگر اُس کا کام شروع
ہو ہی گیا ہے۔ تو وہ مکمل ہو۔ رہا پاپوش نگر والے مکان کی دوسری
منزل بنانے کا سوال تو اگر اُس کا بننا ایسا ہی ضروری ہے تو اُس کیلئے پیسوں کی

کوئی فکر نہ کریں۔ میرے خیال میں فیڈرل ایریا ہی والا مکان مکمل کیا جائے
اگر اس کی بنیادیں شروع ہو گئی ہیں تو۔ ویسے پیسوں کا انتظام ہے۔
کوئی فکر نہ کریں۔ بہر کیف، آگے جیسے مرضی ہو اور جیسے مناسب سمجھیں۔
کچھ اپنی نقل و حرکت کا بھی تعین نہیں ہے۔ کسی کام سے کوئی ہفتے بھر کیلئے
لندن جانا ہے اور میں ملتوی کرتا چلا جا رہا ہوں۔ آج کل میں پڑھ زیادہ
رہا ہوں۔ ایک ہفتہ یا دو ہفتے۔ روز ایک کتاب۔ جو مجھے بعد میں بیشتر
یاد ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ صرف چھوٹے چھوٹے خاکے بن رہے ہیں۔
خاطر جمع ہو جائے اور مورچہ بندی کا کام کرنے کی مکمل ہو جائے تو تصویریں
بننی شروع ہو جائیں گی۔ مطالعہ سے ایک نیا انسپریشن مل رہا ہے۔ ایک
نئی ہیئت اور ایک نیا ہیولیٰ۔ یونہی متعلق نہیں بلکہ ترقی پسند سماجی بنیادوں پر۔
معاشی صورتِ حال ٹھیک ہے۔ مگر پھر یہ کہ زندگی بسترِ گل نہیں ہے۔
ایک امید و بیم کی صورت ہے۔

--- یہاں تک لکھ پایا تھا کہ خط رہ گیا۔ آج ۲۲ یا ۲۳ جنوری ہے۔
بنک جانا ضروری تھا اسلیئے شدید بارش میں باوجود نکلا اور دروازے میں
بھیگی ہوئی مرغی کی مثل ڈاکیہ سے ملاقات ہوئی۔ لفافے میں اوپر ہی تمہارا بھیجا
ہوا خط دیکھا تو میں نے خواستہ لے لیا۔ بہرحال آسٹریلیا جانیکا پروگرام بنانا
سے اچھا ہے۔ امید ہے کہ یہ خط تمھیں وہاں جانے سے پیشتر ہی مل جائیگا۔ ان
دنوں وہاں پر گرمی ہوگی۔

۷۲،

کل شام کو لندن جانیکا ارادہ ہے۔ ایک ہفتے وہاں رہوں گا۔ لہٰذا خط مجھے برسٹل کے
ہی پتے پر لکھنا۔ خط آنے تک میں واپس آچکوں گا۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت سے رہوگی اور
فراغت رہےگی۔ گھر والوں کو اطمینان دلا دینا کہ تمہاری عدم موجودگی میں کوئی دقت نہیں
ہوگی۔ ایک بیگم صاحبہ پر کوئی ۲ ہزار روپئے ہیں۔ اُنہیں لکھونگا تو وہ گھر ادائیگی کر دینگی۔
ورنہ یہ کہ اگر اس سے زیادہ کی ضرورت ہوگی تو یہ کہ دو کہ قرض پہلے بھی باز تھا اور اب ادائیگی کے
بعد اور بھی زیادہ باز ہوگیا ہے۔ لاکھ ڈیڑھ لاکھ اور لئے جا سکتے ہیں۔ تصویریں بینک میں
اب بھی محفوظ ہیں۔

اور فی الحال کیا لکھوں۔ اُمید ہے کہ سلمان احمد و سلطان احمد تمہاری عدم
موجودگی میں دیگر اُمور پر خیال رکھیں گے۔ اب اُنھیں ماشاءاللہ یہ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں
ہے کہ پڑھنے وغیرہ پر خیال رکھیں۔ کیونکہ ماشاءاللہ خود سمجھدار ہوگئے ہیں
اور نیک و بد کو پہچانتے ہیں۔ چشم بد دور۔

خط فوراً ہی لکھ دینا۔ کیونکہ اگر میں برسٹل سے لندن گیا تو جلد سے جلد ایک
ہفتہ میں واپس آجاؤں گا۔ اور جملہ حالات اور پروگرام سے مطلع کرنا۔ میرے ذہن
میں خود اپنا پروگرام واضح نہیں ہے۔ ویسے یہ کہ وقت اپنا ساتھ دے رہا ہے
مگر میں خود اپنا ساتھ نہیں دے رہا ہوں۔

گھر والوں کو بہت بہت یاد کر دینا۔ اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت سے رہو گی۔

تمہارا - صادقین

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly - PARIS.

۱۰ر فروری ۶۷ ۔

بھائی جان ۔ تمہارا آسٹریلیا سے لکھا ہوا خط ملا ۔ یک گونہ
اطمینان ہوا ۔ امید ہے کہ وقت اچھا گذرے گا ۔ مشاہدے اور مطالعے میں ۔
کتابیں پڑھنے کا بھی اچھا موقع ہے ۔ اپنی دلچسپی کے مضامین اور پیشہ
کے ربط سے متعلق مطالعہ ہو سکتا ہے ۔ ویسے بھی آسٹریلیا ایک فراخ الدل
خطۂ عرض ہے ۔ وہاں کے پرانے باشندوں کی بود و باش خود ایک گمبھیر
قسم کا مشاہدہ ہے ۔ یہ لوگ اچھے کاریگر ہوتے ہیں ۔ میں نے ان کے
فن خاص طور سے نقشی اور رنگ آمیزی پر اکثر بڑی بڑی کتابیں دیکھی ہیں ۔
وہاں کی گوری آبادی بھی حسنِ اخلاق کے اعتبار سے شگفتہ ہے ۔ مہمان نواز
قوم ہے ۔ یہ لوگ خود چاہتے ہیں کہ ان کے ملک آیا جائے ۔ نسبتاً وہاں کم
لوگ جاتے ہیں ۔ عالمگیر ربط اور رشتے میں منسلک ہو سکی انسانی
جبلت ان لوگوں میں جغرافیائی وجوہات کی بنا پر اوروں کے مقابلہ
میں نمایاں ہو ۔ میں کہہ رہا تھا کہ وقت اچھا گذرے گا اور مہمان
نوازی اور فراخ دلی کا ماحول ہوگا ۔ امید ہے کہ یہ قیام ہر لحاظ سے
معنی خیز اور سود مند ثابت ہوگا ۔

۱۷ فروری کو اپنے سلسلے میں ایک تقریب ہے۔ یعنی پیرس کے پی آئی اے والے دفتر
کی رونمائی۔ وہاں جو اپنی تصویر ہے اُس کی نقاب کشائی۔ اِس سلسلے میں لندن سے کوئی
بارہ صحافی حضرات آ رہے ہیں۔ بڑا شاندار قسم کا بروشر چھپ رہا ہے۔ اب اُسکی تفصیل
کیا لکھوں روانہ کر دوں گا۔ کراچی سے بھی ایئر مارشل اصغر خان آ رہے ہیں۔ ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ پی آئی اے مجھ سے عشق میں ہے۔ بہرکیف۔ کوئی ایک ہفتہ بعد کاروائی
کی تفصیل سے مطلع کروں گا۔ پیرس شہر کے ارباب بست و کشاد کی شرکت ہو رہی ہے۔
ممکن ہے کہ اِس واقعہ میں سے کوئی اور واقعہ نمودار ہو اور نشو و نما پائے۔

اُمید ہے کہ ہر طرح خیریت رہیگی۔ تمہارے خط سے اماں کی کمزوری، بہرکیف
تقاضائے عمر ہے۔ رشتہ و عمر کے لحاظ سے جو کچھ بھی ہے غنیمت ہے۔ خاطر جمع رہنی چاہیئے۔

میں پچھلے دنوں لندن چلا گیا تھا کوئی ایک ہفتے کیلئے۔ دوست احباب نے
کافی خاطر مدارت کی۔ پاکستانی کھانے کھائے گئے اور شعر و شاعری ہوئی۔

آج میں نے تمہارا خط ملتے ہی ولی اللہ صاحب کو بتا دیا تھا کہ تم نے اُنکو سڈنی سے
سلام لکھا ہے۔ اُنہوں نے بھی تمہیں سلام لکھوایا ہے اور سڈنی میں وہ خود
بھی کبھی رہے ہیں اور سڈنی کے نام پر اُن کی وہی کیفیت تھی جو غالب کی کلکتے کے نام پر یعنی

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں　　اک تیر میرے سینے پہ مارا کہ ہائے ہائے

کوئی اس شہر سے اُن کا روحانی رشتہ معلوم ہوتا ہے۔

تمہارا گذشتہ خط، جو اماں کی کوٹھری میں بیٹھ کر لکھا تھا دلچسپ تھا۔
محاکات کے لحاظ سے، الفاظ کے اختصار کے ساتھ ساتھ مکمل نقشہ۔ لطف دے گیا۔
اور زیادہ کیا لکھوں۔ اُمید ہے کہ وقت اچھا گذرے گا۔ گھر کو بھی خط لکھ رہا ہوں۔

تمہارا۔　صادقین

16, Boulevard MAILLOT,
Neuilly S/Seine
PARIS

۲۴ر فروری ۶۷ء

بھائی جان صاحب! سلام علیکم -

اُمید ہے کہ ہر طرح بخیر و عافیت ہونگے اور سڈنی میں دل لگ رہا ہوگا اور وقت اچھا گذر رہا ہوگا - کئی روز ہوا تمہارا خط ملا تھا - باوجودیکہ اسی روز جواب لکھنے کا ارادہ تھا مگر کچھ مصروفیات کی نوعیت ایسی تھی کہ اطمینان کے ساتھ اور یکسوئی کے ساتھ خط لکھنے کا موقعہ نہیں مل رہا تھا - بہت سے احباب آئے ہوئے تھے اور وہ پی آئی اے کی تقریب واقع ہو رہی تھی - بڑے تزک و احتشام کے ساتھ یہ رسم ادا ہوئی - کتابچہ بھی چھپا - بہر کیف اچھا رہا - ڈان کے نسیم احمد صاحب کی ڈان میں چھپی ہوئی کٹنگ روانہ کر رہا ہوں - کراچی سے بابوا لیکر آئے ہیں - بخیریت ہیں - ذرا پیرس کے ماحول اور ہوائی سفر کیوجہ سے متاثر معلوم ہو رہے ہیں - کل میں اور وہ رُوآں جو فرانس کا ایک شہر ہے، وہاں اس تقریب میں جا رہے ہیں کہ اپنی وہاں ایک دو روز میں نمائش شروع ہو رہی ہے جو تقریباً ایک ماہ تک جاری رہیگی - میں گیلری میں تصویریں کل ٹانگنے کے بعد پرسوں تک اُن کے ہمراہ واپس آجاؤنگا - اس گیلری کا نام نیکولا ہے - بہر کیف - پیرس کے علاوہ کچھ اندرونِ فرانس کی بھی سیر کرا دی جائے تو کیا حرج ہے - تھوڑے ہی دن میں وہ واپس چلے جائینگے کیونکہ گھر پر اسوقت کوئی بزرگ نہیں ہے - سلمان اور نے انکار کر دیا اسوقت گھر پر سب بڑا ہوں - میں اُن کے دلچسپ خط کو تمہارے پاس اسلئے

بالعموم جب خط میں جگہ نہیں رہتی ہے یعنی کاغذ میں تو اپنا جملہ یہ ہوتا ہے کہ اور کیا لکھوں - اس جملے کو مثلاً تم یوں لکھو کہ ... پروگرام ختم ... بات ایک ہی ہے -
تمہارا — صادقین -

اور بھی روانہ کر رہا ہوں کہ تمھیں دو لفافے بیک وقت ملیں اور کچھ ہوم سکینس میں
کمی آئے۔ ویسے سلمان اور خط اچھا لکھتے ہیں۔ میں اُن کے سلسلے میں یہاں ضروری
معلومات کر رہا ہوں۔ اطمینان رکھو۔

اتفاق سے بابا کے آنے کی اطلاع نہیں ملی۔ وہ تو خیریت تھی کہ میں پیرس
ہی میں تھا۔ بہرکیف جب وہ اورلی آئے تو بخیریت اُنہیں بلوار ڈماشیو ۱۲
تک اطمینان و آرام کے ساتھ پہنچا دیا گیا۔ میں شام کا وقت تھا۔ یہاں تھا ہی نہیں۔
اتفاق سے اپنا ایک نوجوان دوست میری تلاش میں آیا۔ اُسی مہربان قوم
کا چشم و چراغ جس کے بزرگ پیمبر نے فرعونی سطوت کا سفینہ دریائے نیل کی موجوں
میں غرق کر دیا تھا۔ اُس نے کہا کہ آپ صادقین کے والد ہیں تو میرے بھی والد ہیں
اور اسلئے آپ میرے ساتھ چلیں۔ وہ حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے خود اپنے
گھر نہیں بلکہ اپنے باپ کے گھر لے گیا۔ رات کو گیارہ بجے مجھے معلوم ہوا۔ میں
اس بزرگِ شفیق کے یہاں پہنچا تو بابا سوئے ہوئے تھے۔ جگانا بھی دشوار تھا
پانچ گھنٹے وقت کے فرق کی وجہ سے۔ سوچا کہ اب سونے ہی دوں صبح کو دیکھا جائیگا۔
یہ سوچا کہ کہیں صبح کو آنکھ نہ کھلے رات بھر بلٹش پیرس میں ایک دوست کے
ساتھ ورستہ جاگ کر تا رہا۔ صبح کو اُنہیں وہاں سے لایا۔ مہربان کا کہنا اور اصرار
یہی تھا کہ یہیں رہیں گے مدت تک پیرس ہی میں ہیں۔

بہرکیف امید ہے کہ وہ مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے بخیریت کراچی جلد ہی پہنچیں گے۔ امید ہے کہ بالکل اچھی طرح
ہونگے۔ اور آسٹریلیا میں صحت اچھی ہوگی۔ کیونکہ جملہ شہر ساحلِ بحر پر آباد ہیں اسلئے گرمی خوشگوار قسم کی ہوگی۔

والد صاحب کا ایک خط

c/o Sadequain Artist
16- Boulevard Maillot
Neuilly Paris
France

۲۶ فروری ۶۷ء

برخوردار سید کاظم حسین احمد سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد دعاؤں کے

معلوم ہو کہ صادقین اور سلمہ کے تار سے تمکو اطلاع ہو گئی ہوگی کہ میں ۲۱ فروری کی شام
کو بخیریت تمام پیرس پہنچا - یہ ایک عجیب امر ہے کہاں میں کہاں پیرس -
پاکستان سے دور دراز فاصلہ پر دنیا کا خوبصورت ترین شہر اور میرا قیام
قربان اس قادر مطلق کے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے لطف و کرم سے اس طرح
نوازتا ہے کہ جو فہم و ادراک میں بھی نہ آسکے - اسکی قدرت کے قربان کہ تم
دونوں بھائیوں کو دنیا کے مشہور مشہور شہروں کے دیکھنے کا موقع ملا اور اپنی
قابلیت دیگر ممالک میں روشناسی حاصل ہوئی - اور صادقین سلمہ کے
لئے تو پیرس ایسا معلوم ہو گیا ہے گویا کہ اسکا وطن ہے - یہ بات
تو عجیب نہیں بلکہ اعجب ہے کہ میں یہ خط تمکو صادقین سلمہ کی جائے قیام سے
پیرس میں بیٹھا ہوا لکھ رہا ہوں - اور وہ بھی سنو کہ پیرس اور سندھ کی
دیہاتی مبانی کا شرق و غرب ہیں - ان تمام افضال الٰہی کا شکریہ
ادا نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ تم دونوں بھائیوں کو ہر طرح سے محفوظ رکھے
اور تمہارا انجام بھی بحق محمدؐ و آل محمدؐ بخیر ہو - میں یہاں ایک ہفتہ اور
قیام کروں گا اس کے بعد عراق کیطرف روانہ ہونگا خدا کرے کہ
زیارات سے مشرف ہو جاؤں - کوشش یہ بھی ہے کہ عمرہ کا ویزا بھی ملے
مگر مشکل معلوم ہوتا ہے - کامیابی کا یقین نہیں ہے - پاکستانیوں کے

[illegible]

تم تو ماشاء اللہ عراق میں زیارات سے مشرف ہو چکے ہو اللہ یہ شرف
مجھ کو بھی عطا فرمائے اور خدا کرے کہ کسی پھیرے میں صادقین کو بھی ان مقامات
کی زیارت [illegible] مشرف ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں نجف و کربلا
وغیرہ [illegible] اور تم اب [illegible] حال کرو ۔ اللہ تعالیٰ [illegible]
بھائیوں [illegible] تمہاری ترقی اور [illegible] ہوتی رہے
اور مسلمان [illegible] خدمت [illegible] کام [illegible] اور دعا [illegible] ہے ۔ بس اب یہی دعا ہیں
[illegible] میں ۔ میرے یہاں [illegible]
[illegible] میں ۸.۱ [illegible] کے دفتر میں جو تصویر صادقین سلمہ نے بنائی ہے قابل دید ہے اور
پیرس کے اعلیٰ ترین راہ گذر پر وہ تصویر نصب ہے ۔ گھر سے روانہ ہوتے وقت [illegible]
کی رات کو قرآن خوانی کا رات جگا بھی ہوا تھا [illegible] جمع [illegible] صبح [illegible] بجے روانگی
کے وقت [illegible] عزیزم سعید [illegible] آل رضا وغیرہ ترابی صاحب [illegible] دعوت بھی
احباب کے شب میں کی تھی اور سب امام ضامن باندھے تھے یہ سب رونق تمہارے دم سے
ہیں اللہ قائم و دائم رکھے ۔ تمہارے اعمال سامنے بالعید پر آیا ہوں کہ [illegible]
اچھی [illegible] کیا ہوا تاکہ استعمال میں رکھیں اللہ تمہارے ٹریننگ کے
زمانہ کو کامیابی اور خیریت سے گذارے اور صادقین سب متعلقین [illegible]
میرے رخصت ہونے کے سلسلے میں [illegible] ۔ [illegible] اجازت [illegible]
[illegible] امام ضامن [illegible] شریک ہوئے ۔ پرسوں صادقین سلمہ کو خط میرے
بھیجنے کے سلسلے میں پوسٹ کر چکا ہوں ۔ یہ خط [illegible] کہ جلد
تمہارے پاس [illegible] جائے ۔ اب [illegible] صادقین سلمہ کو خط لکھیں گے ۔
خدا کرے تم خیریت سے ہو ۔ آج صادقین سلمہ کا نام [illegible] لفافہ [illegible]
[illegible] موصول ہوا ۔ [illegible] خدا حافظ

ضمیمہ نمبر ؟

ترکی میں والد صاحب کی طبیعت کافی خراب تھی۔ جب بھی وہ مجھے
تاکید کر رہے تھے کہ میں اپنی روانگی میں ہونے والی نمائش کیلئے روانہ ہو جاؤں۔
مرے پیرس کے کرم فرما احباب کہہ رہے تھے کہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے تم اپنی نمائش کا
افتتاح کرا کے واپس آجانا اور ہم ہر طرح کی خبر گیری کرتے رہیں گے۔ میں ۲۶ بولیوارڈ ماسوں سے
اپنی تصویروں کے بھاری بھاری پورٹ فولیوز کے ساتھ ٹیکسی [illegible] میں اسٹیشن کی طرف جا رہا تھا
جہاں سے روانہ ہونے والی ریل گاڑی ملنی تھی۔ متعلقہ پلیٹ فارم پر جا کر معلوم ہوا کہ گاڑی وقت مقررہ پر
نہیں بلکہ تاخیر سے آئے گی۔ گاڑی وقت پر آگئی ہوتی تو میں اس میں بیٹھ گیا ہوتا۔ گاڑی کے انتظار کی
ساعتوں میں ایک لمحہ ایسا آیا کہ میں نے اضطراری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ نمائشیں تو ہوتی ہی رہیں گی
والد صاحب کی طبیعت ناساز ہے ایسے میں پیرس میں انہیں چھوڑ کر جانا مناسب نہیں ہے۔ [illegible]
روانہ ہو جانا روک کے بغداد کے سفر کا مصمم ارادہ کر لیا اور اپنی رہائش گاہ پر واپس آ گیا
انہوں نے حیرت سے پوچھا "گئے نہیں؟"

مجھے پیرس میں متعین پی آئی اے کے عملے والوں نے یقین دلایا تھا
کہ بڑے اطمینان و آرام کے ساتھ وہ انہیں سیدھی منزل کراچی تک
پہنچا دیں گے۔ مگر سوال واپسی میں زیادہ تاخیر کرنے کا تھا

اس لئے میں نے خود طے کیا کہ میں عراق سے زیارات کرانے کے بعد
اُن کو کراچی روانہ کرکے خود بغداد سے پیرس واپس آجاؤں گا۔ اشیاء جس
حالت میں تھیں ویسی کی ویسی ہی چھوڑ کر بزرگانِ پیرس کرم فرمایانِ پیرس اور مہ وشانِ پیرس کی
دو ہفتے میں پیرس واپس آجانے کا محکم وعدہ کرکے ۱۹۶۷ء کے موسم بہار کے ابتدائی ہفتے کے
ایک دن اورلی ایرپورٹ سے پی آئی اے کی پرواز سے بغداد روانگی ہوئی۔ کیونکہ دورانِ پرواز شغلِ مے و مینا
بھی کرنا تھا لہٰذا میں کسی اور صاحب کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا کہ وہ بھی ہم سفر تھے۔
پیرس میں فن کے قدردانوں کی نیک تمناؤں اور بزرگانِ بارگاہ کی دعاؤں کی وجہ سے اعلیٰ درجے
کی آسودگی اور فراغت میں عراق کے طول و عرض میں بود و باش اور نقل و حرکت جاری رہی۔ اس دوران
صرف بغداد میں آمد کی رات اور بغداد سے روانگی کی شب میں حافظ و خیام سے روحانی وابستگی رہی۔ وہ بھی
کرم فرماؤں کے اصرار پر اور پھر بھی کہ از راہِ خاطر و مدارات۔ اس سلسلے میں آدابِ اخلاق اور دائرۂ تہذیب
سے باہر نہیں گئے۔ بغداد میں دوسرے ہی دن کاظمین کی زیارات سے مشرف ہونے کے فوراً بعد والد صاحب
مکمل طور پر صحتیاب ہو چکے تھے۔
جب کراچی جانے کے لئے ہوائی جہاز میں اُنکی نشست طے کرائی جارہی تھی تو اُنہوں نے مجھ سے کہا
کہ بیٹے! یہاں تک تو آہی گئے ہو، کراچی بھی چلے چلو اور میں
اُن کے ساتھ کراچی آگیا۔

بین الاقوامی بازارِ فن کا جو چکر ہے اور اُس کی جو پیچیدگیاں ہیں
اُس کی تفصیل تو تفصیل اُس کا اجمال بھی بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں ہے۔ مغرب اور
بالخصوص وہاں کے سرمایہ دارانہ نظام کی جو مادی قدریں ہیں اُن کے اعتبار سے میں نے
عرصے کی شبانہ روز محنت اور قضا و قدر کی مرتب کی بھول بھلیوں میں سے گزرتا ہوا اُس مقام تک
پہنچا تھا جہاں سے عالمگیر پیمانے کی مادی کامیابی ہونے کو بڑی حد تک تھوڑا ہی سا فاصلہ رہ جاتا ہے۔

میں صرف مشرقی مزاج ہی کا فرد نہیں ہوں بلکہ مشرقی اندازِ فکر و روایت ہر عمل پر اثر انداز ہوتے۔ میرے اکثر
کرم فرما بہت پہلے بھی کہا کرتے تھے کہ صادقین! یہاں کیوں آ گئے؟ آپ کو اور اپنے جوہرِ خداداد کو گھن لگا کر
خراب کر رہے ہو۔ یہاں فن کی کوئی قدر نہیں ہے۔ مغربی ملکوں میں قدر ہے وہیں رہو اور کام کرو۔ میں اس کے
جواب میں اتنا ہی کہتا تھا کہ یہاں فنِ مصوری کی قدر تو جب ہو تب یہاں فن ہو، فن کی قدر ہونے کے لئے پہلے
فن تو ہو۔ بعد میں اُس کی قدر ہونے کا سوال ہوتا ہے۔ ویسے داد و بیداد دونوں ہی کی طبیعت میں بیزاری کی
میرا خیال ہے کہ جس طرح ایک خاص قسم کی فضا تا ایک خاص قسم کے جغرافیے کی پیداوار ہوتی ہے
اسی طرح فنون بھی اپنی مخصوص تہذیب کی پیداوار ہوتے ہیں اور تہذیب خود جغرافیے کی پیداوار ہوتی ہے۔
چمن زاروں میں نہیں ریگ زاروں میں پھول کھلانے کا لطف اور کچھ مشکل پسند طبیعت
کے لئے معنی اور کشش رکھتا ہے۔ گردشِ شام و سحر سے باہر نکال کر
دنیا کی ہر اس سے کو جمع کر،

عام تمناؤں کو قربان گاہِ فن پر بھینٹ چڑھا کر
اپنے بدن کی ہڈیوں کو دن رات تخلیق کے کولھو میں پیل کر
جو نئی تر آمد ہوا اُس میں خونِ جگر کی آمیزش کر کے نہالِ فن کی آبیاری
ہوتی رہی کہ مقتضائے طبیعت یہی تھا، جبلت یہی تھی۔ وفورِ کرب، وجود اور
اضطرابِ تخلیق کی صورت حال تھی کہ شب و روز تھے بلکہ صرف ایک زمانے کی رو تھی جو جاری ہے
اور اسی کیفیت میں تلاشِ حسن اور جستجوئے حقیقت میں الجھائے لوح و قلم کی پر گھونٹ گھونٹ کر کے
بڑھی ہو چکی ہیں اور اُس کے باوجود: تخلیق کا دیکھا، ظہور اب تک
اک نقش بھی ہو سکا، نہ پورا اب تک
ہے وقت گزرتا ہی چلا جاتا ہے
اور ہر اک ہے ہر کام ادھورا اب تک
پھر بھی مخلوق کے انبوہِ کثیر الگ سے ہر سطح پر داد ملی ہے
اور مخلوق نے اس بے انداز فقر کی جتنی کہ قدر ہو سکتی تھی اُس سے کہیں کہیں زیادہ کی۔
لہٰذا مجھے خدانخواستہ کوئی شکوہ ناقدر دانی نہیں ہے
یہ پیر سرے آگے آنا تو ہو لیے، جانے کس انداز کی تصویر یہ
بن رہی ہوتی آخر تخلیق تو اتنی کچھ کچھ
تو شکل اختیار کرتی۔

یہاں کے ماحول و وراثت کے اٹل قانون اور اُس تہذیب کے
جبلتی تعلق کے باعث جس کا میں ایک فرد ہوں، دوسری ہی نوعیت کے
فنی کام ہوئے، جس میں ادب، معاشرے کی اُمنگوں اور شکستوں، آرزوؤں اور
جولانیوں کا کچھ نہ کچھ اظہار رہا اور از خود ہوتا چلا گیا۔ مختلف فنون میں طبع آزمائیاں
ہوتی ہی چلی گئیں۔ حالانکہ کسی عجیب و غریب، مابعد الطبیعاتی انداز کی ترتیب اور اُس کی پیدا شدہ
صورتِ حال میں ماحول و وراثت کے فطری آئین کے مطابق، عصرِ حاضر کے سماجی اور اقتصادی پس منظر
میں نئی اُبھرتی ہوئی جمالیاتی قدروں کی، عقل و خرد کی رہبری میں نہیں بلکہ ایک اضطراری کیفیت کے عملی
میں جستجو بقدرِ ظرف خط طلبی کے میدان میں اور بقدرِ حوصلہ رباعی گوئی کے گوشے میں ہوتی چلی گئی۔
کہاں کہاں سے بُلایا گیا اور نہیں گیا۔

جب حُسن لی و زہرو کی کہانی میں نے
شاہو کی جو تھی بات نہ مانی میں نے
اور نیلم و یعقوب میں تُلنے کی بجائے
شہرِ جاناں کی خاک چھانی میں نے

شہرتِ عالم اور دولتِ دُنیا سے بے نیاز ہو کر اپنے ہی یہاں کے گوشے فنون میں
ایک آشیانہ بنانے کی سعی مجذوبانہ کا سلسلہ جاری رہا۔
لہٰذا مجھے اُس مقام سے جہاں سے

عالمگیر پیمانے کی مادی کامیابیوں کی [illegible] کا تصور [illegible] ہمارا مقصد
رہ جاتا تھا بلکہ آج کے زمانے کا کوئی پچھتاوا [illegible] ہے بلکہ جو نئی [illegible]
روایتوں کے مطابق فنون کو اپنے ہی انداز میں اپنے ہی لوگوں میں انگریز [illegible]
کا قدرتی موقع عطا کیا اور اسی سیاق و سباق میں روحانی طور پر حقوق العباد
کے احترام کی پوری طرح توفیق عنایت فرمائی۔
سوچتا ہوں کہ واللہ [illegible] اس میں عمل ہو جانے نہیں بھی
قدرت کی کوئی حکمت شامل تھی۔

نیو صادقین عفی عنہ
۲۱ / ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۹ھ
کوہ الوان لاہور